مصنف
ملا حمزہ بدایونی

شارح
محمد گل ریز مصباحی
مدناپوری، بریلی شریف

قادری کتاب گھر
اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح الصرف

شرح

میزان الصرف

ومنشعب

مصنف

مولانا محمد بن مصطفی بن الحاج حسن

مصنف

ملّا حمزہ بدایونی

شارح

محمد گل ریز رضا مصباحی،

مدناپوری، بریلی شریف

ناشر

قادری کتاب گھر، نو محلہ بریلی شریف

نام کتاب : مصباح الصرف شرح میزان الصرف ومنشعب
مترجم : محمد گل ریز رضا مصباحی، مدنا پوری، بریلی شریف
نظر ثانی : مولانا تحسین رضا جامعۃ المدینہ فیضان رضا بریلی شریف
صفحات : ۱۳۶
کمپوزنگ : محمد گل ریز مصباحی
ناشر : قادری کتاب گھر، بریلی شریف
تعداد : ۱۱۰۰
سال اشاعت : ۲۰۱۸ء :
رابطہ نمبر : 9458201735،8057889427

ملنے کے پتے

- قادری کتاب گھر، بریلی شریف یوپی
- حق اکیڈمی مبارک پور، اعظم گڑھ
- المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
- برکاتی بکڈپو، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہِ اعلیٰ حضرت
- مکتبۃ المصطفیٰ، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی

نوٹ: مصباح الصرف شرح میزان الصرف ومنشعب کا ترجمہ کرتے وقت مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی کتاب میزان ومنشعب کو سامنے رکھا گیا ہے، اس میں اولا کچھ مفید باتیں درج ہیں اس کے بعد کتاب کو اسباق کی صورت میں تقسیم کرکے اولا فارسی عبارت لکھی ہے پھر اس کے نیچے ترجمہ لکھا ہے، زیادہ طویل سبق نہ ہو اس لیے تھوڑی عبارت لکھ کر سبق کا نمبر ڈال کر فوراً ترجمہ لکھ دیا ہے اور مناسبت سے جلی حروف میں ہیڈنگ بھی پیش کردی ہے، پھر مزید وضاحت کے لیے اپنی طرف سے کچھ نہ لکھ کر میزان ومنشعب پر استاذ گرامی وقار مولانا ساجد علی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا جو حاشیہ درج ہے اسے بعینہ نقل کردیا ہے جو بہت جامع اور فوائد سے پُر ہے، اس طرح سے یہ کتاب ان شاء اللہ طلبہ کے اسباق حل کرنے میں کافی مددگار ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی تصحیح وغیرہ میں گہری نظر کی گئی ہے پھر بھی یہ یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے کہ شرح اغلاط سے صاف ہے لہٰذا اگر کسی طرح کی کوئی خامی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں بلکہ خلوص نیت کے ساتھ مطلع فرمائیں ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

خلاصۂ کائنات رحمت عالم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں نذر کرتے ہوئے صحابۂ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین کرام۔ مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سلف وصالحین۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے امت کو روشناس کرانے والے مجد دین اسلام۔ سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کے مشائخ عظام۔ محدثین خانوادۂ ولی اللہ، علماے فرنگی محل، بزرگان کچھوچھہ مقدسہ، سادات مارہرہ مطہرہ، اکابر بریلی ومشائخ بدایوں۔ بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، بحرالعلوم علامہ عبدالعلی فرنگی محلی، تارک سلطنت سید اشرف جہاں سمنانی، شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محقق بریلوی اور معین الحق علامہ فضل رسول قادری بدایونی۔ اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، مفتی اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں بریلوی، ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری، سید العلما شاہ آل مصطفی مارہروی، احسن العلما سید مصطفی حیدر حسن مارہروی، محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی اور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن قادری عباسی۔ جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، نائب حافظ ملت حضرت علامہ عبدالرؤف بلیاوی، شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی، ورئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری اور بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی۔ کے افکار و نظریات اور مسلک حق وصداقت کا ترجمان...

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے نام

منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدناپوری

بہیڑی، بریلی شریف یوپی

تهدیہ

والدین کریمین
کے نام

جنھوں نے مجھے تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنے کی خاطر مدارس اسلامیہ کے حوالے کیا، قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور دعاؤں سے نوازتے رہے

محمد گل ریز رضا مصباحی
بریلی شریف یوپی

(نوٹ): اگر اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں بلکہ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں مطلع کریں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

نوٹ: میزان الصرف کا ترجمہ کرتے وقت مجلس برکات کا جدید اڈیشن پیش نظر رکھا گیا ہے۔

صاحب میزان الصرف
مولانا محمد بن مصطفی بن الحاج حسن

مولانا محمد بن مصطفی بن الحاج حسن علیہ الرحمہ کا شمار اس دور کے علماے کبار میں ہوتا تھا۔آپ نے اپنے زمانے کے یگانۂ روزگار علماوفضلا سے اکتسابِ علم وفیض کیا اور فراغت کے بعد بروساو قسطنطنیہ کے مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

سلطان محمد خاں اور اس کے فرزند بایزید خاں کے عہد میں قاضی مقرر ہوئے ۔آپ کے اساتذہ میں محمد بن ارمغان رومی بھی ہیں جو "مولی یگان" کے نام سے مشہور ہیں ۔انھوں نے اپنے استاذ قاضی محمد بن حمزہ فناری کے انتقال کے بعد عہدۂ قضاکی ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دیں اور سلطان محمد خاں بن مراد خاں کے عہد میں (جو کہ ۸۲۵ھ میں تخت نشین ہوا) شہر ازنیق میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ (حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی ص:۳۷۵)۔

مولانا محمد بن مصطفی علیہ الرحمہ بڑے متبحر عالم اور فقیہ کامل تھے ،علم اور علما سے بہت محبت کرتے تھے ۔مولانا جعفر بن ناجی آپ کے شاگرد ہیں جو انشا پردازی میں مہارت تامہ کی بنیاد پر سلطان بایزید خاں کے خاص درباریوں میں شامل ہوگئے تھے ۔مولوی فقیر محمد جہلمی صاحب لکھتے ہیں:

"محمد بن مصطفی بن الحاج حسن اپنے زمانے کے بحرِ علوم ،فقیہِ کامل اور علم وعلما کے بڑے محبّ تھے ۔علم اپنے زمانہ کے علما وفضلا مثل مولیٰ یگان وغیرہ سے اخذ کیا اور بروسا و قسطنطنیہ کے مدارس میں درس دیا۔عہد محمد خاں اور اُس کے بیٹے بایزید خان میں قاضی مقرر ہوئے۔اور آپ سے جعفر بن ناجی وغیرہ نے اخذ کیا۔(حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی ص:۳۸۴)۔

آپ نے دوّانی اور صدر شیرازی کے درمیان بطور محاکمہ ایک کتاب لکھی اور فن صرف میں ایک کتاب میزان الصرف کے نام سے تصنیف کی جو اس وقت آپ کے ہاتھوں

میں ہے۔ مقدمات اربعہ اور تفسیر سورۂ انعام بیضاوی پر حواشی تصنیف کیے۔ چناں چہ فوائد بہیہ میں ہے:

"وله حاشية على تفسير سوره الانعام للبيضاوى وحاشية على المقدمات الاربع ومحاكمة بين الدوانى والصرف الشيرازى وكتاب فى الصرف سمّاه ميزان الصرف.

۹۱۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا "مشہور عصر" آپ کی تاریخ وفات ہے

صاحب منشعب منثور

ملا حمزہ بدایونی

منشعب مطبوعہ ۱۲۸۵ھ مطبع نظامی کان پور کے ٹائٹل پر ہے:

''از تصانیف ملا حمزہ بدایونی باز دیاد حواشی نافعہ تراویدہ قلم تحریر المعی مولانا الٰہی بخش سلّمہ العلی رسالہ مقبول علماے زمان یعنی منشعب باصرف مفید مبتدیان باہتمام راجی غفران محمد بن عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مبرور ردو مطبع نظامی کان پور مطبوع گردید''۔(منشعب باصرف مفید مبتدیان، مطبوعہ ۱۲۸۵ھ، مطبع نظامی، کان پور)اور اسی کے ساتھ شائع ہونے والی کتاب میزان الصرف کے مقدمہ میں حاشیہ پر ہے:

''ومصنّفِ منشعب ملا حمزہ بدایونی ست۔ چناں چہ بعضے از ملایانِ مکتب ملا چمرو می گویند اصلے ندارد، بلکہ تحریف ہماں ملّا حمزہ است فافہم۔ ۱۲ منہ''(حاشیہ مقدمۂ میزان الصرف مطبوعہ ۱۲۹۵ھ مطبع نظامی، کان پور)۔

منشعب ملّا حمزہ بدایونی کی تصنیف ہے۔اور بعض علما جو ملا چمرو کی طرف انتساب کرتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ یہ ''ملّا حمزہ'' ہی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

حکیم عبدالحي راے بریلوی(متوفی،۱۳۴۱ھ)اپنی کتاب ''الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند''میں لکھتے ہیں:

''فن صرف کی کتابوں میں منشعب ہے صرف کبیر میں۔اس کے مصنف شیخ حمزہ بدایونی ہیں۔یہ کتاب بھی عرصۂ دراز سے ہندوستان میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے اور بہت مقبول ہے۔اس کتاب کی بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔شرح منشعب از شیخ محمد علیم آلہ آبادی ــــ شرح منشعب از مولانا رحمت اللہ بن نور اللہ۔(الثقافۃ الاسلامیہ فی الھند از حکیم عبدالحی راے بریلوی)۔

ان تفصیلات سے یہ یقین ہوجاتا ہے کہ "منشعب" ملّا حمزہ بدایونی ہی کی تصنیف ہے، کیوں کہ اس سلسلے میں دوسرا کوئی نام نظر نہیں آتا ہے۔ لیکن بہت تلاش وجستجو کے باوجود ہمیں آپ کا تفصیلی تذکرہ نہیں مل سکا، بلکہ یہ بھی معلوم نہیں ہوسکا کہ آپ کس صدی کے ارباب علم سے ہیں۔

ہدایات برائے معلمین

۱۔ سبق یاد کرانے سے قبل طلبہ سے ایک مرتبہ سبق پڑھوا کر سن لیا جائے، تاکہ طلبہ الفاظ کے تلفظ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہیں۔

۲۔ کوشش یہ رہے کہ سبق رات ہی کو سن لیا جائے، سبق میں غلطی تو در کنار، اٹک کو بھی روانہ رکھا جائے۔

۳۔ گھنٹے کے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کر لیا جائے، پہلے حصے میں باقی ماندہ طلبہ کا سبق سنا جائے، دوسرے حصے میں جو سبق سنا ہے اس کو آسان اور مختصر انداز میں سمجھا کر اس کی تمرین کرائی جائے، تیسرے حصے میں آموختہ سن کر اجرا کرایا جائے اور چوتھے حصے میں آگے سبق پڑھایا جائے۔

۴۔ سبق اسی وقت سمجھایا جائے جب کہ تمام طلبہ سبق اچھی طرح یاد کر کے سنا دیں سبق سنانے سے پہلے سمجھانے کی صورت میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے۔

۵۔ سبق کو سمجھانے میں طول بیانی اختیار کرنے کے بجائے، اختصار کا پہلو اپناتے ہوئے زیادہ زور مشق و تمرین پر صرف کیا جائے، اسباق کے بعد جو تمرین دی گئی ہے اس کو مکمل طور پر حل کرانے کے ساتھ، اسی طرز کے اردو صیغے لکھوا کر طلبہ کو ان کی عربی بنا کر لانے کا مکلّف کیا جائے۔

۶۔ آموختہ کی مقدار کم ہونے کی صورت میں ہر روز پورا آموختہ سنا جائے، اور جب مقدار زیادہ ہو جائے تو حسب موقع اس کو زیادہ حصوں میں تقسیم کر کے سنا جائے، کوشش یہ رہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ پورا آموختہ ضرور نکل جائے۔

۷۔ آموختہ سننے کے بعد اس انداز سے اجرا کرایا جائے کہ طالب علم نہ صرف پڑھی ہوئی ایک ایک اصطلاح کی شناخت کرے، بلکہ متعلقہ مثال پر ہر اصطلاح کی تعریف فٹ کر کے اس کی وجہ شناخت بھی بیان کرے۔

۸۔ اجرا و تمرین کے لیے ایک اچھے طالب علم کے ساتھ دو تین متوسط اور کمزرو طلبہ کو جوڑ کر مختلف جماعتیں بنا کر دی جائیں، اور ان کو اس کا مکلف بنایا جائے کہ وہ سب مل کر

اجرا و تمرین کریں اور جو اچھے طلبہ ہیں وہ اجرا و تمرین میں اپنے کمزور ساتھیوں کا تعاون کریں۔

۹۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر اجرا کے دو طریقے لکھے جاتے ہیں۔

پہلا طریقۂ اجرا

جن طلبہ کا ذہن اچھا ہو، اُن سے اس طرح اجرا کرایا جائے۔

فعل کا اجرا۔

فعل ماضی کا اجرا:

قَدْ حَمِدَ خَالِدٌ (خالد نے تعریف کی ہے): قَدْ حَمِدَ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں، اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے زمانۂ ماضی پایا جا رہا ہے۔ فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے، اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدّی میں سے فعل متعدّی ہے، اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا، بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے فعل ماضی ہے، اس لیے کہ یہ زمانۂ گزشتہ سے تعلق رکھتا ہے۔ فعل ماضی کی چھ قسموں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی میں سے ماضی قریب ہے، اس لیے کہ یہ قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ایک کام پر دلالت کرتا ہے۔ ماضی قریب کی چار قسموں: ماضی قریب مثبت معروف، ماضی قریب مثبت مجہول، ماضی قریب منفی معروف اور ماضی قریب منفی مجہول میں سے ماضی قریب مثبت معروف ہے، اس لیے کہ

یہ قریب کے گزرے ہوئے زمانہ میں ایک کام کے کرنے پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے، یعنی اس کا فاعل معلوم ہے۔ یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: اُس ایک مرد نے تعریف کی ہے۔

حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے، اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (حا، میم، دال)۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مجرد ہے، اس لیے کہ اس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔ ثلاثی مجرد کی دونوں قسموں: مطرد اور شاذ میں سے مطرد ہے، اس لیے کہ اس کا وزن زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد مطرد کے پانچوں ابواب: باب نصر، باب ضرب، باب سمع، باب فتح اور باب کرم میں سے باب سمع سے ہے، اس لیے کہ یہ ماضی میں عین کلمے کے کسرہ اور مضارع میں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے فعل صحیح ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

فعلِ مضارع کا اجرا:

لَا يُحِبَّانِ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے زمانۂ حال پایا جا رہا ہے۔ فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے، اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدّی میں سے فعل متعدّی ہے

،اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا، بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے فعل مضارع ہے، اس لیے کہ یہ زمانہ موجودہ میں ایک کام پر دلالت کر رہا ہے۔ فعل مضارع مطلق ہے، اس لیے اس میں "لَنْ" وغیرہ کی قید نہیں ہے۔ فعل مضارع مطلق کی چاروں قسموں: بحث اثبات فعل مضارع معروف، بحث اثبات فعل مضارع مجہول، بحث نفی فعل مضارع معروف اور بحث نفی فعل مضارع مجہول میں سے بحث نفی فعل مضارع معروف ہے، اس لیے کہ یہ زمانۂ موجودہ میں ایک کام کے نہ کرنے پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے، یعنی اس کا فاعل معلوم ہے۔ یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: وہ دونوں مرد جواب نہیں دیتے ہیں۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے، اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (جیم، واؤ، با)۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مزید فیہ ہے، اس لیے کہ اس کی ماضی میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ زائد حرف (ہمزہ) بھی ہے۔ ثلاثی مزید فیہ کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی میں سے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہے، اس لیے کہ یہ اگرچہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہوگیا ہے، مگر اس میں خاصیت کے قبیل سے دوسرے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل میں سے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل ہے، اس لیے کہ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ ابواب: باب افعال، باب تفعیل، باب تفعّل، باب مفاعلۃ اور باب تفاعل میں سے بابِ افعال سے ہے، اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے معتل ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلیہ میں حرف علت (واؤ) ہے۔

معتل کی دونوں قسموں: معتل بیک حرف اور معتل بدو حرف میں سے معتل بیک حرف ہے، اس لیے کہ اس کے حروف اصلی میں سے ایک حرف حرفِ علت ہے۔ معتل بیک حرف کی تینوں قسموں: مثال، اجوف اور ناقص واوی میں سے اجوف ہے، اس لیے کہ اس عین کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہے۔ اس میں "یَقُوْلُ" قاعدہ کے مطابق تعلیل ہوئی ہے، یہ اصل میں یُجْوِ بَانِ بروزن یُکْرِ مَانِ تھا، واوٗ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن، لہذا واوٗ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، پھر واوٗ ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے واوٗ کو یا سے بدل دیا۔ یُجِیْبَانِ ہوگیا۔

فعل امر کا اجرا:

اِرْجِعِي: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں :اسم فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہورہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے آئندہ زمانہ پایا جارہا ہے۔ فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے، اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدّی میں سے فعل لازم ہے، اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا ہوجاتا ہے، یعنی اسے مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تین قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے امر ہے، اس لیے کہ یہ زمانۂ آئندہ میں فاعلِ مخاطب سے ایک کام کے کرنے کی طلب پر دلالت کررہا ہے۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے، اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (را، جیم، عین)۔ ثلاثی کی

دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مجرد ہے، اس لیے کہ اس کی ماضی میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔ ثلاثی مجرد کی دونوں قسموں: مطرد اور شاذ میں سے مطرد ہے، اس لیے کہ اس کا وزن زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد مطرد کے پانچ ابواب: باب نصر، باب ضرب، باب سمع، باب فتح اور باب کرم میں سے بابِ ضرب سے ہے اس لیے کہ یہ ماضی میں عین کلمے کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمے کے کسرے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے فعل صحیح ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اسم کا اجرا

اسم مشتق کا اجرا:

جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ: (میرے پاس ایک جاننے والا مرد آیا): **عَالِمٌ** لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے اسم مشتق ہے، اس لیے کہ یہ مصدر (**اَلْعِلْمُ**) سے نکلا ہے۔ اسم مشتق کی چھ قسموں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل اور صفت مشبہ میں سے اسم فاعل ہے، اس لیے کہ یہ مصدرِ معروف سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں معنی مصدری بطورِ حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے زمانۂ مستقبل میں قائم ہیں، یہ واحد مذکر کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: جاننے والا ایک مرد۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے اسم مشتق ثلاثی ہے، اس لیے کہ اس میں تینوں حروف اصلی ہیں۔ اسمِ مشتق ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے اسم مشتق ثلاثی مجرد ہے، اس لیے کہ اس کی ماضی (عَلِمَ) میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے اسم کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے اسم مشتق صحیح ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

مصدر کا اجرا:

سَرَّنِي إِنْشَادُالشَّاعِرِ: (مجھے شاعر کی شعر گوئی نے خوش کر دیا): **إِنْشَادٌ** لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں، اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے، اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے مصدر ہے، اس لیے کہ یہ ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو غیر (یعنی شاعر) کے ساتھ قائم ہیں اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہیں۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے مصدرِ ثلاثی ہے، اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہے، اس لیے کہ یہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر نہیں ہوا ہے، اور اس میں خاصیت کے قبیل سے دوسرے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دونوں

قسموں: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی با ہمزۂ وصل اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزۂ وصل میں سے مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل ہے، اس لیے کہ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ ابواب: باب افعال، باب تفعیل، باب تفعل، باب مفاعلۃ اور باب تفاعل میں سے بابِ افعال سے ہے، اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے مصدرِ صحیح ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزۂ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اسم جامد کا اجرا:

أَكَلْتُ السَّفَرْجَلَ (میں نے بہی کھائی): سَفَرْجَلٌ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے ،س لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے اسم جامد ہے، اس لیے کہ نہ خود یہ کسی سے بنا ہے اور نہ اس سے کوئی بنتا ہے۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم جامد کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے خماسی ہے، اس لیے کہ اس میں پانچ حروفِ اصلی ہیں۔ خماسی کی دونوں قسموں: خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ میں سے خماسی مجرد ہے، اس لیے کہ اس میں پانچ حروفِ اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے اسم جامد کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور

مضاعف میں سے اسم جامد صحیح ہے، اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اجرا کا دوسرا طریقہ

جن طلبہ کا ذہن کمزور ہو، اُن پر مذکورہ بالا طریقۂ اجرا کا بوجھ نہ ڈالا جائے، بلکہ اُن سے اس طرح اجرا کرایا جائے کہ استاذ سوال کرے اور طالب علم جواب دے، مثلًا:

س: مُجِیْبٌ لفظ کی کونسی قسم ہے؟

ج: موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار ہے، اس کے معنی ہیں: جواب دینے والا۔

س: لفظ موضوع کی کونسی قسم ہے؟

ج: مفرد ہے، اس لیے کہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔

س: مفرد کا کوئی اور نام بھی ہے؟

ج: جی ہاں! مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔

س: یہ کلمے کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم ہے، اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور وضع کے اعتبار سے تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

س: اسم کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم مشتق ہے، اس لیے کہ یہ مصدر سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں معنیٔ مصدری بطور حدوث (یعنی تینوں زمانوں میں سے زمانۂ مستقبل میں) قائم ہیں۔

س: یہ اسم فاعل کا کونسا صیغہ ہے، اور اس کے کیا معنی ہیں؟

ج: یہ واحد مذکر کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: جواب دینے والا ایک مرد۔

س : حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے یہ اسم کی کونسی ہے ؟

ج : ثلاثی ہے ،اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (یعنی، جیم، واؤ، با)۔

س : یہ مصدرِ ثلاثی کی کونسی قسم ہے ؟

ج : ثلاثی مزید فیہ ہے ،اس لیے کہ اس کی ماضی أَجَابَ میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ ایک زائد حرف (یعنی ہمزۂ قطعی) بھی ہے۔

س: ثلاثی مزید فیہ کی کونسی قسم ہے ؟

ج : ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہے ،اس لیے کہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر نہیں ہوا ہے۔

س : ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی کونسی قسم ہے ؟

ج : ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل ہے ،اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔

س: یہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے کونسے باب سے ہے ؟

ج : "باب افعال" سے ہے ،اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔

س : حروف کی اقسام کے اعتبار سے یہ اسم کی کونسی قسم ہے ؟

ج : اسم مشتق صحیح ہے ،اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

سبق(۱)

بِسْمِ(۱) اللهِ(۲) الرَّحْمٰنِ(۳) الرَّحِیْمِ(۴)
اَلْحَمْدُ(۵) لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ(۶) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ(۷) وَالصَّلٰوةُ(۸) عَلٰی رَسُوْلِهٖ (۹) وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ(۱۰) اَجْمَعِیْنَ.

بداں۔(۱۱)۔اَسْعَدَكَ(۱۲) اللهُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ۔ کہ جملہ افعالِ مُتصرِّفہ(۱۳) برسہ گونہ است: ماضی ومستقبل وحال۔ وہر چہ جز ایں است مُتَفَرِّع(۱۴) است ہم ازیں سہ(۱۵)۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔
تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور (اچھا) انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے، درود وسلام ہو اس کے رسول محمد ﷺ پر، اُن کی آل اور تمام اصحاب پر۔
جان لو۔ اللہ تعالیٰ تجھے دارین (دنیا وآخرت) میں نیک بخت بنائے۔ تمام افعال متصرفہ (وہ مصادر جن سے گردانیں ہوتی ہیں) تین قسم ہیں (۱) ماضی (۲) مستقبل (۳) حال، اور جو کچھ ان تینوں کے علاوہ ہے انھیں تین سے نکلا ہے۔

(۱) **بِسْمِ اللّٰهِ:** میزان الصرف کے مصنف علامہ محمد بن مصطفی بن الحاج حسن علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب بِسْمِ اللہ سے شروع فرمائی، پھر اللہ جلّ شانہ کی حمد وثنا کی۔ اس طرز تحریر میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ مثلاً ☆ قرآن پاک کی موافقت، کہ اس میں پہلے بِسْمِ اللهِ، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔
☆ رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی اتباع، کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ" فَهُوَ أَبْتَرُ۔ یعنی جو اہم کام بِسْمِ اللهِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد ج۲، ص۴۱۴، حدیث ۳۱۴۸۔ کنز العمال ج۱، ص ۵۵۵، حدیث :۲۴۹۱۔ الجامع الکبیر ج۱۱۳، ص۱۲۷، حدیث: ۶۵۵)۔
اور دوسری روایت میں ہے: کُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔ یعنی جو اہم کام اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص رہتا ہے۔ (صحیح ابن حبان ج۱، ص۱۸۹، حدیث :۱۴۹۷۔ سنن نسائی ج۶، ص۱۲۷، حدیث: ۱۰۳۲۸)۔
☆ سلف صالحین کی اقتدا، کہ انھوں نے اپنی کتابیں بِسْمِ اللهِ، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے شروع فرمائیں۔

(۲)اَللّٰهُ: اَللّٰہُ واجب تعالی کا نام ہے جو ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔اسی نے سارا جہان بنایا اور وہی تمام خوبیوں کا جامع ہے

(۳)اَلرَّحْمٰنِ: رحمٰن اللہ تعالی کی ایک خاص صفت ہے۔کسی بندے کے حق میں اس کا استعمال نہیں ہوسکتا ہے۔اس کا معنیٰ ہے:وہ منعمِ حقیقی جو کسی عوض وغرض کے بغیر رحم فرمانے والا ہے ایسی رحمت جو بے نہایت ہے۔

(۴)اَلرَّحِیْمِ: رحِیْم بھی اللہ تعالی کی صفت ہے، لیکن اس کا استعمال خاص بندوں کے حق میں ہوسکتا ہے۔قرآن پاک میں ہے:لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ . (التوبۃ ۹ .آیت۱۲۸) بے شک تمھارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔(کنزالایمان)۔

(۵)اَلْحَمْدُ:حمد:احسان یاغیر احسان کسی بھی اختیاری خوبی پر بطورِ تعظیم زبان سے تعریف کرنا۔

(۶)اَلْعَالَمِیْنَ:عَالمِینَ عالم کی جمع ہے۔عالم کا اصل معنیٰ ہے:وہ شے جس کے ذریعہ کسی چیز کا علم حاصل ہو۔پھر اللہ جلّ شانہ کی ذات وصفات کے علاوہ سب کو عَالَم کہتے ہیں، کیوں کہ ان سے ذات صانع کا علم ہوتا ہے۔عالم اٹھارہ ہیں:تینوں موالید(جمادات،نباتات، حیوانات)اور چاروں عناصر(آگ،پانی ،ہوا،مٹی)اور سات آسمان اور فلک ثوابت،فلک اطلس،کرسی،عرش۔(فتاوی رضویہ ج۱۱،ص۷۹،رضا اکیڈمی)۔

(۷)لِلْمُتَّقِیْنَ:متقی کا معنی ہے: پرہیزگار۔اس کے تین درجے ہیں:(۱)جو ایمان لائے اور کفر وشرک سے باز رہے۔(۲)جو تمام احکامِ شرعیہ کی بجاآوری کرے۔(۳)جو ہر ایسی چیز سے بچے جو خدائے وحدہ لاشریک سے غافل کردے۔

(۸)وَالصَّلٰوۃُ:صَلٰوۃ کا معنی ہے:رحمت،استغفار اور دعا۔جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو معنیٰ استغفار،اور جب بندوں کی طرف ہو تو معنیٰ دعا۔

(۹)رسوله:رسول اس انسان کامل کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالی نے تبلیغِ احکام کے لیے مبعوث فرمایا ہو۔

(۱۰)أصحابه:یہ صَاحِبٌ یا صَحِبٌ کی جمع ہے۔جس کا معنی ہے ساتھی۔اور اصطلاح میں صحابی اس معزز شخص کو کہتے ہیں جسے ایمان کی حالت میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی رویت،یا صحبت نصیب ہوئی ہو اور وہ ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہو۔

(۱۱)أَسْعَدَکَ:یہ جملہ دعائیہ ہے۔اللہ تعالی تجھے دارین(دنیاوآخرت)میں نیک بخت بنائے۔

(۱۲)بدان:اس سے غرض مخاطب کو ہوشیار کرنا ہے تاکہ اس کے لیے بیدار ہو جائے جو اُس سے کہا جانے والا ہے۔

(۱۳)**افعالِ متصرفہ**:افعال،فعل کی جمع ہے۔فعل وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں آئے اور اُس کے ساتھ زمانہ بھی ہو۔جیسے کَتَبَ (اُس ایک مذکر نے لکھا) **یَکْتُبُ** (وہ لکھتا ہے،یا لکھے گا) **اُکْتُبْ** (تو لکھ)۔

مُتصرفّہ:وہ افعال ہیں جن کے مصادر سے ماضی،مضارع اور امر وغیرہ کی گردانیں آتی ہیں۔

(۱۴)**مُتَفَرِّع**:متفرع اسم فاعل کا صیغہ ہے۔کسی اصل سے نکلنے والا۔جیسے درخت سے شاخ نکلتی ہے اور فعل سے اسمِ فاعل،اسمِ مفعول وغیرہ نکلتے ہیں۔

(۱۵)**ہم ازیں سہ**:ان ہی تینوں سے،یعنی ماضی،مستقبل اور حال سے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲)

امّا ماضی فعلے را گویند کہ بزمانۂ گزشتہ تعلق دارد،وآخرِ اُو مبنی(۱)باشد بر فتحہ۔قَلَّتْ حُرُوْفُهٗ أَوْ كَثُرَتْ۔(۲)مگر بعارض(۳)چوں فَعَلَ .فَعِلَ .فَعُلَ .فَعْلَلَ.چوں ضَرَبَ.سَمِعَ .كَرُمَ .بَعْثَرَ .

امّا مستقبل فعلے را گویند کہ بزمانۂ آئندہ تعلق دارد،وآخر مرفوع باشد (۴)مگر بعارض (۵)۔چوں يَفْعِلُ .يَفْعَلُ .يَفْعُلُ .يُفَعْلِلُ .چوں يَضْرِبُ.يَسْمَعُ .يَكْرُمُ .يُبَعْثِرُ .

امّا حال فعلے را گویند کہ بزمانۂ موجودہ تعلق دارد،وصیغۂ (۶)حال ہم چوں صیغۂ استقبال است۔واز ہر یکے ازیں ماضی ومضارع (۷)چہاردہ کلمہ بیروں می آیند:سہ ازاں مر(۸)مذکر غائب (۹)راست،وسہ ازاں مر مؤنث غائب راست،وسہ ازاں مر مذکر حاضر راست،وسہ ازاں مر مؤنث حاضر راست،ودو ازاں مر حکایتِ نفسِ متکلّم راست۔دراولِ صیغہ وحدان(۱۰)حکایتِ نفسِ متکلّم مذکر و مؤنث یکساں است،ودر دوم صیغہ حکایتِ نفسِ متکلّم تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث نیز یکساں است۔وہر یکے ازیں ماضی ومضارع بر دو گونہ است: معروف(۱۱)ومجہول(۱۲)وہر یکے ازیں نیز بر دو گونہ است:اثبات(۱۳)ونفی(۱۴)۔

ترجمہ: رہا ماضی تو ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ گزشتہ سے تعلق رکھے اور ماضی کا آخر فتحہ پر مبنی ہوتا ہے چاہے اس ماضی کے حروف کم ہوں یا زیادہ۔ مگر کبھی کسی رکاوٹ کی وجہ سے آخر میں فتحہ نہیں آتا ہے مثلاً فَعَلَ . فَعِلَ . فَعُلَ . فَعلَلَ. جیسے ضرَبَ اس ایک (مذکر) نے مارا۔ سَمِعَ اس ایک (مذکر) نے سنا۔ کَرُمَ وہ ایک (مذکر) بزرگ ہوا۔ بَعْثَرَ اس ایک (مذکر) نے ابھارا۔

رہا مستقبل ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ آئندہ سے تعلق رکھے اور مستقبل کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے۔ مگر کبھی کسی رکاوٹ کی وجہ سے آخر میں رفع نہیں آتا ہے مثلاً یَفْعِلُ . یَفْعَلُ . یَفْعُلُ . یُفَعْلِلُ . جیسے یَضْرِبُ وہ مارتا ہے، یا مارے گا۔ یَسْمَعُ : وہ سنتا ہے، یا سنے گا۔ یَکْرُمُ: وہ بزرگ ہوتا ہے، یا بزرگ ہوگا۔ یُبَعْثِرُ: وہ ابھارتا ہے، یا ابھارے گا۔

رہا حال تو ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ موجودہ سے تعلق رکھے اور حال کا صیغہ بھی استقبال کے صیغہ کی طرح ہے: ماضی اور مضارع میں سے ہر ایک کے چودہ صیغے آتے ہیں، ان میں سے تین مذکر غائب کے، تین مؤنث غائب کے، تین مذکر حاضر کے اور تین مؤنث حاضر کے، اور دو صیغے متکلّم کے ہیں، پہلا صیغہ واحد متکلّم کا ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لیے ہے۔ اور دوسرا صیغہ جمع متکلّم کا ہے، جو تثنیہ جمع متکلّم مذکر و مؤنث کے لیے ہے۔ ماضی اور مضارع میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں معروف اور مجہول۔ پھر معروف اور مجہول میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مثبت اور منفی۔

---

(۱) **مبنی:** وہ کلمہ ہے جس کا آخر مختلف عمل کرنے والے عاملوں کے یکے بعد دیگرے آنے کی وجہ سے نہ بدلے۔ جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ . رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ . مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ.

(۲) **أَوکَثُرَت:** اس کے حروف کم ہوں، یا زیادہ۔

(۳) **مگر بعارض:** یعنی اگر کوئی رکاوٹ ڈالنے والا آجائے تو آخر میں فتحہ نہ ہوگا۔ جیسے اگر لام کے بعد واؤ ضمیر آجائے تو چوں کہ واؤ ساکن اپنے ماقبل ضمہ چاہتا ہے، اس لیے وہاں لام کلمہ کو ماضی کا آخر ہے وہ مضموم ہوگا۔ جیسے فَعَلُوا۔ اور اگر اس کے بعد نونِ مفتوح، یا تاے متحرک آئے تو لام کلمہ ساکن ہوگا۔

جیسے فَعَلْنَ سے فَعَلْنَا تک۔ ان سب میں اگر لام کلمہ کو فتحہ دیں تو پے در پے چار متحرک جمع ہو جائیں گے جن کی ادائگی میں ذرا دشواری ہے۔ اس لیے لام ساکن کر دیا گیا۔ فَعَلَتَا میں بھی چار متحرک جمع ہوتے ہیں، مگر یہاں تاے تانیث اصلاً ساکن ہے۔ اس تا کے بعد الفِ تثنیہ آیا، اور ہر الف اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے اس کے بغیر اس کی ادائگی نہیں ہو سکتی، اس لیے اس پر فتحہ لانا پڑا۔

(۴) مرفوع باشد: یعنی اس کے ساتھ نصب، یا جزم دینے والا عامل نہ ہو تو اس کا آخری حرف مرفوع ہوگا۔ یعنی اس کے آخر میں لفظاً، یا تقدیراً ضمہ ہوگا، یا اس کے بدلے نونِ اعرابی ہوگا۔ ضمہ پانچ صیغوں میں ہوتا ہے: یَفْعَلُ . تَفْعَلُ . تَفْعَلُ . أَفْعَلُ . نَفْعَلُ . اور نونِ اعرابی سات صیغوں میں ہوتا ہے: یَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . یَفْعَلُوْنَ . تَفْعَلُوْنَ . تَفْعَلِیْنَ . دو صیغے یَفْعَلْنَ . تَفْعَلْنَ . مبنی ہیں۔ ان میں لام کلمہ ساکن اور آخر میں نونِ بنائی مفتوح ہوتا ہے۔

(۵) مگر بعارض: یعنی اس سے پہلے اگر نصب، یا جزم دینے والا کوئی عامل آجائے تو اس کا اعراب بدل جائے گا۔ جیسے لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ لَمْ یَفْعَلْ (اس ایک مذکر نے نہیں کیا)۔ پہلی مثال میں عاملِ ناصب کی وجہ سے آخری حرف منصوب اور دوسری مثال میں عاملِ جازم کی وجہ سے آخری حرف مجزوم ہے۔

(۶) صیغہ: حروف کو ایک خاص طریقے پر ترتیب دینے سے جو شکل بنتی ہے اسے صیغہ کہتے ہیں۔

(۷) مضارع: فعلِ مضارع وہ فعل ہے جس سے موجودہ، یا آئندہ زمانے میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا سمجھا جائے۔ جیسے یَذْهَبُ: وہ جاتا ہے، یا جائے گا۔ یَنْصُرُ: وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔

(۸) مر: فارسی زبان کا لفظ "مر" کبھی حصر و تخصیص کے لیے آتا ہے اور کبھی تحسینِ کلام کے لیے زائد ہوتا ہے۔ یہاں زائد ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔

(۹) غائب: یعنی واحد، تثنیہ جمع۔ اسی طرح مؤنث غائب، مذکر حاضر اور مؤنث حاضر کے بھی تین تین صیغے ہیں۔ یہ کل بارہ صیغے ہوئے۔ اور دو صیغے متکلّم کے ہیں۔ ایک واحد متکلّم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے، اور دوسرا تثنیہ و جمع متکلّم مذکر و مؤنث چاروں کے لیے ہے۔ اس طرح متکلّم کے دو صیغے چھ صیغوں کی جگہ استعمال ہوتے ہیں اور کلامِ عرب میں اٹھارہ صیغوں کے بجائے چودہ صیغے شمار میں آتے ہیں۔

(۱۰) وُحدان: یہ واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد واحد متکلّم مذکر اور واحد متکلّم مؤنث ہے۔

(۱۱) معروف: فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ یعنی اس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے خَلَقَ اللّٰهُ (اللہ نے پیدا کیا)۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ (اللہ جانتا ہے)۔ اس میں فاعل هُوَ ضمیر پوشیدہ ہے جو اسمِ جلالت (اللّٰهُ) کی طرف راجع ہے۔

(۱۲)**مجہول**:فعل مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔جیسے فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا)۔یُحْبَسُ السَّارِقُ (چور قید کیا جاتا ہے،یا کیا جائے گا)۔

(۱۳)**اثبات**:فعلِ مثبت وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا ہونا،یا کرنا معلوم ہو۔جیسے قَدِمَ الْوَلَدُ (لڑکا آیا)۔یَعْدِلُ السُّلْطَانُ (بادشاہ انصاف کرتا ہے)۔

(۱۴)**نفی**:فعلِ منفی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ ہونا،یا نہ کرنا معلوم ہو۔جیسے مَاذَهَبَ الْفِيْلُ (ہاتھی نہیں گیا)۔لَا يَعْلَمُ الْجَاهِلُ (جاہل نہیں جانتا ہے)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بحث اثبات فعل ماضی معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فَعَلَ اس ایک (مذکر) نے کیا	فَعَلَا ان دو (مذکروں) نے کیا	فَعَلُوا ان سب (مذکروں) نے کیا
مؤنث غائب	فَعَلَتْ اس ایک (مؤنث) نے کیا	فَعَلَتَا ان دو (مؤنثوں) نے کیا	فَعَلْنَ ان سب (مؤنثوں) نے کیا
مذکر حاضر	فَعَلْتَ تو ایک (مذکر) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو (مذکروں) نے کیا	فَعَلْتُم تم سب (مذکروں) نے کیا
مؤنث حاضر	فَعَلْتِ تو ایک (مؤنث) نے کیا	فَعَلْتُمَا تم سب (مؤنثوں) نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب (مؤنثوں) نے کیا
متکلّم	فَعَلْتُ میں ایک (مذکر،یا مؤنث) نے کیا	فَعَلْنَا ہم (دو مذکر،یا مؤنثوں رسب مذکروں،یا مؤنثوں) نے کیا	

سبق (۳)

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ

فصل۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعلِ ماضی معروف بود، چوں خواہی کہ مجہول بنائی فاے فعل (۱) راضمہ کن، وعینِ فعل راکسرہ دِہ در دو حال، (۲) ولام کلمہ رابرحالتِ خود بگذار تاماضی مجہول (۳) گردد۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ کہا گیا فعل ماضی مثبت معروف کی بحث تھی جب آپ فعل ماضی مجہول بنانا چاہیں تو فعل کے فا کلمہ کو ضمہ (یعنی پیش) دیں، دونوں حالتوں میں فعل کے عین کلمہ کو کسرہ (یعنی زیر) دیں اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تاکہ فعل ماضی مجہول بن جائے۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فُعِلَ وہ ایک (مذکر) کیا گیا	فُعِلَا وہ دو (مذکر) کیے گئے	فُعِلُوا وہ سب (مذکر) کیے گئے
مؤنث غائب	فُعِلَتْ وہ ایک (مؤنث) کی گئی	فُعِلَتَا وہ دو (مؤنثیں) کی گئیں	فُعِلْنَ وہ سب (مؤنثیں) کی گئیں
مذکر حاضر	فُعِلْتَ تو ایک (مذکر) کیا گیا	فُعِلْتُمَا تم دو (مذکر) کیے گئے	فُعِلْتُم تم سب (مذکر) کیے گئے
مؤنث حاضر	فُعِلْتِ تو ایک (مؤنث) کی گئی	فُعِلْتُمَا تم دو (مؤنثیں) کی گئیں	فُعِلْتُنَّ تم سب (مؤنثیں) کی گئیں
متکلم	فُعِلْتُ میں کیا گیا / میں کی گئی	فُعِلْنَا ہم دو، یا ہم سب (مذکر) کیے گئے / ہم دو، یا ہم سب (مؤنثیں) کی گئیں	

(۱) **فعل:** جو حرف "فَعَلَ" کے "فا" کلمہ کی جگہ واقع ہو اُس کو فاء کلمہ جو "عین" کلمہ کی جگہ واقع ہو اُس کو عین کلمہ اور جو "لام" کلمہ کی جگہ واقع ہو اُس کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر حروفِ اصلی میں سے پہلے حرف کو فاء کلمہ دوسرے حرف کو عین کلمہ اور تیسرے حرف کو لام کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور اگر فعل رباعی (چار حرفی) ہو تو اُس کے تیسرے حرف کو لامِ اول اور چوتھے حرف کو لام ثانی کہتے ہیں۔

(۲) دردوحال: یعنی جب ماضی مفتوح العین ہو جیسے نَصَرَ ،یا مضموم العین ہو جیسے کَرُمَ ۔اُن دوصورتوں میں مجہول بناتے وقت عین کلمہ کو کسرہ دیں گے ۔لیکن اگر پہلے ہی سے اس پر کسرہ ہو۔جیسے عَلِمَ تواس کواپنے حال پر چھوڑ دیں گے ۔جیسے نُصِرَ .کُرِمَ .عُلِمَ .
(۳)مجهول: یہ قاعدہ ثلاثی مجرد سے فعل مجہول بنانے کا ہے ،غیر ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ :آخری حرف کے ماقبل کو کسرہ دیدیں ،اور آخری حرف کے علاوہ باقی ہر متحرک حرف کو ضمہ دیدیں اور ساکن حرف کواپنی حالت پر باقی رکھیں ،تو فعل ماضی مجہول بن جائے گا جیسے :اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ ،مجہول صرف متعدّی سے آتا ہے ،لازم سے نہیں آتا ہے ۔

سوالات

(۱)افعالِ متصرفہ ،ماضی ،حال ،مستقبل ،فعل مضارع ،فعل معروف ،فعل مجہول ،فعل مثبت اور فعل منفی کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے ۔
(۲)فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ بتائیے ۔اور نیچے دیئے گیے افعال سے ماضی مجہول کی گردان سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے ۔

تُرِكَ (وہ چھوڑا گیا)جُرِحَ (وہ زخمی کیا گیا)عُرِفَ (وہ پہچانا گیا)طُلِبَ (وہ ڈھونڈا گیا)۔قُطِعَ (وہ کاٹا گیا)۔حُبِسَ (وہ قید کیا گیا)۔
(۳)ان افعال سے ماضی معروف کی پوری گردان کیجیے اور ترجمہ بھی بتائیے ۔سَكَتَ (وہ خاموش رہا)حَفِظَ (اس ایک مذکر نے حفاظت کی)قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) دَخَلَ (وہ داخل ہوا)رَكِبَ (وہ سوار ہوا)بَعُدَ (وہ دور ہوا)۔
(۴)اِن افعال کے صیغے اور معانی بتائیے:
رَكِبْتَ:دَخَلْنَا .نُصِرْتُ عُرِفْتُ. طُلِبْتُمَا .تُرِكَا .حُبِسْنَا .دَخَلْنَا .بَعُدْنَ .
حَفِظْتُنَّ. سَكَتُوا. قَرُبَ. تُرِكْنَ. قُطِعْتُمْ. طُلِبْتُنَّ. جُرِحُوا. قُطِعَتْ. عُرِفَ.
حُبِسْتَ. رَكِبَ. حَفِظْتُ .حَفِظَتَا .دَخَلْنَ .سَكَتِّ .بَعُدتُّمَا .عُرِفَتَا .جُرِحْتُمَا .نَصَرْتُمْ .
(۵)ان جملوں کی عربی بنائیے:
میں سوار ہوا۔تو دور ہوئی۔وہ دونوں داخل ہوئے ۔ہم سب پہچانے گئے ۔تم سب روکی گئیں ۔تم سب زخمی کیے گئے ۔تو ڈھونڈا گیا۔تم دونوں زخمی کی گئیں ۔وہ دونوں پہچانی گئیں ۔تم دو(مذکروں) نے حفاظت کی ۔تم سب (مؤنثوں) نے حفاظت کی ۔وہ سب دور ہوئے ۔وہ خاموش رہا۔وہ قریب ہوئی ۔میں قید کی گئی ۔ہم دونوں کاٹے گئے ۔ہم سب چھوڑی گئیں ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۴)

ماضی منفی بنانے کا قاعدہ

فصل ۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود، چوں خواہی کہ **نفی** بنا کنی مائے نفی(۱) دراوّل اودر آر تا ماضی منفی گردد۔ ومائے نفی در لفظِ ماضی ہیچ عمل نکند چناں چہ بود ہم براں طریق باشد، لیکن عمل در معنیٰ کند یعنی مثبت را بمعنیٔ منفی گرداند۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل ماضی مجہول تھی، جب آپ ماضی منفی بنانا چاہیں، تو "مائے نفی" ماضی کے شروع میں لے آئیں، تو فعل ماضی منفی بن جائے گا۔ "مائے نفی" ماضی کے لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتا، فعل ماضی جس طرح پہلے تھا، اُسی طرح رہتا ہے، لیکن معنی میں عمل کرتا ہے، یعنی فعل ماضی مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے (جیسے فَعَلَ سے مَا فَعَلَ)۔

(۱)**مائے نفی**: مَا اور لَا دونوں ماضی پر داخل ہو کر نفی کا معنی دیتے ہیں، مگر مَا، لَا کی بہ نسبت زیادہ آتا ہے۔ کیوں کہ لَا ماضی پر اسی وقت آتا ہے جب کہ تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے۔

(۱) لَا کی تکرار ہو۔ جیسے فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّیٰ [القیامۃ۷۵۔آیت۳۱] تو اس نے نہ تو سچ جانا اور نہ نماز پڑھی۔

(۲) ماضی محلّ دعا میں واقع ہو۔ جیسے لَا اَهْلَكَهُمُ اللهُ ۔ اللہ انھیں ہلاک نہ کرے۔

(۳) ماضی قسم کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے وَ اللهِ لَا شَرِبْتُ بخدا میں نے نہیں پیا۔

بحث نفی فعل ماضی معروف

جمع	تثنیہ	واحد	صیغہ
مَا فَعَلُوْا ان سب (مذکروں) نے نہیں کیا	مَا فَعَلَا اُن دو (مذکروں) نے نہیں کیا	مَا فَعَلَ اس ایک (مذکر) نے نہیں کیا	مذکر غائب

مؤنث غائب	مَافَعَلَتْ اس ایک (مؤنث) نے نہیں کیا	مَافَعَلَتَا ان دو (مؤنثوں) نے نہیں کیا	مَافَعَلْنَ ان سب (مؤنثوں) نے نہیں کیا
مذکر حاضر	مَافَعَلْتَ تو ایک (مذکر) نے نہیں کیا	مَافَعَلْتُمَا تم دو (مذکروں) نے نہیں کیا	مَافَعَلْتُم تم سب (مذکروں) نے نہیں کیا
مؤنث حاضر	مَافَعَلْتِ تو ایک (مؤنث) نے نہیں کیا	مَافَعَلْتُمَا تم دو (مؤنثوں) نے نہیں کیا	مَافَعَلْتُنَّ تم سب (مؤنثوں) نے نہیں کیا
متکلم	مَافَعَلْتُ میں ایک (مذکر، یا مؤنث) نے نہیں کیا	مَافَعَلْنَا ہم (دو مذکر، یا مؤنثوں / سب مذکروں، یا مؤنثوں) نے نہیں کیا	

بحث نفی فعل ماضی مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	مَافُعِلَ وہ ایک (مذکر) نہیں کیا گیا	مَافُعِلَا وہ دو (مذکر) نہیں کیے گئے	مَافُعِلُوا وہ سب (مذکر) نہیں کیے گئے
مؤنث غائب	مَافُعِلَتْ وہ ایک (مؤنث) نہیں کی گئی	مَافُعِلَتَا وہ دو (مؤنثیں) نہیں کی گئیں	مَافُعِلْنَ وہ سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں
مذکر حاضر	مَافُعِلْتَ تو ایک (مذکر) نہیں کیا گیا	مَافُعِلْتُمَا تم دو (مذکر) نہیں کیے گئے	مَافُعِلْتُم تم سب (مذکر) نہیں کیے گئے

مؤنث حاضر	مَافُعِلْتِ تو ایک (مؤنث) نہیں کی گئی	مَافُعِلْتُمَا تم دو (مؤنثیں) نہیں کی گئیں	مَافُعِلْتُنَّ تم سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں
متکلّم	مَافُعِلْتُ میں نہیں کیا گیا / میں نہیں کی گئی	مَافُعِلْنَا ہم دو، یا ہم سب (مذکر) نہیں کیے گئے / ہم دو، یا ہم سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں	

سوالات

(۱) اِن افعال سے فعل ماضی منفی معروف گردان معنٰی کے ساتھ سنائیے۔

مَاخَرَجَ (وہ نہیں نکلا)۔مَاجَلَسَ (وہ نہیں بیٹھا)۔مَاغَسَلَ (اُس ایک مذکر نے نہیں دھویا)۔مَا فَهِمَ (اس ایک مذکر نے نہیں سمجھا)۔مَا عَلِمَ (اُس ایک مذکر نے نہیں جانا)۔

(۲) اِن افعال سے ماضی منفی مجہول کی گردان معنٰی کے ساتھ سنائیے۔

مَا غُفِرَ (وہ نہیں بخشا گیا)۔مَاحُمِلَ (وہ نہیں اٹھایا گیا)۔مَا كُسِرَ (وہ نہیں توڑا گیا)۔مَا دُفِعَ (وہ نہیں دور کیا گیا)۔مَامُنِعَ (وہ نہیں روکا گیا)۔مَارُفِعَ (وہ نہیں اٹھایا گیا)۔

(۳) اِن افعال کے صیغے اور معانی بتائیے۔

مَاخَرَجْنَ .مَا جَلَسُوا .مَا غَسَلْتِ .مَا ذَهَبْتُ .مَا عَلِمَا .مَا فَهِمَ .مَا تَرَكْتَ .مَا رَفَعْتُمَا .مَا مَنَعْتُنَّ .مَا دَفَعْنَا .مَا كَسَرْتُمَا .مَا حَمَلَتَا .مَا بَعُدْتُم .مَا قَرُبَتْ .مَا رُفِعْتُنَّ .مَا نُصِرْتُمْ .مَا ظُلِمَتْ .مَا مُنِعُوا .مَا دُفِعْتُمَا .مَا رُفِعَتَا .مَا كُسِرَ .مَا حُمِلَا .مَا غُفِرْنَ .مَا عُلِمْتَ .مَاحُمِلْتِ .مَا جُرِحْتُ .مَا تُرِكْتُمَا .مَا نُصِرْنَا .

(۴) ان جملوں کی عربی بنائیے۔

میں نے مدد کی۔اس ایک (مؤنث) نے تعریف کی۔ان دو (مذکروں) نے توڑا۔ان سب (مؤنثوں) نے کاٹا۔وہ سب نہیں پہچانے گئے۔تم دونوں نہیں مارے گئے۔ہم نہیں روکے گئے۔میں نہیں گیا۔تو سوار ہوا۔وہ دونوں نہیں بیٹھیں۔تم سب (مؤنثوں) نے نہیں سمجھا۔تم دونوں نہیں پہچانی گئیں۔تو سوار نہیں ہوئی۔وہ سب زخمی نہیں کی گئیں۔تم سب نہیں بخشی گئیں۔وہ سب گئے۔وہ دونوں

قریب ہوئے۔ تم دونوں نہیں مارے گئے۔ وہ نہیں سمجھا گیا۔ تو نہیں روکی گئی۔ وہ دونوں دور ہوئیں۔ تو نے نہیں ڈھونڈا۔ تم سب نہیں نکلے۔ ہم نہیں چھوڑے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درس(۵)

ماضی کی دوسری قسموں کو بنانے کا طریقہ

ضمیمۂ جدیدہ(۱)

ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق(۲) بود، چوں خواہی کہ اقسام دیگر از ماضی قریب وبعید واستمراری واحتمالی وتمنائی بنا کنی، پس اگر لفظِ قَدْ کہ برائے تقریب است بر ماضی مطلق داخل کنی **ماضی قریب** (۳)شود۔ واگر لفظِ کَانَ در اوّلش در آری **ماضی بعید**(۴)گردد۔ وچوں آں را بر مضارع داخل کنی **ماضی استمراری**(۵) شود۔ وایں بیش تر است، وگاہے دخولِ آں بر ماضی مطلق نیز ہمیں فائدہ دہد، لیکن لفظ کَانَ (۶) دریں ہر دو ماضی در تثنیہ وجمع تذکیر وتانیث وخطاب وتکلم مطابق ضمائر مدخولِ خود باشد۔ واگر لفظِ لَعَلَّمَا بر ماضی مطلق در آری **ماضی احتمالی** (۷)۔ وچوں لفظِ لَیْتَمَا در اوّلِ آں داخل کنی **ماضی تمنائی** (۸)شود۔ پس ہر یک ازیں بر چہار گونہ است: مثبت، منفی، معروف مجہول، ونیز از ہر یک چہاردہ صیغہ بر می آید۔ پس ازیں حساب جملہ صیغہائے ماضی سہ صد وسی وشش (۳۳۶)گردید۔ چناں کہ ضبط آنہا ازیں جدول مشروحا بوضوح خواہد انجامید۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ کہا گیا ماضی مطلق کی بحث تھی جب آپ ماضی سے دوسری قسمیں ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی اور تمنائی بنانا چاہیں تو لفظِ قد جو کہ قریب کے لیے ہے ماضی مطلق پر داخل کردیں تو ماضی قریب بن جائے گا۔ اور اگر لفظِ کَانَ ماضی مطلق کے شروع میں داخل کردیں تو ماضی بعید بن جائے گا۔ جب لفظ کَانَ کو مضارع پر داخل کردیں تو ماضی استمراری بن جائے گا۔ اور ایسا زیادہ تر ہوتا ہے اور کبھی لفظ کَانَ ماضی مطلق پر داخل کرنے سے یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن لفظ کَانَ ماضی اور

مضارع میں تثنیہ ،جمع، مذکر، مؤنث، مخاطب اور متکلّم میں اپنے مدخول کی ضمیروں کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اگر لفظِ لَعَلَّمَا ماضی مطلق پر لے آئیں تو ماضی احتمالی بن جائے گا۔ اور جب لفظِ لَیْتَمَا ماضی مطلق کے شروع میں داخل کر دیں تو ماضی تمنائی بن جائے گا۔ پھر ہر ایک کی چار چار قسمیں ہیں: مثبت، منفی، معروف اور مجہول۔ لہٰذا اس حساب سے ماضی کے تمام صیغے ۳۳۶ ہو جائیں گے ان تمام کو یاد رکھنے لیے ایک جدول شرح وبسط کے ساتھ اس جگہ آئے گا۔

---

(۱) یہ ضمیمۂ میزا ن الصرف میں نہیں تھا، حضرت مولانا الٰہی بخش فیض آبادی علیہ الرحمۃ کے تلمیذِ رشید حضرت مولانا عبد العلی آسی مدراسی نے اس کا اضافہ کیا ہے۔

(۲)۔ ماضی مطلق: ماضی مطلق وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا سمجھا جائے اور اس کا لحاظ نہ ہو کہ اس کام کو ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا، یا زیادہ۔ جیسے: کَتَبَ (اس ایک مذکر نے لکھا) ذَهَبَ (وہ گیا)۔

(۳)۔ ماضی قریب: ماضی قریب وہ فعل ہے جس سے قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا سمجھا جائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں لفظِ قَدْ بڑھا دینے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے قَدْ ضَرَبَ (اس ایک مذکر نے مارا ہے)۔

(۴)۔ ماضی بعید: ماضی بعید وہ فعل ہے جس سے دور کے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا سمجھا جائے ماضی مطلق کے شروع میں لفظِ کَانَ لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے۔ جیسے فَعَلَ سے کَانَ فَعَلَ (اس ایک مذکر نے کیا تھا)۔

(۵)۔ ماضی استمراری: ماضی استمراری وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں مسلسل کسی کام کا ہونا، یا کرنا سمجھا جائے۔ فعل مضارع کے شروع میں لفظ کَانَ لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے یَکْتُبُ سے کَانَ یَکْتُبُ. (وہ لکھتا تھا)۔

(۶)۔ لفظِ کَانَ ماضی پر آئے، یا مضارع پر آئے بہر صورت اس میں تبدیلی ہوتی ہے۔ جیسے کَانَ خود ایک فعل ہے اسے ماضی مطلق کے ساتھ لگا دینے سے ماضی بعید کا معنیٰ ادا کیا جاتا ہے۔ اور مضارع کے ساتھ لگا کر ماضی استمراری (ماضی ناتمام)۔ کا "مَعنیٰ" ادا کیا جاتا ہے جیسے کَانَ فَعلَ سے کَانَ یَفْعَلُ کَانَ کے بھی چودہ صیغے ہیں: گردان یہ ہے: کَانَ .کَانَا. کَانُو. کَانَتْ کَانَتَا .کُنَّ .کُنْتَ .کُنْتُمَا .کُنْتُمْ

.كُنْتِ كُنْتُمَا .كُنْتُنَّ .كُنْتُ .كُنَّا .ماضی ، یامضارع کا جو صیغہ استعمال ہوگا، وہی صیغہ کَانَ سے لے کر ماضی ، یامضارع کے ساتھ لگایا جائے گا جیسا کہ ماضی بعید اور ماضی استمراری کی گردانوں سے ظاہر ہے۔

(۷)۔ماضی احتمالی : ماضی احتمالی وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے اندر شک سمجھا جائے۔ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَعَلَّمَا لگا دینے سے ماضی احتمالی بن جاتا ہے ۔جیسے فَعَلَ سے لَعَلَّمَا فَعَلَ (اس ایک مذکر نے کیا ہوگا)۔باقی صیغوں کا ترجمہ بھی اسی طرح ہوگا۔اور لفظ لَعَلَّمَا تمام صیغوں میں یکساں رہے گا۔

(۸)۔ماضی تمنائی : ماضی تمنائی وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کی آرزو سمجھی جائے۔ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَیْتَمَا لگا دینے سے ماضی تمنائی بن جاتا ہے۔جیسے رَکِبَ سے لَیْتَمَا رَکِبَ (کاش وہ سوار ہوتا) باقی صیغوں کا ترجمہ بھی اسی طرح پورا کریں۔اور اس میں بھی لفظ لَیْتَمَا تمام صیغوں میں یکساں رہے گا۔

سوالات

(۱)۔اِن افعال سے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی کی گردان سنائیے اور معنی بھی بتائیے۔مَدَحَ (اس ایک مذکر نے تعریف کی) کَتَبَ .نَصَرَ .غَسَلَ .عَلِمَ .فَهِمَ .

(۲)۔افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

لَیْتَمَا مَا حُبِسُوا .ذَهَبْتُمْ .قَدْ قَرُبْتُنَّ .مَا بَعُدْنَ .لَعَلَّمَا حَفِظْنَا .كَانَا رَكِبَا .مَا جَلَسْتُمَا .فَهِمَتَا .كَانَتْ خَرَجَتْ .لَیْتَمَا غَسَلْتِ .قَدْ عَلِمْتُ .لَعَلَّمَا دَفَعْتَ .كَانَ يَفْعَلُ .قَدْ مَا قُطِعَتْ .مَا كُنَّا عُرِفْنَا .لَیْتَمَا مَا طُلِبْتُنَّ .لَعَلَّمَا مَا جُرِحْتُمْ . مَا تُرِكْنَ .مُنِعُوا .مَا كَسَرْتُ .قَدْ حَمَلَا .كَانَ غُفِرَ .كَانَتَا ذَهَبَتَا .لَعَلَّمَا عَلِمْتَ . لَیْتَمَا فَهِمْتِ .قَدْ مَا ظَلَمْتُمَا ۔

(۳)۔ان جملوں کی عربی بنائیے۔

وہ داخل ہوئی ہے۔وہ سوار ہوا تھا۔کاش تو دور ہوتا۔تو ایک (مؤنث) نے دھویا ہوگا۔میں نے حفاظت کی ۔ہم سب توڑے گئے ہوں گے ۔تم سب روکی گئی ہوں گی ۔تم سب بخشے گئے ہوگے۔کاش ان سب (مؤنثوں) کی مدد کی گئی ہوتی۔وہ سب خاموش رہے تھے ۔وہ دونوں نزدیک ہوئے ۔وہ دونوں دور ہوئیں ۔تم دونوں نکلے تھے ۔تم دونوں گئی تھیں ۔وہ نہیں زخمی کیا گیا تھا۔وہ نہیں ڈھونڈی گئی تھی۔تو پہچانا گیا ہوگا۔تو نہیں بخشی گئی ہوگی۔کاش میں سوار نہ ہوا ہوتا۔کاش میں گئی ہوتی۔وہ دونوں دور کیے گئے ہیں۔وہ دونوں نہیں بیٹھی ہیں۔تم سب (مؤنثوں) نے لکھا تھا۔ہم نے مدد کی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماضی کی تمام قسموں کی گردانیں

گردان ماضی مطلق مثبت معروف: فَعَلَ . فَعَلَا . فَعَلُوا . فَعَلَتْ . فَعَلَتَا . فَعَلْنَ . فَعَلْتَ . فَعَلْتُمَا . فَعَلْتُمْ . فَعَلْتِ . فَعَلْتُمَا . فَعَلْتُنَّ . فَعَلْتُ . فَعَلْنَ .

گردان ماضی مطلق مثبت مجهول: فُعِلَ . فُعِلَا . فُعِلُوا . فُعِلَتْ . فُعِلَتَا . فُعِلْنَ . فُعِلْتَ . فُعِلْتُمَا . فُعِلْتُمْ . فُعِلْتِ . فُعِلْتُمَا . فُعِلْتُنَّ . فُعِلْتُ . فُعِلْنَا .

گردان ماضی مطلق منفی معروف: مَا فَعَلَ . مَا فَعَلَا . مَا فَعَلُوا . مَا فَعَلَتْ . مَا فَعَلَتَا . مَافَعَلْنَ . مَافَعَلْتَ . مَا فَعَلْتُمَا . مَا فَعَلْتُمْ . مَا فَعَلْتِ. مَا فَعَلْتُمَا . مَا فَعَلْتُنَّ . مَا فَعَلْتُ .مَا فَعَلْنَا .

گردان ماضی مطلق منفی مجهول: مَا فُعِلَ . مَا فُعِلَا . مَا فُعِلُوا . مَا فُعِلَتْ . مَا فُعِلَتَا . مَا فُعِلْنَ . مَا فُعِلْتَ . مَا فُعِلْتُمَا . مَا فُعِلْتُم . مَا فُعِلْتِ . مَافُعِلْتُمَا . مَا فُعِلْتُنَّ . مَا فُعِلْتُ . مَا فُعِلْنَا .

گردان ماضی قریب مثبت معروف: قَدْ فَعَلَ .قَدْ فَعَلَا .قَدْ فَعَلُوا .قَدْ فَعَلَتْ .قَدْ فَعَلَتَا .قَدْ فَعَلْنَ .قَدْ فَعَلْتَ .قَدْ فَعَلْتُمَا .قَدْ فَعَلْتُمْ .قَدْ فَعَلْتِ .قَدْ فَعَلْتُمَا .قَدْ فَعَلْتُنَّ .قَدْ فَعَلْتُ .قَدْ فَعَلْنَ .

گردان ماضی قریب مثبت مجهول: قَدْ فُعِلَ .قَدْ فُعِلَا .قَدْ فُعِلُوا .قَدْ فُعِلَتْ .قَدْ فُعِلَتَا .قَدْ فُعِلْنَ .قَدْ فُعِلْتَ .قَدْ فُعِلْتُمَا .قَدْ فُعِلْتُمْ .قَدْ فُعِلْتِ .قَدْ فُعِلْتُمَا .قَدْ فُعِلْتُنَّ .قَدْ فُعِلْتُ .قَدْ فُعِلْنَا .

گردان ماضی قریب منفی معروف: قَدْ مَا فَعَلَ .قَدْ مَا فَعَلَا .قَدْ مَا فَعَلُوا .قَدْ مَافَعَلَتْ .قَدْ مَا فَعَلَتَا .قَدْ مَافَعَلْنَ .قَدْ مَافَعَلْتَ .قَدْ مَا فَعَلْتُمَا . قَدْ مَا فَعَلْتُمْ .قَدْ مَا فَعَلْتِ.قَدْ مَا فَعَلْتُمَا .قَدْ مَا فَعَلْتُنَّ .قَدْ مَا فَعَلْتُ .قَدْمَا فَعَلْنَا .

گردان ماضی قریب منفی مجھول : قَدْ مَا فُعِلَ .قَدْ مَا فُعِلَا .قَدْ مَا فُعِلُوا .قَدْ مَا فُعِلَتْ .قَدْ مَا فُعِلَتَا .قَدْ مَا فُعِلْنَ .قَدْ مَا فُعِلْتَ .قَدْ مَا فُعِلْتُمَا .قَدْ مَا فُعِلْتُم .قَدْ مَا فُعِلْتِ .قَدْ مَافُعِلْتُمَا .قَدْ مَا فُعِلْتُنَّ .قَدْ مَا فُعِلْتُ .قَدْ مَا فُعِلْنَا .

گردان ماضی بعید مثبت معروف: كَانَ فَعَلَ .كَانَا فَعَلَا .كَانُوا فَعَلُوا .كَانَتْ فَعَلَتْ .كَانَتَا فَعَلَتَا .كُنَّ فَعَلْنَ .كُنْتَ فَعَلْتَ. كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا .كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ . كُنْتِ فَعَلْتِ .كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا .كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ .كُنْتُ فَعَلْتُ .كُنَّا فَعَلْنَا .

گردان ماضی بعید مثبت مجھول: كَانَ فُعِلَ .كَانَ فُعِلَا .كَانُوا فُعِلُوا .كَانَتْ فُعِلَتْ .كَانَتَا فُعِلَتَا .كُنَّ فُعِلْنَ.كُنْتَ فُعِلْتَ. كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا .كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ .كُنْتِ فُعِلْتِ.كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا.كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ .كُنْتُ فُعِلْتُ .كُنَّا فُعِلْنَا .

گردان ماضی بعید منفی معروف: مَاكَانَ فَعَلَ .مَاكَانَ فَعَلَا .مَا كَانُوا فَعَلُوا .مَا كَانَتْ فَعَلَتْ .مَاكَانَتَا فَعَلَتَا .مَاكُنَّ فَعَلْنَ .مَا كُنْتَ فَعَلْتَ . مَا كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا .مَاكُنْتُمْ فَعَلْتُمْ .مَا كُنْتِ فَعَلْتِ .مَا كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا .مَا كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ .مَا كُنْتُ فَعَلْتُ .مَا كُنَّا فَعَلْنَا .

گردان ماضی بعید منفی مجھول: مَا كَانَ فُعِلَ .مَا كَانَا فُعِلَا .مَا كَانُوا فُعِلُوا. مَاكَانَتْ فُعِلَتْ .مَاكَانَتَا فُعِلَتَا .مَا كُنَّ فُعِلْنَ .مَا كُنْتَ فُعِلْتَ .مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا .مَا كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ.مَا كُنْتِ فُعِلْتِ .مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا .مَا كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ .مَا كُنْتُ فُعِلْتُ .مَاكُنَّا فُعِلْنَا .

گردان ماضی استمراری مثبت معروف: كَانَ يَفْعَلُ .كَانَا يَفْعَلَانِ .كَانُوا يَفْعَلُوْنَ .كَانَتْ تَفْعَلُ .كَانَتَا تَفْعَلَانِ .كُنَّ يَفْعَلْنَ .كُنْتَ تَفْعَلُ .كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ .كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ .كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ . كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ .كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ .كُنْتُ اَفْعَلُ .كُنَّا نَفْعَلُ .

گردان ماضی استمراری مثبت مجھول : كَانَ يُفْعَلُ .كَانَا يُفْعَلَانِ .كَانُوا يُفْعَلُوْنَ .كَانَتْ تُفْعَلُ .كَانَتَا تُفْعَلَانِ .كُنَّ يُفْعَلْنَ . كُنْتَ تُفْعَلُ .كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ .كُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ . كُنْتِ تُفْعَلِيْنَ .كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ. كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ .كُنْتُ اُفْعَلُ .كُنَّا نُفْعَلُ .

گردان ماضی استمراری منفی معروف: مَاکَانَ يَفْعَلُ. مَا كَانَا يَفْعَلَانِ . مَا كَا نُوا يَفْعَلُوْنَ. مَا كَانَتْ تَفْعَلُ. مَا كَانَتَا تَفْعَلَانِ. مَا كُنَّ يَفْعَلْنَ. مَاكُنْتَ تَفْعَلُ . مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ. مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ. مَا كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ . مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ. مَا كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ. مَا كُنْتُ اَفْعَلُ. مَا كُنَّا نَفْعَلُ.

گردان ماضی استمراری منفی مجهول: مَاکَانَ يُفْعَلُ . مَاكَانَا يُفْعَلَانِ . مَاكَانُوا يُفْعَلُوْنَ . مَاكَانَتْ تُفْعَلُ . مَاكَانَتَا تُفْعَلَانِ . مَاكُنَّ يُفْعَلْنَ . مَاكُنْتَ تُفْعَلُ. مَاكُنْتُمَا تُفْعَلَانِ . مَاكُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ . مَاكُنْتِ تُفْعَلِيْنَ . مَاكُنْتُمَا تُفْعَلَانِ. مَاكُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ . مَاكُنْتُ اُفْعَلُ . مَاكُنَّا نُفْعَلُ .

گردان ماضی احتمالی مثبت معروف: لَعَلَّمَا فَعَلَ. لَعَلَّمَا فَعَلَا. لَعَلَّمَا فَعَلُوا. لَعَلَّمَا فَعَلَتْ. لَعَلَّمَا فَعَلَتَا. لَعَلَّمَا فَعَلْنَ. لَعَلَّمَا فَعَلْتَ. لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا. لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ . لَعَلَّمَا فَعَلْتِ . لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا . لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ . لَعَلَّمَا فَعَلْتُ . لَعَلَّمَا فَعَلْنَا .

گردان ماضی احتمالی مثبت مجهول: لَعَلَّمَا فُعِلَ . لَعَلَّمَا فُعِلَا . لَعَلَّمَا فُعِلُوا . لَعَلَّمَا فُعِلَتْ . لَعَلَّمَا فُعِلَتَا . لَعَلَّمَا فُعِلْنَ . لَعَلَّمَا فُعِلْتَ . لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا . لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ. لَعَلَّمَا فُعِلْتِ . لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا . لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ . لَعَلَّمَا فُعِلْتُ . لَعَلَّمَا فُعِلْنَا .

گردان ماضی احتمالی منفی معروف: لَعَلَّمَا مَافَعَلَ . لَعَلَّمَا مَافَعَلَا . لَعَلَّمَا مَا فَعَلُوا . لَعَلَّمَا مَافَعَلَتْ . لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتَا . لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَ . لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتَ . لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا . لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمْ . لَعَلَّمَا مَافَعَلْتِ . لَعَلَّمَا مَافَعَلْتُمَا . لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ. لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ . لَعَلَّمَامَا فَعَلْنَا .

گردان ماضی احتمالی منفی مجهول: لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا . لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوا . لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ . لَعَلَّمَا مَافُعِلْتُمَا . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ . لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُ . لَعَلَّمَامَا فُعِلْنَا .

گردان ماضی تمنائی مثبت معروف: لَيْتَمَا فَعَلَ. لَيْتَمَا فَعَلَا. لَيْتَمَا فَعَلُوا. لَيْتَمَا فَعَلَتْ. لَيْتَمَا فَعَلَتَا. لَيْتَمَا فَعَلْنَ. لَيْتَمَا فَعَلْتَ. لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا. لَيْتَمَا فَعَلْتُمْ. لَيْتَمَا فَعَلْتِ. لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا. لَيْتَمَا فَعَلْتُنَّ. لَيْتَمَا فَعَلْتُ. لَيْتَمَا فَعَلْنَا.

گردان ماضی تمنائی مثبت مجهول: لَيْتَمَا فُعِلَ. لَيْتَمَا فُعِلَا. لَيْتَمَا فُعِلُوا. لَيْتَمَا فُعِلَتْ. لَيْتَمَا فُعِلَتَا. لَيْتَمَا فُعِلْنَ. لَيْتَمَا فُعِلْتَ. لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا. لَيْتَمَا فُعِلْتُمْ. لَيْتَمَا فُعِلْتِ. لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا. لَيْتَمَا فُعِلْتُنَّ. لَيْتَمَا فُعِلْتُ. لَيْتَمَا فُعِلْنَا.

گردان ماضی تمنائی منفی معروف: لَيْتَمَا مَا فَعَلَ. لَيْتَمَا مَا فَعَلَا. لَيْتَمَا مَا فَعَلُوا. لَيْتَمَا مَا فَعَلَتْ. لَيْتَمَا مَا فَعَلَتَا. لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتَ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمْ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتِ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُنَّ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُ. لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَا.

گردان ماضی تمنائی منفی مجهول: لَيْتَمَا مَا فُعِلَ. لَيْتَمَا مَا فُعِلَا. لَيْتَمَا مَا فُعِلُوا. لَيْتَمَا مَا فُعِلَتْ. لَيْتَمَا مَا فُعِلَتَا. لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتَ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمْ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتِ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُنَّ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُ. لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَا.

درس(٦)

فعلِ مضارع کا بیان

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل ماضی بود، چوں خواہی کہ **مضارع**(۱) بنا کنی یکے را از علامتہائے (۲)مضارع دراوّل او درآر، وآخر او ضمہ کن۔ وعلامتِ مضارِع چہار حرف اند: الف وتا ویا ونون کہ مجموعۂ وے أَتَيْنَ (۳) باشد۔ **الف** برائے وحدانِ حکایتِ نفسِ متکلّم است، و**تا** برائے ہشت کلمہ است: سہ ازاں مر مذکر حاضر راست وسہ ازاں مر مؤنث حاضر است، ودو ازاں مر واحد وتثنیہ مؤنث غائب راست۔ و**یا** برائے چہار کلمہ راست، سہ ازاں مر مذکر غائب راست، ویکے مر جمع مؤنث غائب راست۔ و**نون** برائے تثنیہ وجمع حکایتِ نفسِ متکلّم مذکر ومؤنث است۔ ودر ہفت محل **نونِ اعرابی** (۴) رادر آر، چہار تثنیہ کہ

نونِ اعرابي دريٖنها مکسور باشد(۵)، ودو جمع مذکر غائب وحاضر، ویکے واحد مؤنث حاضر کہ نونِ اعرابي دريٖنها مفتوح باشد(٦)۔ ونونِ جمع مؤنث(۷) چناں کہ در ماضی آید ہم چناں در مضارع نیز آید(۸)۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ کہا گیا فعل ماضی کی بحث تھی، جب آپ فعل مضارع بنانا چاہیں تو علامتِ مضارع میں سے کوئی علامت فعلِ ماضی کے شروع میں لے آئیں اور آخری حرف کو ضمہ دیدیں۔ علامتِ مضارع چار حرف ہیں: الف، تا، یا اور نون، جن کا مجموعہ "أَتَيْنَ" ہے۔

"الف" واحد متکلّم کے لیے ہے، (جیسے أَفْعَلُ)۔

"تا" آٹھ صیغوں کے لیے ہے، تین اُن میں سے مذکر حاضر کے صیغے ہیں، (جیسے: تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ تَفْعَلُوْنَ)۔ تین اُن میں سے مؤنث حاضر کے صیغے ہیں، (جیسے تَفْعَلِيْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ)۔ اور دو اُن میں سے واحد و تثنیہ مؤنث غائب کے صیغے ہیں، (جیسے تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ)۔

"یا" چار صیغوں کے لیے ہے: تین اُن میں سے مذکر غائب کے صیغے ہیں، (جیسے يَفْعَلُ يَفْعَلانِ يَفْعَلُوْنَ)۔ اور ایک جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے (جیسے يَفْعَلْنَ)۔

اور "نون" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلّم کے لیے ہے: (جیسے نَفْعَلُ)۔

اور سات صیغوں میں "نونِ اعرابي" لے آئیں: چار تثنیہ، اُن میں "نونِ اعرابي" مکسور ہوتا ہے، اور دو جمع مذکر وغائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر، اُن میں "نونِ اعرابي" مفتوح ہوتا ہے۔

اور "نونِ جمع مؤنث" جس طرح ماضی میں آتا ہے، اسی طرح مضارع میں بھی آتا ہے۔

---

(۱)۔ **مُضارِع:** مضارع کو ماضی کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ اس لیے کہ ماضی اصل ہے اور مضارع اسی کی فرع ہے، کیوں کہ مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اور اصل اپنی فرع سے ہوتی ہے۔

(۲)۔ **عَلَامتھا:** علامت اسے کہتے ہیں جس سے کوئی چیز پہچانی جائے۔ کیوں کہ ا، ت، ي، ن میں سے کسی ایک حرف کے ہونے سے مضارع کی پہچان ہوتی ہے اس لیے ان حروف کو فعلِ مضارع کی علامت کہا جاتا ہے۔

(۳)۔ **أَتَیْنَ:** أَتَیْنَ اسی طرح ان حروف کا مجموعہ نَأَیْتُ اور أَنَیْتُ۔ بھی ہوتا ہے۔ لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے أَتَیْنَ سے تعبیر کیا، کیوں کہ یہ جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے جو حروفِ زائدہ کی صفت ہے۔ اور معنی ہے: یہ حروف فعلِ مضارع کے شروع میں آئے۔ اور دوسرے مجموعوں میں یہ بات نہیں ہے اس لیے أَتَیْنَ کو اختیار فرمایا۔

(۴)۔ **نُونِ اعرابی:** نونِ اعرابی کو مضارع کے آخر میں لاتے ہیں، کیوں کہ یہ اعراب یعنی رفع کا بدل ہے اور اعراب کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے۔

(۵)۔ **مکسور باشد:** تثنیہ میں نونِ اعرابی مکسور ہوتا ہے، کیوں کہ "نون" حرف ہے اور حرف میں اصل مبنی بر سکون ہونا ہے۔ اب تثنیہ میں الف ساکن اور نون ساکن جمع ہوئے تو نون کو کسرہ دے دیا گیا، کیوں کہ یہ قاعدہ ہے کہ جب ساکن کو حرکت دی جائے تو کسرہ دیا جائے۔

(۶)۔ **مفتوح باشد:** ان تینوں صیغوں میں نونِ اعرابی کو فتحہ دیا گیا جو اَخَفُّ الحرکات ہے، تاکہ تثنیہ کے نونِ اعرابی سے فرق ہو جائے۔

(۷)۔ **نون جمع مؤنث:** یہ نونِ بنائی اور فاعل کی ضمیر ہے، اس لیے اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

(۸)۔ **فعل مضارع بنانے کا طریقہ:** یہ ہے کہ ماضی کا پہلا حرف ساکن کرکے اس سے پہلے علامتِ مضارع یعنی حروف أَتَیْنَ میں سے کوئی حرف لائیں، پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم، جمع متکلّم) میں آخری حرف کو ضمہ دیں اور سات صیغوں (چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر، ایک واحد مؤنث حاضر) کے آخر میں "نونِ اعرابی" بڑھا دیں۔ فعل مضارع بن جائے گا۔ باقی تفصیل گردان میں غور کرکے سمجھیں۔

بحث اثبات فعلِ مضارع معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	يَفْعَلُ (۱)	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ

مؤنث غائب	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
متکلّم	أَفْعَلُ		نَفْعَلُ

(۱): **يَفْعَلُ** : وہ ایک (مذکر) کرتا ہے، یا کرے گا۔ وہ دو (مذکر) کرتے ہیں، یا کریں گے ۔ وہ سب مذکر کرتے ہیں، یا کریں گے ۔ وہ ایک (مؤنث) کرتی ہے، یا کرے گی۔ وہ دو (مؤنثیں) کرتی ہیں، یا کریں گی۔ وہ سب (مؤنثیں) کرتی ہیں، یا کریں گی۔ تو ایک (مذکر) کرتا ہے، یا کرے گا۔ تم دو (مذکر) کرتے ہو، یا کرو گے ۔ تم سب (مذکر) کرتے ہو، یا کرو گے۔ تو ایک (مؤنث) کرتی ہے، یا کرے گی۔ تم دو (مؤنثیں) کرتی ہو، یا کرو گی۔ تم سب (مؤنثیں) کرتی ہو، یا کرو گی ۔ میں کرتا ہوں، یا کروں / میں کرتی ہو، یا کروں گی ۔ ہم دو، یا سب (مذکر) کرتے ہیں، یا کریں گے / ہم دو، یا سب (مؤنثیں) کرتی ہیں، یا کریں گی۔

سوالات

(۱)۔ فعل مضارع بنانے کا قاعدہ بتائیے اور گردان سنائیے۔

(۲)۔ کون سی علامت کس صیغے کے لیے آتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳)۔ کن صیغوں میں "نونِ اعرابی" لاتے ہیں اور کن صیغوں میں "نونِ ضمیر"؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴)۔ اِن افعال سے فعل ماضی اور فعل مضارع کی گردان معنی کے ساتھ سنائیے۔

يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے، یا لکھے گا)۔ يَقْرَأُ (وہ پڑھتا ہے، یا پڑھے گا) يَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے، یا کھائے گا) يَشْرَبُ (وہ پیتا ہے، یا پیے گا) يَصْبِرُ (وہ صبر کرتا ہے، یا صبر کرے گا) يَرْجِعُ (وہ لوٹتا ہے، یا لوٹے گا)۔

(۵)۔ اِن افعال کا ترجمہ کیجیے اور صیغے بتائیے۔

يَشْرَبُوْنَ .تَصْبِرُوْنَ .يَرْجِعْنَ .تَذْهَبْنَ .تَقْرَأُ .تَكْتُبِيْنَ .أَشْرَبُ .تَصْبِرَانِ. نَرْجِعُ .يَأْكُلَانِ .تَكْتُبَانِ .تَأْكُلُ .يَقْرَأُ .يَبْعُدْنَ .تَقْطَعُوْنَ .يَفْهَمَانِ .تَظْلِمَانِ .تَقْرُبْنَ .نَمْنَعُ .تَطْلُبِيْنَ .يَغْسِلُ .أَحْمِلُ .دَفَعْنَ .جَلَسَتْ .رَكِبْتِ .دَخَلُوا .كَتَبْتُ .رَجَعْتُمْ .حَفِظْتُمَا .حُبِسْنَا .غَسَلْتُنَّ.

(۲)۔اِن جملوں کی عربی بنائیے۔

ہم نے لکھا۔اُن سب (مذکروں) نے پڑھا۔وہ دو (مذکر) کھاتے ہیں۔تم سب حفاظت کرتے ہو۔وہ سب کھاتے ہیں۔میں صبر کرتا ہوں۔تو پڑھے گی۔وہ سب لکھیں گی۔وہ روکتا ہے۔تم سب جاتی ہو۔وہ دونوں کاٹیں گے۔تو کھائے گا۔تم دونوں لکھتے ہو۔ہم سمجھتے ہیں۔وہ کھائے گی۔وہ دونوں پڑھیں گی۔اس ایک (مذکر) نے لکھا۔تم سب (مذکروں) نے پڑھا۔تم دو (مذکروں) نے کھایا۔ان دو (مؤنثوں) نے صبر کیا۔وہ گئی۔تو دور ہوا۔ان دو (مذکروں) نے توڑا۔ان سب (مؤنثوں) نے کاٹا۔تو سوار ہوئی۔میں کوٹا۔تم سب قید کی گئیں۔تم دونوں زخمی کی گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۷)

مضارع مجہول کا بیان

فصل:۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعلِ مضارع معروف بود، چوں خواہی کہ مضارع مجہول بناکنی علامتِ مضارع راضمہ دہ، وعین کلمہ رافتحہ دو دو حال (۱) ولام کلمہ رابر حالت خود بگذار تامضارع مجہول گردد۔(۲)۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعلِ مضارع معروف تھی، جب آپ فعلِ مضارع مجہول بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو ضمہ دیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیں دو حالتوں میں (یعنی جب کہ وہ مضموم ہو یا مکسور ہو)، اور لام کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں، تو فعلِ مضارع مجہول بن جائے گا (جیسے: یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ)۔

---

(۱)۔**دردو حال:** یعنی جب عین کلمہ پر ضمہ، یا کسرہ ہو تو اسے فتحہ دیا جائے گا۔جیسے یَعْرِفُ سے یُعْرَفُ اور یَطْلُبُ سے یُطْلَبُ۔اور اگر عین کلمہ پر فتحہ ہو تو وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔جیسے یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ۔

(۲)۔**فعل مضارع مجھول بنانے کا طریقہ:** یہ ہے کہ علامتِ مضارع کو ضمہ دیں اور عین کلمہ کو فتحہ دیں اگر اس پر فتحہ نہ ہو، اور لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔مضارع مجہول بن جائے گا۔

بحث اثبات فعلِ مضارع مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	يُفْعَلُ(ا)	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُوْنَ
مؤنث غائب	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	يُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	تُفْعَلِيْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ
متکلّم	أُفْعَلُ		نُفْعَلُ

(ا)۔وہ ایک (مذکر) کیا جاتا ہے، یا کیا جائے گا۔وہ دو (مذکر) کیے جاتے ہیں، یا کیے جائیں گے ۔وہ سب (مذکر) کیے جاتے ہیں، یا کیے جائیں گے ۔وہ ایک (مؤنث) کی جاتی ہے، یا کی جائے گی۔وہ دو (مؤنثیں) کی جاتی ہیں، یا کی جائیں گی ۔وہ سب (مؤنثیں) کی جاتی ہیں، یا کی جائیں گی ۔تو ایک (مذکر) کیا جاتا ہے، یا کیا جائے گا ۔تم دو (مذکر) کیے جاتے ہو، یا کیے جاؤگے ۔تم سب (مذکر) کیے جاتے ہو، یا کیے جاؤگے ۔تو ایک (مؤنث) کی جاتی ہے، یا کی جائے گی۔ تم دو (مؤنثیں) کی جاتی ہیں، یا کی جاؤگی ۔تم سب (مؤنثیں) کی جاتی ہو، یا کی جاؤگی ۔میں کیا جاتا ہوں، یا کیا جاؤں گا میں کی جاتی ہوں، یا کی جاؤں گی۔ہم دو یا ہم سب کیے جاتے ہیں، یا کیے جائیں گے ، ہم دو یا ہم سب کی جاتی ہیں، یا کی جائیں گی۔

سوالات:

(ا) ان افعال سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان معنی کے ساتھ سنائیے۔

نَفَخَ (اس نے پھونکا) نَظَرَ (اس نے دیکھا) فَتَحَ (اس نے کھولا) مَدَحَ (اس نے تعریف کی) ضَرَبَ (اس نے مارا) سَمِعَ (اس نے سنا) ظَلَمَ (اس نے ظلم کیا)۔

(۲)۔افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

تُمْدَحِيْنَ. يُضْرَبْنَ. تُسْمَعْنَ. يُفْتَحَانِ. يُنْفَخُ. تُنْظَرَانِ. نُعْرَفُ. أُظْلَمُ. يُغْفَرُوْنَ. تُطْلَبُوْنَ. تُحْبَسُ. يَبْعُدُوْنَ. يَقْطَعْنَ. تَنْظُرُوْنَ. تَمْدَحْنَ. قَطَعُوا.

ذَهَبْتَا. رَفَعْتُمَا. غُفِرْتُنَّ. رُفِعْنَ. مَا طَلَبُوا. مَا جَلَسْنَا. مَا تَرَكْتِ. مَا نُصِرْتُ. مَا كَتَبْتُمْ.

(۳)۔ان جملوں کی عربی بنائیے۔

تم سب (مذکروں) کی تعریف کی جائے گی ۔ان دو (مذکروں) کو مارا جائے گا۔وہ پھونکا جائے گا۔تو دیکھی جائے گی۔ان سب (مذکروں) کو زخمی کیا جائے گا۔تم دو (مؤنثوں) کو چھوڑ دیا جائے گا۔میری مدد کی جاتی ہے۔تم دو (مذکروں) پر ظلم کیا جاتا ہے۔وہ قید کی جاتی ہے۔تو بخشا جاتا ہے۔تم سب (مؤنثوں) کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ہم لوگوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔وہ دونوں لکھتی ہیں۔وہ سب کھاتی ہیں۔میں کھولتا ہوں۔تو کھاتا ہے۔وہ لوگ دیکھتے ہیں۔ہم لوگ صبر کرتے ہیں۔وہ پڑھتی ہے۔تم دونوں پیتے ہو۔وہ سب جانتی ہیں۔تم سب روکتی ہو۔تو گئی ۔وہ دونوں نکلیں۔تم دو (مؤنثوں) نے پہچانا۔ان دو (مذکروں) نے مارا۔تم سب (مؤنثوں) نے کھایا۔وہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۸)

مضارع منفی کا بیان

فصل۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود، چوں خواہی کہ نفی بناکنی لائے نفی (ا) در اوّل او در آر۔ولائے نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نکند چناں کہ بود ہم براں طریق باشد، لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل مضارع مجہول تھی ، جب آپ فعل مضارع منفی بہ ''لَا'' بنانا چاہیں تو ''لائے نفی ''فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں ۔ اور '' لائے نفی ''فعل مضارع کے لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتا، چناں چہ جیسا وہ پہلے تھا ویسا ہی رہتا ہے، لیکن معنی میں عمل کرتا ہے، یعنی فعل مضارع مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، (جیسے: یَفْعَلُ سے لَا یَفْعَلُ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد)۔

بحث نفی فعلِ مضارع معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایَفْعَلُ (۲)	لَایَفْعَلَانِ	لَایَفْعَلُوْنَ
مؤنث غائب	لَاتَفْعَلُ	لَاتَفْعَلَانِ	لَایَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَاتَفْعَلُ	لَاتَفْعَلَانِ	لَاتَفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	لَاتَفْعَلِیْنَ	لَاتَفْعَلَانِ	لَاتَفْعَلْنَ
متکلّم	لَاأَفْعَلُ		لَانَفْعَلُ

(۱)۔**لائے نفی:** لائے نفی اگر مضارع مثبت معروف کے شروع میں لائیں تو مضارع منفی معروف بن جائے گا، اور اگر مثبت مجہول کے شروع میں لائیں تو منفی مجہول بن جائے گا۔ اور اگر لائے نفی کے بجائے مائے نفی مضارع مثبت کے شروع میں لائیں تو بھی مضارع منفی بن جائے گا۔ لیکن "ما" کا استعمال مضارع منفی کے لیے کم ہوتا ہے۔

(۲)۔**لَا یَفْعَلُ:** وہ نہیں کرتا ہے، یا نہیں کرے گا۔ وہ دونوں نہیں کرتے ہیں، یا نہیں کریں گے۔ وہ سب نہیں کرتے ہیں، یا نہیں کریں گے۔ وہ نہیں کرتی ہے، یا نہیں کرے گی۔ وہ دونوں نہیں کرتی ہیں، یا نہیں کریں گی۔ وہ سب نہیں کرتی ہیں، یا نہیں کریں گی۔ تو نہیں کرتا ہے، یا نہیں کرے گا۔ تم دونوں نہیں کرتے ہو، یا نہیں کرو گے۔ تم سب نہیں کرتے ہو، یا نہیں کرو گے۔ تو نہیں کرتی ہے، یا نہیں کرے گی۔ تم دونوں نہیں کرتی ہو، یا نہیں کرو گی۔ تم سب نہیں کرتی ہو، یا نہیں کرو گی۔ میں نہیں کرتا ہوں، یا نہیں کروں گا / میں نہیں کرتی ہوں، یا نہیں کروں گی۔ ہم نہیں کرتے ہیں، یا نہیں کریں گے / ہم نہیں کرتی ہیں / یا نہیں کریں گی۔

بحث نفی فعلِ مضارع مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایُفْعَلُ (۱)	لَایُفْعَلَانِ	لَایُفْعَلُوْنَ

مؤنث غائب	لَاتُفْعَلُ	لَاتُفْعَلَانِ	لَایُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَاتُفْعَلُ	لَاتُفْعَلَانِ	لَاتُفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	لَاتُفْعَلِيْنَ	لَاتُفْعَلَانِ	لَاتُفْعَلْنَ
متکلّم	لَاأُفْعَلُ		لَانُفْعَلُ

(ا)۔**لَا یُفْعَلُ:** وہ نہیں کیا جاتا ہے، یا نہیں کیا جائے گا۔وہ دونوں نہیں کیے جاتے ہیں، یا نہیں کیے جائیں گے۔وہ سب نہیں کیے جاتے ہیں، یا نہیں کیے جائیں گے۔وہ نہیں کی جاتی ہے، یا نہیں کی جاے گی۔وہ دونوں نہیں کی جاتی ہیں، یا نہیں کی جائیں گی۔وہ سب نہیں کی جاتی ہیں، یا نہیں کی جائیں گی۔تو نہیں کیا جاتا ہے، یا نہیں کیا جائے گا۔تم دونوں نہیں کیے جاتے ہو، یا نہیں کیے جاؤ گے۔تم سب نہیں کیے جاتے ہو، یا نہیں کیے جاؤ گے۔تو نہیں کی جاتی ہے، یا نہیں کی جاے گی۔تم دونوں نہیں کی جاتی ہو، یا نہیں کی جاؤ گی۔تم سب نہیں کی جاتی ہو، یا نہیں کی جاؤ گی۔میں نہیں کیا جاتا ہوں، یا نہیں کیا جاؤں گا/میں نہیں کی جاتی ہوں، یا نہیں کی جاؤں گی۔ہم نہیں کیے جاتے ہیں، یا نہیں کیے جائیں گے/ہم نہیں کی جاتی ہیں/یا نہیں کی جائیں گی۔

سوالات

(۱)۔اَلْقِرَاءَةُ .اَلْمَعْرِفَةُ .اَلتَّرْكُ .اَلْجَرْحُ .ان میں پہلے مصدر سے ماضی مثبت معروف، دوسرے سے ماضی مثبت مجہول، تیسرے سے ماضی منفی معروف اور چوتھے سے ماضی منفی مجہول کی گردان سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے۔

(۲)۔اَلْكِتَابَةُ .اَلأَكْلُ .اَلضَّرْبُ .اَلْحَبْسُ .ان میں سے پہلے مصدر سے مضارع مثبت معروف، دوسرے سے مضارع مثبت مجہول، تیسرے سے مضارع منفی معروف اور چوتھے سے مضارع منفی مجہول کی گردان سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے۔

(۳)۔افعال اور صیغے بتاتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔

يَدْخُلُوْنَ .لَا تَرْكَبْنَ .مَا جُرِحْنَ .فَهِمْنَاهُ.لَا تُحْسَبُوْنَ .مَا يُفْتَحُ .لَا قَرَأَ وَلَا كَتَبَ .لَا أَتْرُكُ .لَا تُطْلَبِيْنَ .لَاتُنْصَرُ .رَجَعَتَا .لَا يَشْرَبَانِ .جَلَسْتُمَا .لَا تَذْهَبَانِ.مَا عَلِمُوا.تُرِكْتُنَّ.حُبِسْنَ .تُمْدَحُ .تُغْفَرُوْنَ .يَقْرُبُ .مَا رَجَعْتُ .مَا مُنِعْتِ .مَا قَرَأْتَ .تَعْرِفِيْنَ .مَا مُدِحَا .دُفِعَتَا .تُضْرَبَانِ .لَا تَخْرُجَانِ .

(۴)۔ان جملوں کی عربی بنائیے۔
تم دونوں نہیں پڑھتی ہو۔وہ دونوں نہیں لکھتی ہیں۔تم سب قید نہیں کی جاؤگی۔وہ سب جائیں گے۔ان دو (مذکروں) نے نہیں پڑھا۔تم دو (مذکروں) نے نہیں لکھا۔میں روکی جاتی ہوں۔تو دیکھتا ہے۔تم سب (مذکروں) نے سمجھا۔اس (مذکر) نے نہیں سمجھا۔اس (مؤنث) کی تعریف کی جائے گی۔تو نہیں زخمی کی گئی۔ان سب (مؤنثوں) کی مدد کی گئی۔ہم سب کی تعریف نہیں کی جائے گی۔وہ نہیں اٹھایا گیا۔ہم نہیں مارے گئے۔وہ گئی۔تو قید کیا گیا۔میں نے صبر کیا۔تو پہچانی گئی۔وہ دونوں لوٹتی ہیں۔تم سب نہیں چھوڑے جاؤگے۔وہ دونوں نہیں جائیں گے۔تم سب اٹھائے جاؤگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۹)

نفی تاکید بہ "لن" در فعل مستقبل کا بیان

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع بلا بود، چوں خواہی کی نفی تاکید بنا کنی لَن دراوّلِ فعل مضارع درآر، وایں نفی رانفی تاکید بلن گویند۔ ولَنْ (۱) در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند، وآں پنج محل ایں ست: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، احد مذکر حاضر، ودو صیغہ حکایتِ نفسِ متکلّم، ودر ہفت محل نون اعرابی راساقط گرداند (۲) چہار تثنیہ، ودو جمع مذکر غائب وحاضر، ویکے واحد مؤنث حاضر۔ ودر دو کلمہ (۳) یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر ہیچ عمل نہ کند۔ وَلَنْ فعل مضارع را بمعنیٔ مستقبل (۴) گرداند۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ کہا گیا بحث نفی فعل مضارع بہ "لَا" تھی، جب آپ نفی تاکید بہ "لَنْ" بنانا چاہیں، تو "لَنْ" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔اس نفی کو نفی تاکید بہ "لَنْ" کہتے ہیں۔

"لَنْ" فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم اور جمع متکلّم، (جیسے لَنْ یَّفْعَلَ ،

لَنْ تَفْعَلَا ،لَنْ تَفْعَلَا ،لَنْ أَفْعَلَ ،لَنْ نَفْعَلَ)۔اور سات صیغوں سے "نونِ اعرابی" کو گرادیتا ہے:چار تثنیہ ،دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر ،(جیسے :لَنْ یَّفْعَلَا،لَنْ تَفْعَلَا،لَنْ تَفْعَلَا،لَنْ تَفْعَلَا،لَنْ یَفْعَلُوا ،لَنْ تَفْعَلُوا،لَنْ تَفْعَلِيْ)۔اور دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر کے لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا (جیسے لَنْ یَّفْعَلْنَ ،لَنْ تَفْعَلْنَ)۔

اور "لَنْ "فعل مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کردیتا ہے(جیسے:لَنْ: یَفْعَلَ ہر گز نہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں)۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَنْ یَّفْعَلَ (۵)	لَنْ یَّفْعَلَا	لَنْ یَّفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ یَّفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَّفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَنْ تَفْعلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ
متکلّم	لَنْ أَفْعَلَ		لَنْ نَّفعَلَ

(۱)۔**لَنْ**:لَنْ کا عمل یہ ہے کہ وہ پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب،واحد مؤنث غائب،واحد مذکر حاضر،واحد متکلّم ،جمع متکلّم)کے آخر میں نصب دیتا ہے،اور سات صیغوں (چار تثنیہ ،دو جمع مذکر غائب وحاضر ایک واحد مؤنث حاضر) سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔اور فعل مضارع میں نفی تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہے۔

(۲)۔**ساقط گرداند**:لفظ"لَنْ"نونِ اعرابی گرادیتا ہے۔کیوں کہ یہ رفع کے قائم مقام ہے اور "لَنْ"فعل مضارع سے رفع ساقط کرکے نصب دیتا ہے۔

(۳) **دردوکلمه**:یعنی جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا،کیوں کہ ان میں نونِ اعرابی نہیں،بلکہ نونِ بنائی ہے جو فاعل کی ضمیر ہے۔

(۴)۔**بمعنی مستقبل منفی:** لَنْ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور نفی تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے۔

(۵)۔**لَنْ یَّفْعَلَ:** وہ ہرگز نہیں کرے گا۔ وہ دونوں ہرگز نہیں کریں گے۔ وہ سب ہرگز نہیں کریں گے۔ وہ ہرگز نہیں کرے گی۔ وہ دونوں ہرگز نہیں کریں گی۔ وہ سب ہرگز نہیں کریں گی۔ تو ہرگز نہیں کرے گا۔ تم دونوں ہرگز نہیں کروگے۔ تم سب ہرگز نہیں کروگے۔ تو ہرگز نہیں کرے گی۔ تم دونوں ہرگز نہیں کروگی۔ تم سب ہرگز نہیں کروگی۔ میں ہرگز نہیں کروں گا / میں ہرگز نہیں کروں گی۔ ہم ہرگز نہیں کریں گے / ہم ہرگز نہیں کریں گی۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَنْ یُّفْعَلَ (۱)	لَنْ یُّفْعَلَا	لَنْ یُّفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ یُّفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَنْ تُفْعَلِي	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلْنَ
متکلّم	لَنْ أُفْعَلَ		لَنْ نُّفْعَلَ .

(۱)۔**لَنْ یُّفْعَلَ:** وہ ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ وہ دونوں ہرگز نہیں کیے جائیں گے۔ وہ سب ہرگز نہیں کیے جائیں گے۔ وہ ہرگز نہیں کی جائے گی۔ وہ دونوں ہرگز نہیں کی جائیں گی۔ وہ سب ہرگز نہیں کی جائیں گی۔ تو ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ تم دونوں ہرگز نہیں کیے جاؤ گے۔ تم سب ہرگز نہیں کیے جاؤ گے۔ تو ہرگز نہیں کی جائے گی۔ تم دونوں ہرگز نہیں کی جاؤ گی۔ تم سب ہرگز نہیں کی جاؤ گی۔ میں ہرگز نہیں کیا جاؤں گا / میں ہرگز نہیں کی جاؤں گی۔ ہم دونوں، یا ہم سب ہرگز نہیں کیے جائیں گے / ہم ہرگز نہیں کی جائیں گی۔

سوالات

(۱)۔ ’’لَنْ‘‘ جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بتائیے۔

(۲)۔ لَن یَّقْدَمَ (وہ ہرگز نہیں آئے گا) لَن یَّنْزِلَ (وہ ہرگز نہیں اترے گا)۔ لَن یَّبْلُغَ (وہ ہر گز نہیں پہنچے گا) ان تینوں سے نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف کی پوری گردان کیجیے اور معنی بھی بتائیے۔

(۳)۔ لَنْ یُّقْتَلَ (وہ ہرگز نہیں قتل کیا جائے گا)۔ لَن یُّعْرَفَ (وہ ہرگز نہیں پہچانا جائے گا)۔ لَن یُّمْنَعَ (وہ ہرگز نہیں روکا جائے گا)۔ ان تینوں سے نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول کی پوری گردان سنائیے اور معنی بھی بتائیے۔

(۴)۔ افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

لَن یَّبْلُغْنَ. لَن نُّقْتَلَ. لَنْ تَنْزِلَا. لَنْ تُصْرَفْنَ. لَنْ تَقْدَمُوا. لَن یَّاكُلُوا. طُلِبْتَ. لَنْ تُقْتَلِيْ. لَنْ تُمْنَعَ. لَنْ تَنْظُرْنَ. لَنْ یَشْرَبَ. ظُلِمْتُمَا. لَنْ تَذْهَبَ. لَنْ أُدْفَعَ. لَن یُّجْرَحَا. لَنْ تَجْلِسِيْ. لَنْ تُمْدَحَا. لَن یُّحْبَسُوا. لَن یُّضْرَبْنَ. لَن یَّكْتُبَا. لَنْ أَرْجِعَ. مَا فَهِمْتِ. لَا یَبْعُدُ. لَنْ تُطْلَبُوا. لَا یُنْصَرُ. صَبَرْتُنَّ.

(۴)۔ ان جملوں کی عربی بنائیے۔

تو ہرگز نہیں آئے گا۔ وہ سب ہرگز نہیں پہنچیں گے۔ وہ ہرگز نہیں اترے گی۔ وہ سب ہرگز قتل نہیں کیے جائیں گے۔ وہ سب ہرگز نہیں روکی جائیں گی۔ وہ دونوں ہرگز نہیں پہچانے جائیں گے۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ تو ہرگز نہیں کھائے گی۔ ہم ہرگز قید نہیں کیے جائیں گے۔ تو ہرگز نہیں چھوڑا جائے گا۔ وہ سب لکھتے ہیں۔ ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ وہ دونوں آئے۔ وہ سب گئیں۔ تم دونوں ہرگز نہیں روکے جاؤ گے۔ تو ہرگز نہیں ماری جائے گی۔ میں ہرگز دور نہیں کیا جاؤں گا۔ تم سب ہرگز نہیں مارے جاؤ گے۔ تم سب ہرگز نہیں ڈھونڈی جاؤ گی۔ وہ دونوں ہرگز نہیں پڑھیں گے۔ وہ دونوں ہرگز نہیں کھائیں گی۔ ہم ہرگز نہیں روکیں گے۔ تم سب ہرگز نہیں سمجھو گی۔ تم سب ہرگز نہیں بیٹھو گے۔ تم لوگ آرہے ہو۔ تو ایک (مؤنث) نے سمجھا۔ وہ نہیں لوٹی۔

درس(۱۰)

نفی جحد بہ "لَم" در فعل مضارع کا بیان

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بود، چوں خواہی کہ نفی جحد بلم (۱) بنائی لَمْ دراوّلِ فعلِ مضارع در آر، وایں را نفی جحد می گویند، ولَمْ در فعلِ مضارِع در پنج محل جزم کند، اگر در آخرِ اُو حرفِ علّت نباشد، واگر باشد ساقط گرداند (۲)۔ چوں (۳) لَمْ یَدْعُ وَلَمْ یَرْمِ وَلَمْ یَخْشَ ۔ وحرفِ علّت (۴) سِہ است: واو والف ویا کہ مجموعۂ وے وای باشد، وآں پنج محل ایں است: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، ودو کلمہ حکایتِ نفسِ متکلّم ۔ ودر ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند: چہار تثنیہ، ودو جمع مذکر غائب وحاضر، ویکے واحد مؤنث حاضر ۔ ودر دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند، وآں دو محل ایں است: جمع مؤنث غائب وحاضر ۔ ودر ہمہ کلمات عمل در معنی کند یعنی صیغۂ فعلِ مضارع را بمعنیٔ ماضِیِ منفی گرداند۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نفی نفی تاکید بہ "لَن" در فعلِ مستقبل تھی، جب آپ نفی جحد بہ "لَمْ" بنانا چاہیں تو "لَمْ" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں ۔ اس نفی کو نفی جحد "بلم" کہتے ہیں ۔

"لَمْ" فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اگر ان کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، اور اگر حرفِ علت ہو، تو اُس کو گرادیتا ہے، جیسے: لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِ ، لَمْ یَخْشَ حرفِ علّت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء جن کا مجموعہ "وائے" ہے ۔ اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم اور جمع متکلّم (جیسے: لَمْ یَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ ، لَمْ تَفْعَلَ ، لَمْ أَفْعَلْ ، لَمْ نَفْعَلْ) ۔ اور سات صیغوں سے " نونِ اعرابی "کو گرادیتا ہے: چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر (جیسے: لَمْ یَفْعَلَا ، لَمْ تَفْعَلَا ، لَمْ تَفْعَلَا ، لَمْ تَفْعَلَا ، لَمْ یَفْعَلُوا ، لَمْ تَفْعَلُوا ، لَمْ تَفْعَلِي) ۔ اور دو صیغوں کے لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتا ہے، اور وہ دو صیغے یہ ہیں: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر (جیسے: لَمْ یَفْعَلْنَ ، لَمْ تَفْعَلْنَ) اور تمام صیغوں کے معنی میں عمل کرتا ہے یعنی فعل مضارع کے صیغے کو ماضی منفی کے معنی کر دیتا ہے، (جیسے: لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اُس ایک مرد نے زمانۂ گزشتہ میں) ۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَمْ يَفْعَلْ (۵)	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
متکلّم	لَمْ أَفْعَلْ		لَمْ نَفْعَلْ

---

(۱) **نفی جحد:** جحد کا معنی ہے: جان بوجھ کر انکار کرنا۔ چوں کہ ماضی کا وقوع ثابت ہوتا ہے، لَمْ کے ذریعہ اس کے معنی کا انکار ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو "نفی جحد بلم" کہتے ہیں۔

(۲)۔ **ساقط گرداند:** لَمْ کا عمل یہ ہے کہ وہ پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، کے آخر میں اگر حرف علت (واو، الف، یا) نہ ہو تو جزم کرتا ہے، اور اگر حرف علت ہو تو اسے گرادیتا ہے۔ اور سات صیغوں (چار تثنیہ، دو جمع مذکر وغائب و حاضر، ایک واحد مؤنث حاضر) سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔ اور فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

(۳)۔ **چوں:** لَمْ يَدْعُ اصل میں يَدْعُوْ تھا۔ لَمْ يَرْمِ اصل میں يَرْمِيْ تھا اور لَمْ يَخْشَ سے يَخْشیٰ تھا۔ حرف لَمْ نے پہلی مثال میں واو، دوسری میں یا اور تیسری میں الف کو ساقط کر دیا۔

(۴)۔ **علّت:** علّت کا معنی بیماری ہے۔ اِن کو حروفِ علت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ الفاظ بیمار کے منھ سے نکلتے ہیں، یا اس لیے کہ یہ بیمار کی حالت کی طرح بدلتے ہیں، یا اس لیے کہ یہ بیمار کی طرح کمزور ہوتے ہیں، گرتے رہتے ہیں۔

(۵)۔ **لَمْ يَفْعَلْ:** اس ایک (مذکر) نے نہیں کیا۔ ان دو (مذکروں) نے نہیں کیا۔ ان سب (مذکروں) نے نہیں کیا۔ اس ایک (مؤنث) نے نہیں کیا۔ ان دو (مؤنثوں) نے نہیں کیا۔ ان سب (مؤنثوں) نے نہیں کیا۔ تو ایک (مذکر) نے نہیں کیا۔ تم دو (مذکروں) نے نہیں کیا)۔ تم سب (مذکروں) نے نہیں کیا۔ تو ایک (مؤنث) نے نہیں کیا۔ تم دو (مؤنثوں) نے نہیں کیا۔ تم سب (مؤنثوں) نے نہیں کیا۔ میں ایک (مذکر، یا مؤنث) نے نہیں کیا۔ ہم (دو مذکروں، یا مؤنثوں، یا ہم سب مذکروں، یا مؤنثوں) نے نہیں کیا۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَمْ يُفْعَلْ (ا)	لَمْ يُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَمْ تُفْعَلِي	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلْنَ
متکلّم	لَمْ أُفْعَلْ		لَمْ نُفْعَلْ

(ا)۔**لَمْ يُفْعَلْ:** وہ ایک (مذکر) نہیں کیا گیا۔ وہ دو (مذکر) نہیں کیے گئے۔ وہ سب (مذکر) نہیں کیے گئے۔ وہ ایک (مؤنث) نہیں کی گئی۔ وہ دو (مؤنثیں) نہیں کی گئیں۔ وہ سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں۔ تو ایک (مذکر) نہیں کیا گیا۔ تم دو (مذکر) نہیں کیے گئے۔ تم سب (مذکر) نہیں کیے گئے۔ تو ایک (مؤنث) نہیں کی گئی۔ تم دو (مؤنثیں) نہیں کی گئیں۔ تم سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں۔ میں نہیں کیا گیا/ میں نہیں کی گئی۔ ہم دو، یا ہم سب (مذکر) نہیں کیے گئے/ ہم دو، یا ہم سب (مؤنثیں) نہیں کی گئیں۔

سوالات

(۱)۔ "لَم" جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲)۔لَمْ يَرْقُدْ (وہ نہیں سویا) لَمْ يَطْبَخْ (اس ایک مذکر نے نہیں پکایا)۔لَمْ يَشْهَدْ (اس ایک مذکر نے گواہی نہیں دی)۔ ان تینوں سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف کی پوری گردان سنائیے۔ اور معنی بھی بتائیے۔

(۳)۔لَمْ يُبْعَثْ: (وہ نہیں بھیجا گیا) لَمْ يُحْبَسْ (وہ قید نہیں کیا گیا) لَمْ يُرْزَقْ (اس ایک مذکر کو روزی نہیں دی گئی)۔ ان تینوں سے نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول کی پوری گردان سنائیے۔ اور معنی بھی بتائیے۔

(۴)۔افعال،صیغے اور معانی بتائیے۔

لَمْ يَرْقُدْنَ .لَمْ تَطْبَخْنَ .لَمْ تُبْعَثِي .لَمْ تُرْزَقُوا.لَمْ يُحْبَسُوا.لَمْ تَشْهَدَا .لَمْ أُبْعَثَ .لَمْ يَرْقُدْ .لَمْ تُرْزَقَا .لَمْ نَشْهَدْ .لَمْ تُحْبَسْ.لَمْ تَطْبَخِي .لَن تُمْنَعَا .لَا تَنْظُرُوْنَ .لَا اَقْتُلُ .فَتَحْنَا .يَرْجِعَانِ .مَا ذَهَبُوا .لَا يَطْلُبُ .مَا عَلِمْتَ .غُفِرْتُنَّ .قَرَأتَ .كَتَبْنَا .لَمْ يُضْرَبْنَ .لَن تَشْرَبَ .لَمْ تُمْدَحْ .مَا نُصِرْتِ .لَنْ تَبْلُغَ .

(٦)۔ان جملوں کی عربی بنائیے:(ماضی منفی کی جگہ نفی جحد بہ لم کا استعمال کیجیے)۔

میں نہیں بھیجا گیا۔تو نہیں سوئی۔تم سب (مؤنثوں) نے نہیں پکایا۔ان دو(مذکروں)کو قید نہیں کیا گیا۔ہم سب نے گواہی نہیں دی۔ان سب (مؤنثوں)کو روزی نہیں دی گئی۔ان سب (مذکروں)کو قتل نہیں کیا گیا۔تم سب(مذکروں)نے نہیں کھایا۔میں نے نہیں پیا۔وہ نہیں پہچانی گئی۔تو نہیں مارا گیا۔وہ دونوں نہیں گئیں۔تم دو(مؤنثوں)نے نہیں سنا۔وہ دونوں نہیں پہچانی گئیں۔وہ ہرگز نہیں ڈھونڈا جائے گا۔تم دونوں ہرگز نہیں بھیجے جاؤگے۔ہم ہرگز دور نہیں ہوں گے۔وہ قریب ہوگا۔تو دور ہوگا۔وہ دونوں چھوڑی جائیں گی۔تم سب پہچانے جاؤگے۔وہ نہیں کھائے گی۔تو نہیں اٹھائی جائے گی۔تم دونوں نہیں پڑھوگے۔تم سب قید نہیں کی جاؤگی۔وہ سب ہرگز نہیں لکھیں گی۔تم دونوں ہرگز نہیں بھیجی جاؤگی۔وہ دونوں ہرگز نہیں بیٹھیں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۱)

فعل مضارع بالام تاکید ونون تاکید کا بیان

فصل۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل بود،چوں خواہی کہ لام تاکید (۱)بنون تاکید بناکنی ،لام تاکید دراوّلِ مستقبل درآر،ونونِ تاکید درآخرِاُو زیادہ کن ۔ولام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد،ونونِ تاکید دونون است(۲):یکے نونِ ثقیلہ،دوم نونِ خفیفہ۔ونونِ ثقیلہ نونِ مشدّد را گویند،ونونِ خفیفہ نونِ ساکن را گویند۔ونونِ ثقیلہ در چہاردہ کلمہ درآید،ونونِ خفیفہ در ہشت کلمہ (۳)درآید۔وماقبل نونِ ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد وآں پنج محل ایں است :واحد مذکر غائب،وواحد مؤنث غائب،وواحد مذکر حاضر،ودوصیغہ حکایتِ نفسِ متکلّم۔ودر شش محل ماقبلِ نونِ ثقیلہ الف باشد:چہار تثنیہ،ودوجمع مؤنث غائب وحاضر،ودریں دومحل

(۴) الف فاصل درآید، ودر جمع مذکر غائب وحاضر واو دور کردہ شود وماقبل اُو ضمہ گزاشتہ شود تادلالت کند بر حذفِ واو، واز صیغۂ واحد حاضر یا دور کردہ شود ماقبل اُو کسرہ گزاشتہ آید تادلالت کند بر حذفِ یا (۵)۔ ونون ثقیلہ در شش محل مکسور باشد، وآں شش محل ہماں است کہ دراں الف درمی آید، ودر باقی ہشت محل مفتوح۔ ونون خفیفہ (۶) در محلے کہ الف باشد در نیاید، ودر باقی محل بیاید۔ ونون اعرابی بانون تاکید جمع نہ شود (۷)۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نفی جحد بہ "لَم" تھی، جب آپ لام تاکید بانون تاکید بنانا چاہیں، تو "لام تاکید" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں اور "نون تاکید" اس کے آخر میں زیادہ کر دیں۔

"لام تاکید" ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور "نون تاکید" دو نون ہیں: ایک نونِ ثقیلہ اور دوسرا نون خفیفہ۔ نونِ ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہیں اور نون خفیفہ نونِ ساکن کو کہتے ہیں۔

نونِ ثقیلہ چودہ صیغوں میں آتا ہے اور نونِ خفیفہ آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ نونِ ثقیلہ کا ماقبل پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم اور جمع متکلّم (جیسے: لَيَفعَلَنَّ ، لَتَفْعَلَنَّ ، لَتَفْعَلَنَّ ، لَاَفْعَلَنَّ ، لَنَفْعَلَنَّ) اور چھ صیغوں میں نونِ ثقیلہ کا ماقبل الف ہوتا ہے: چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث وغائب وحاضر (جیسے: لَيَفْعَلَانِّ ، لَتَفْعَلَانِّ ، لَتَفْعَلَانِّ ، لَتَفْعَلَانِّ، لَيَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ،) اور ان دو صیغوں (یعنی جمع مؤنث وغائب وحاضر) میں "الفِ فاصل آتا ہے۔

اور جمع مذکر وغائب وحاضر میں واوٗ کو دور کر دیا جاتا ہے اور اس کے ماقبل ضمہ باقی رکھا جاتا ہے تاکہ واوٗ کے حذف پر دلالت کرے (جیسے لَيَفْعَلُنَّ ، لَتَفْعَلُنَّ) اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یا کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے ماقبل کسرہ باقی رکھا جاتا ہے تاکہ یاء کے حذف پر دلالت کرے۔ (جیسے لَتَفْعَلِنَّ)۔

اور نونِ ثقیلہ چھ صیغوں میں مکسور ہوتا ہے اور وہ چھ صیغے وہی ہیں جن میں الف آتا ہے اور باقی آٹھ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

اور نونِ خفیفہ ان صیغوں میں نہیں آتا جن میں الف ہوتا ہے ، باقی صیغوں میں آتا ہے اور نونِ اعرابی نونِ تاکید کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

---

(۱)۔**لام تاکید:** لام تاکید فعل مضارع میں تاکید کا معنی دیتا ہے اور حال کے معنی سے خالی ہوتا ہے ، کیوں کہ نونِ تاکید معنیٔ استقبال پیدا کرتا ہے ، اب اگر لام تاکید میں معنیٔ حال باقی رہے تو بیک وقت دونوں زمانوں کا اعتبار کرنا ہوگا جو ممکن نہیں ہے ۔ فعل مضارع جب خبر محض ہو اور اس میں طلب کا معنی نہ ہو تو اس وقت لام تاکید اور نون تاکید دونوں ایک ساتھ آتے ہیں، لیکن جب اس میں طلب کا معنی ہو، جیسے امر، نہی اور استفہام تو صرف نون تاکید آتا ہے ۔

(۲)۔**دو نون است:** کوفیوں کے نزدیک نونِ ثقیلہ اصل ہے اور نونِ خفیفہ اس کی فرع ہے ۔ اور بصریوں کے نزدیک دونوں اصل ہیں ۔ غالبًا اسی اختلاف کی بنیاد پر بعض حضرات کہتے ہیں کہ نونِ ثقیلہ میں تاکید زیادہ ہوتی ہے اور خفیفہ میں کم ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک دونوں میں تاکید کا معنی یکساں ہوتا ہے

(۳)۔**درهشت کلمه:** وہ آٹھ کلمے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب ، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلّم اور جمع متکلّم ۔

(۴)۔**دریں دو محل:** ان دو صیغوں میں یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل لاتے ہیں ، کیوں کہ تین زائد نون کا جمع ہونا ناپسند ہے ۔ ہاں! لَیَکُوْنَنَّ میں تین نون جمع ہیں، لیکن ان میں پہلا نون اصلی ہے ، زائد نہیں ہے ۔

(۵)۔فعل مستقبل میں نونِ ثقیلہ سے پہلے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلّم ، جمع متکلّم) میں فتحہ ہوگا ۔ اور سات صیغوں (چار تثنیہ ، دو جمع مذکر غائب و حاضر، ایک واحد مؤنث حاضر) سے نون اعرابی گر جائے گا اور اس سے پہلے والے حرف کا ضمہ باقی رہے گا تاکہ معلوم ہو کہ یہاں سے واو حذف ہے اور واحد مؤنث حاضر سے یا گر جائے گی اور اس سے پہلے والے حرف کا کسرہ باقی رہے گا تاکہ معلوم ہو کہ یہاں سے یا حذف ہے ۔

(۶)۔**نون خفیفه:** نونِ خفیفہ چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث وغائب وحاضر کے صیغوں میں نہیں آتا ہے ، کیوں کہ ان میں الف ساکن ہے ، اب اگر نون ساکن بھی آئے تو دو ساکن جمع ہوجائیں گے اور یہ درست نہیں ہے ۔

(۷)۔**جمع نه شود:** اس لیے کہ نونِ اعرابی فعل مضارع معرب میں آتا ہے اور جب نون تاکید فعلِ مضارع کے ساتھ ہو تو فعل مضارع مبنی ہوتا ہے ۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيَفْعَلَنَّ (۱)	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
مذکر حاضر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلّم	لَأَفْعَلَنَّ		لَنَفْعَلَنَّ

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيُفْعَلَنَّ (۲)	لَيُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلْنَانِّ
مذکر حاضر	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَتُفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ
متکلّم	لَأُفْعَلَنَّ		لَنُفْعَلَنَّ

(۱)۔ **لَيَفْعَلَنَّ**: وہ ضرور کرے گا۔ وہ دونوں ضرور کریں گے۔ وہ سب ضرور کریں گے۔ وہ ضرور کرے گی۔ وہ دونوں ضرور کریں گی۔ وہ سب ضرور کریں گی۔ تو ضرور کرے گا۔ تم دونوں ضرور کروگے۔ تم سب ضرور کروگے۔ تو ضرور کرے گی۔ تم دونوں ضرور کروگی۔ تم سب ضرور کروگی۔ میں ضرور کروں گا/ میں ضرور کروں گی۔ ہم ضرور کریں گے/ ہم ضرور کریں گی۔

(۲)۔ **لَيُفْعَلَنَّ**: وہ ضرور کیا جائے گا۔ وہ دونوں ضرور کیے جائیں گے۔ وہ سب ضرور کیے جائیں گے۔ وہ ضرور کی جائے گی۔ وہ دونوں ضرور کی جائیں گی۔ وہ سب ضرور کی جائیں گی۔ تو ضرور کیا جائے

گا۔تم دونوں ضرور کیے جاؤ گے ۔تم سب ضرور کیے جاؤ گے ۔توضرور کی جائے گی۔تم دونوں ضرور کی جاؤگی ۔تم سب ضرور کی جاؤ گی۔میں ضرور کیا جاؤں گا رمیں ضرور کی جاؤں گی۔ہم ضرور کیے جائیں گے رہم ضرور کی جائیں گی۔

بحث لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيَفْعَلَنْ	×	لَيَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَتَفْعَلَنْ	×	×
مذکر حاضر	لَتَفْعَلَنْ	×	لَتَفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَتَفْعَلِنْ	×	×
متکلّم	لَأَفْعَلَنْ		لَنَفْعَلَنْ

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيُفْعَلَنْ	×	لَيُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَتُفْعَلَنْ	×	×
مذکر حاضر	لَتُفْعَلَنْ	×	لَتُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَتُفْعَلِنْ	×	×
متکلّم	لَأُفْعَلَنْ		لَنُفْعَلَنْ

(ا)۔**لَيَفْعَلَنْ**:وہ ضرور کرے گا۔وہ سب ضرور کریں گے ۔وہ ضرور کرے گی۔توضرور کرے گا۔تم سب ضرور کروگے ۔توضرور کرے گی۔میں ضرور کروں گا رمیں ضرور کروں گی۔ہم ضرور کریں گے رہم ضرور کریں گی۔

(۲)۔لَیُفْعَلُنْ: وہ ضرور کیا جائے گا۔وہ سب ضرور کیے جائیں گے وہ ضرور کی جائے گی۔تو ضرور کیا جائے گا۔تم سب ضرور کیے جاؤ گے۔تو ضرور کی جائے گی۔میں ضرور کیا جاؤں گا ر میں ضرور کی جاؤں گی ۔ہم ضرور کیے جائیں گے ر ہم ضرور کی جائیں گی۔

سوالات

(۱)۔لَیَکْذِبَنْ (وہ ضرور جھوٹ بولے گا)۔لَیَلْبَسَنْ (وہ ضرور پہنے گا) لَیَلْمُسَنْ (وہ ضرور چھوئے گا)۔ان تینوں سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ در فعل مستقبل معروف کی پوری گردان سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے۔

(۲)۔لَیُنْشَرَنْ (وہ ضرور پھیلایا جائے) لَیُسْئَلَنْ (اس سے ضرور پوچھا جائے گا) لَیُلْدَغَنْ (وہ ضرور ڈسا جائے گا)۔ان تینوں سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ در فعل مستقبل مجہول کی پوری گردان سنائیے اور معنی بھی بتائیے۔

(۳)افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

لَتُسْئَلُنَّ .لَأَلْبَسَنَّ .لَتُلْدَغَنَّ .لَيُنْشَرَنَّ .لَنَلْمُسَنَّ .لَتَذْهَبْنَانِّ .لَتُرْزَقَانِّ . لَتَطْبَخِنَّ .لَتُبْعَثْنْ .لَنَدْفَعَنْ .لَيَقْرَأَنْ .لَيَكْتُبُنْ .لَيُقْتَلْنَانِّ .لَيُضْرَبَانِّ .لَتُعْرِفُنْ .لَتَأْكُلَنْ . لَتَتْوُكَانِّ .لَتَنْزِلِنْ .لَيُمْنَعَنْ .لَيَجْلِسْنَانِّ .مَا دَخَلُوا .يَعْلَمُوْنَ .لَن يَّفْهَمْنَ .لَمْ تَرْجِعْنَ .اَكَلْتُنَّ .بُعِثْتِ .لَا تَكْتُبِيْنَ .لَتَقْرُبُنْ .لَنُرْزَقَنَّ .لَأُطْلَبَنْ .لَمْ يَنْظُرُوا .لَن يَّرْقُدَا .حَفِظْتُمَا .مَا عَلِمْتُمْ .

(۴)ان جملوں کی عربی بنائیے۔

وہ سب ضرور پہنیں گے ۔تو ضرور جائے گی ۔تم سب ضرور قتل کی جاؤگی ۔وہ ہرگز نہیں پڑھے گا۔وہ دونوں ہرگز نہیں لکھیں گے ۔تو ضرور قید کیا جائے گا۔وہ دونوں ضرور قتل کیا جائیں گی ۔تم سب ضرور ڈسے جاؤ گے ۔تم دونوں ضرور پہنو گے ۔تم دونوں ضرور بھیجی جاؤگی ۔وہ سب ضرور لوٹیں گے ۔میں ضرور سوؤں گا۔ہم ہرگز نہیں روکی جائیں گی ۔میں ہرگز نہیں پڑھوں گی ۔ہم ضرور مارے جائیں گے ۔ان سب (مؤنثوں) نے مدد کی ۔ہم سب خاموش ہوئے ۔اس ایک (مؤنث) نے حفاظت نہیں کی ۔میں ظلم نہیں کروں گی۔وہ سب بیٹھتے ہیں۔تم دو (مؤنثوں) کی تعریف کی جائے گی۔وہ دونوں قتل نہیں کی جائیں گی ۔تو ہرگز نہیں نکلے گی ۔تو ضرور کاٹے گا۔وہ ہرگز نہیں قتل کیا جائے گا۔میں ضرور پڑھوں گا۔وہ دونوں نہیں بھیجے گیے۔وہ سب ضرور آئیں گی۔تم سب (مذکروں) نے نہیں سمجھا۔تم دونوں ہرگز مدد نہیں کرو گے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۲)

فعل امر کا بیان

فصل ۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحثِ فعل مستقبل بانون ثقیلہ وخفیفہ بود، چوں خواہی کہ امر(۱) بناکنی ، امر گرفتہ می شود از فعلِ مضارع ، غائب از غائب ، حاضر از حاضر ، متکلّم از متکلّم، معروف از معروف، مجہول از مجہول۔

چوں خواہی کہ امر حاضر معروف بناکنی ، علامتِ مضارِع راحذف کن، بعدہٗ بنگر کہ متحرک می ماند یا ساکن ، اگر متحرک می ماند آخر راساکن کُن اگر حرف علت نباشد۔ چوں از تَعِدُ عِدْ واز تَضَعُ ضَعْ ، (۲)واگر باشد ساقط شود۔ چوں از تَقِي قِ (۳)۔

واگر ساکن می ماند نظر کُن در عین کلمہ ، اگر عین کلمہ مکسور باشد یا مفتوح، ہمزۂ وصل در اوّلِ اودر آر وآخر راساکن کُن اگر حرف علت نباشد۔ چوں از تَسْمَعُ اِسْمَعْ (۴)واز تَضْرِبُ اِضْرِبْ ، واگر باشد ساقط شود۔ چوں از تَرْمِي اِرْمِ (۵)واز تَخْشٰی اِخْشَ ۔ واگر عین کلمہ مَضموم باشد ہمزۂ وصل مضموم در اوّلِ اودر آر ، وآخر راساکن کُن اگر حرفِ علّت نباشد۔ چوں از تَنْصُرُ اُنْصُر (۶)۔ واگر باشد ساقط شود۔ چوں از تَدْعُوْ اُدْعُ (۷) ۔

چوں خواہی کہ امر حاضر مجہول وامر غائب معروف یا مجہول بناکنی لامِ امر مکسور دراوّلِ اودر آر، وآخرِ اُو جزم کن اگر حرفِ علت نباشد، واگر باشد ساقط شود۔ چوں لِيَدْعُ (۸)وَلِيَرْمِ وَلِيَخْشَ ۔ ونونِ تاکید چناں چہ در مضارع می آید، ودر امر نیز می آید، ودر امر نون اعرابی ہم ساقط شود۔

ترجمہ: یہ تمام جوکچھ بیان کیا گیا بحث فعل مستقبل بانون ثقیلہ وخفیفہ تھی، جب آپ امر بنانا چاہیں ، تو امر بنایا جاتا ہے فعلِ مضارع سے ، غائب غائب سے، حاضر حاضر سے، متکلّم متکلّم سے، معروف معروف سے، مجہول مجہول سے ۔

امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ

جب آپ امر حاضر معروف بنانا چاہیں، توعلامتِ مضارع کو حذف کردیں، اس کے بعد دیکھیں (علامتِ مضارع کا مابعد) متحرک رہتا ہے یا ساکن، اگر متحرک رہتا ہے توآخری

حرف کو ساکن کر دیں، اگر وہ حرفِ علت نہ ہو، جیسے: تَعِدُ سے عِدْ اور تَضَعُ سے ضَعْ، اور اگر حرفِ علت ہو، تو وہ حذف ہو جائے گا، جیسے: تَقِي سے قِ۔

اور اگر ساکن رہتا ہے تو عین کلمہ کو دیکھیں: اگر عین کلمہ مکسور یا یا مفتوح ہو تو ہمزۂ مکسور اُس کے شروع میں لے آئیں اور آخری حرف کو ساکن کر دیں اگر وہ حرفِ علت نہ ہو جیسے: تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اضْرِبْ اور اگر حرفِ علت ہو تو وہ حذف ہو جائے گا، جیسے: تَرْمِي سے اِرْمِ اور تَخْشي سے اِخْشَ۔ اور عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم اُس کے شروع میں لے آئیں، اور آخری حرف کو ساکن کر دیں اگر وہ حرفِ علت نہ ہو جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُر اور اگر حرِ علّت ہو تو وہ حذف ہو جائے گا جیسے: تَدْعُوْ سے اُدْعُ

امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف و مجہول بنانے کا قاعدہ

جب آپ امر حاضر مجہول یا امر غائب معروف و مجہول بنانا چاہیں تو "لامِ امر" مکسور اس کے شروع میں لے آئیں اور اس کے آخری حرف کو جزم دیدیں اگر وہ حرف علت نہ ہو اور اگر حرف علت ہو تو وہ حذف جائے گا۔ جیسے: لِيَدْعُ لِيَرْمِ لِيَخْشَ۔ اور نون تاکید جس طرح مضارع میں آتا ہے اسی طرح امر میں بھی آتا ہے اور امر میں نون اعرابی بھی حذف ہو جاتا ہے۔

(ا)۔ **امر:** فعلِ امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔ جیسے اِذْهَبْ (تو جا) **بنانے کا طریقہ:** فعل امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو گرادیں اور آخر میں ساکن کر دیں، اگر حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ، اور تَضَعُ سے ضَعْ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرادیں۔ جیسے تَقِي سے قِ۔ یہ اس وقت ہے جب کہ علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہو۔ اور اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل لائیں۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم لائیں، ورنہ مکسور، جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُر۔ تَضْرِبْ سے اِضْرِب۔ تَسْمَعُ سے اِسْمَع۔ اسی طرح تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ تَرْمِيْ سے اِرْمِ تَخْشي سے اِخْشي

اور امر حاضر مجہول وامر غائب ومتکلّم معروف ومجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لام امر فعل مضارع کے شروع میں لائیں اور آخر حرف کو ساکن کردیں اگر وہ حرف علت نہ ہو۔ جیسے لِتُفْعَلْ . لِيَفْعَلْ . لِأَفْعَلْ . لِيُفْعَلْ . لِأُفْعَلْ ۔اوراگرحرف علت ہو تو اسے گرادیں جیسے لِتُدْعَ ۔لِيَدْعُ . لِيَرْمِ . لِيَخْشَ . لِيُدْعَ . لِيُرْمَ . لِيُخْشَ . وغیرہ۔یہ یادرہے کہ امر کا جو صیغہ بنانا ہو مضارع کا وہی صیغہ لے کر اسے امر بنائیں۔

(۲)۔ضَعْ : تَعِدُ اور تَضَعُ سے علامت مضارع "تا" کوحذف کیا،اسکے بعد حرف متحرک ہے اس لیے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں ہوئی، پھر آخر کو ساکن کردیا عِدْ اور ضَعْ امر بن گئے۔

(۳)۔قِ: تَقِي سے علامتِ مضارع "تا" کوحذف کیااور آخر سے حرف علت "یا" کوگرادیا قِ فعل امر بن گیا

(۴)۔اِسْمَعْ : تَسْمَعُ اور تَضْرِبُ سے علامت مضارع "تا" کوحذف کیا،اب شروع میں ساکن رہ گیاتو عین کلمہ کودیکھا کہ پہلے میں مفتوح اور دوسرے میں مکسور ہے تو ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لے آئے اور آخر میں حرف علت نہ ہونے کی وجہ سے ساکن کیا،اِسْمَعْ اوراِضْرِبْ امر بن گئے۔

(۵)۔اِرْمِ :تَرْمِيْ :اور تَخْشیَ سے علامتِ مضارع "تا" کوحذف کیا،اب شروع میں ساکن رہ گیاتوعین کلمہ کودیکھاکہ پہلے میں مکسور اور دوسرے میں مفتوح ہے توہمزۂ وصل مکسور شروع میں لے آئے اور آخر سے حرف علت "یا" اور "الف" کوگرادیااِرْمِ اوراِخْشَ امر بن گئے۔

(۶)۔اُنْصُرْ :تَنْصُرُ سے علامتِ مضارع کوحذف کیا،اب شروع میں ساکن ہونے کی وجہ سے عین کلمہ کو دیکھا،وہ مضموم تھاتو ہمزۂ وصل مضموم شروع میں لے آئے اور آخر میں حرفِ علت نہ ہونے کی وجہ سے ساکن کردیااُنْصُرْ امر بن گیا۔

(۷)۔اُدْعُ:تَدْعُوْ میں سارا عمل تَنْصُرُ کی طرح سے ہوا،لیکن اس کے آخر میں حرف علت "واو" تھااس لیے اس کوگرادیا،اُدْعُ ہوگیا،

(۸)۔لِيَدْعُ :لِيَدْعُ،لِيَرْمِ،لِيَخْشَ اصل میں لِيَدْعُوْ لِيَرْمِيْ ،لِيَخْشیٰ تھے۔لام امرکی وجہ سے ان کے آخر سے حروفِ علت واو، یا،الف،ساقط ہوگئے۔

بحث امر حاضر معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلْ تو ایک(مذکر)کر	اِفْعَلَا تم دو(مذکر)کرو	اِفْعلُوا تم سب(مذکر)کرو

مؤنث حاضر	اِفْعَلِي تو ایک (مؤنث) کر	اِفْعَلَا تم دو (مؤنثیں) کرو	اِفْعَلْنَ تم سب (مؤنثیں) کرو

بحث امر غائب ومتکلّم معروف

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِيَفْعَلْ وہ ایک (مذکر) کرے	لِيَفْعَلَا وہ دو (مذکر) کریں	لِيَفْعَلُوا وہ سب (مذکر) کریں
مؤنث غائب	لِتَفْعَلْ وہ ایک (مؤنث) کرے	لِتَفْعَلَا وہ دو (مؤنثیں) کریں	لِيَفْعَلْنَ سب (مؤنثیں) کریں
متکلّم	لِأَفْعَلْ میں ایک (مذکر، یامؤنث) کروں		لِنَفْعَلْ ہم دو (مذکر، یاسب مذکر/، دو مؤنثیں، یاسب مؤنثیں) کریں

بحث امر مجہول (۱)

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِيُفْعَلْ وہ کیا جائے	لِيُفْعَلَا وہ دو کیے جائیں	لِيُفْعَلُوا وہ سب کیے جائیں
مؤنث غائب	لِتُفْعَلْ وہ کی جائے	لِتُفْعَلَا وہ دو کی جائیں	لِيُفْعَلْنَ وہ سب کی جائیں
مذکر حاضر	لِتُفْعَلْ تو کیا جائے	لِتُفْعَلَا تم دو کیے جاؤ	لِتُفْعَلُوا تم سب کیے جاؤ
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِي تو کی جائے	لِتُفْعَلَا تم دو کی جاؤ	لِتُفْعَلْنَ تم سب کی جاؤ

متکلّم	لِأُفْعَلْ میں کیا جاؤں ر میں کی جاؤں	لِنُفْعَلْ ہم دو یا ہم سب کیے جائیں ر ہم دو یا ہم سب کی جائیں

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلَنَّ (۲)	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلْنَانِّ

بحث امر غائب و متکلّم معروف بانون ثقیلہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلَنَّ (۳)	لِیَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلْنَانِّ
متکلّم	لِأَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	

(۱)۔ میزان الصرف کے پرانے نسخوں میں امر حاضر مجہول اور امر غائب مجہول کی گردانیں الگ الگ دی گئی ہیں۔ اس نسخہ میں طلبہ کی آسانی کے لیے پوری گردان ایک ساتھ دے دی گئی ہے۔ کیوں کہ لام امر، مجہول کے سبھی صیغوں میں آنے کی وجہ سے سب صیغے یکساں ہو جاتے ہیں۔

(۲)۔ **اِفْعَلَنَّ**: تو ایک (مذکر) ضرور کر۔ تم دو (مذکر) ضرور کرو۔ تم سب (مذکر) ضرور کرو۔ تو ایک (مؤنث) ضرور کر۔ تم دو (مؤنثیں) ضرور کرو۔ تم سب (مؤنثیں) ضرور کرو۔

(۳)۔ **لِیَفْعَلَنَّ**: وہ ایک (مذکر) ضرور کرے۔ وہ دو (مذکر) ضرور کریں۔ وہ سب (مذکر) ضرور کریں۔ وہ ایک (مؤث) ضرور کرے۔ وہ دو (مؤنثیں) ضرور کریں۔ وہ سب (مؤنثیں) ضرور کریں۔ میں ایک (مذکر، یا مؤنث) ضرور کروں۔ ہم دو، یا ہم سب (مذکر، یا مؤنث) ضرور کریں۔

بحث امر مجہول بانون ثقیلہ (۱)

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیُفْعَلَنَّ (۲)	لِیُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلْنَانِّ
مذکر حاضر	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلْنَانِّ
متکلم	لِأُفْعَلَنَّ		لِنُفْعَلَنَّ

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلَنْ (۳)	×	اِفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	اِفْعَلِنْ	×	×

بحث امر غائب ومتکلّم معروف بانون خفیفہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلَنْ (۴)	×	لِیَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لِتَفْعَلَنْ	×	×
متکلّم	لِأَفْعَلَنْ		لِنَفْعَلَنْ

---

(۱)۔میزان الصرف کے پہلے نسخوں میں امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ اور امر غائب مجہول بانون ثقیلہ کی گردانیں الگ الگ ہیں، طلبہ کی آسانی کے لیے اس نسخہ میں دونوں ایک ساتھ دے دی گئی ہیں۔

(۲)۔**لِیُفْعَلَنَّ**:وہ ضرور کیا جائے۔وہ دو ضرور کیے جائیں۔وہ سب ضرور کیے جائیں۔وہ ضرور کی جائے۔وہ دو ضرور کی جائیں۔وہ سب ضرور کی جائیں۔تو ضرور کیا جائے۔تم دو ضرور کیے جاؤ۔تم سب

ضرور کیے جاؤ۔ تو ضرور کی جائے۔ تم دو ضرور کی جاؤ۔ تم سب ضرور کی جاؤ۔ میں ضرور کیا جاؤں / میں ضرور کی جاؤں۔ ہم دو، یا ہم سب ضرور کیے جائیں / ہم دو، یا ہم سب ضرور کی جائیں۔

(۳) اِفْعَلَنْ: تو ایک (مذکر) ضرور کر۔ تم سب (مذکر) ضرور کرو۔ تو ایک (مؤنث) ضرور کر۔

(۴) لِیَفْعَلَنْ: وہ ایک (مذکر) ضرور کرے۔ وہ سب (مذکر) ضرور کریں۔ وہ ایک (مؤنث) ضرور کرے۔ میں ایک (مذکر، یا مؤنث) ضرور کروں۔ ہم دو، یا سب (مذکر، یا مؤنث) ضرور کریں۔

بحث امر مجہول بانون خفیفہ (۱)

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیُفْعَلَنْ (۲)	×	لِیُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لِتُفْعَلَنْ	×	×
مذکر حاضر	لِتُفْعَلَنْ	×	لِتُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِنْ	×	×
متکلّم	لِأُفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ	

(۱) میزان الصرف کے پرانے نسخوں میں امر حاضر مجہول بانون خفیفہ اور امر غائب مجہول بانون خفیفہ کی گردانیں الگ الگ تھیں۔ طلبہ کی آسانی کے لیے اس نسخہ میں پوری گردان ایک ساتھ دے دی گئی ہے۔

(۲) لِیُفْعَلَنْ: وہ ضرور کیا جائے۔ وہ سب ضرور کیے جائیں۔ وہ ضرور کی جائے۔ تو ضرور کیا جائے۔ تم سب ضرور کیے جاؤ۔ تو ضرور کی جائے۔ میں ضرور کیا جاؤں / میں ضرور کی جاؤں ۔ ہم دو، یا ہم سب ضرور کیے جائیں / ہم دو، یا ہم سب ضرور کی جائیں۔

سوالات

(۱)۔ امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۲)۔ امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف ومجہول بنانے کا قاعدہ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۳)۔ یَرْجِعُ. یَخْرُجُ. یَفْهَمُ. ان تینوں سے فعل امر معروف، فعل امر معروف بانون ثقیلہ اور فعل امر معروف بانون خفیفہ کی گردانیں سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے۔

(۴)۔يَقْتُلُ .يَبْعَثُ .يَكْسِرُ .ان تینوں فعل سے فعل امر مجہول، فعل امر مجہول بانون ثقیلہ اور فعل امر مجہول بانون خفیفہ کی گردانیں سنائیے اور ترجمہ بھی کیجیے۔

(۵)۔افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

اِرْكَبِيْ.لِنُبْعَثْ.لِيُقْتَلَنَّ.لِيَكْسِرَنْ.لِيُقْطَعُنْ.اُبْعُدُوا.اِذْهَبْنَ. لِأُنْظَرُ. لِتُلْدَغَنْ .اِجْلِسَنْ .لِيُمْدَحَانِّ.لِتُرْزَقْنَ.اِحْمِلَا.لِتُنْظَرُنْ.اِشْرَبِنَّ.لِيَخْرُجَانِّ .لِنُغْفَرَنْ . لِأَقْرَأَنَ .اِشْهَدْ . لِتُنْصَرَ.لِيَطْبَخْنَانِّ.لِتُضْرَبْنَانِّ.لِيَكْتُبُنَّ.لَمْ تَاكُلِيْ .لَنْ يَصْبِرُوا . مَاقَطَعْنَ.مُنِعْتِ.لَا يَذْهَبْنَ.لَا تُعْرَفِيْنَ.مَاقُتِلْنَا.دَخَلْتُ .لَمْ يَلْبِسُوا.لَا تَفْهَمْنَ .نَرْجِعُ.اِحْفَظْنَانِ.

(۶)۔ان جملوں کی عربی بناؤ۔

تو ایک (مذکر)سوار ہو۔وہ سب (مؤنث)ضرور یاد کریں۔وہ ایک (مذکر)ضرور بھیجا جائے۔تو زخمی کی جائے۔تم دو (مذکر)لکھو۔وہ دو (مؤنثیں) پڑھیں۔میں ضرور نکلوں۔وہ ایک (مذکر)ضرور بیٹھے۔وہ دونوں روکی جائیں۔تم دونوں ضرور بھیجے جاؤ۔وہ سب قتل کیے جائیں۔تم سب ضرور زخمی جاؤ۔تم سب (مذکر)صبر کرو۔وہ دو (مذکر)ضرور آئیں۔میں قید کی جاؤں۔تم دو (مؤنثیں)ضرور جاؤ۔وہ سب (مذکر)بیٹھیں۔وہ ایک (مؤنث)ضرور کھائے۔وہ دونوں روکے جائیں۔وہ ضرور زخمی جائے۔تو ایک (مؤنث)توڑ۔تم سب (مؤنثیں)ضرور بیٹھو۔وہ سب دیکھی جائیں۔تم سب ضرور ڈسے جاؤ۔ہم ہرگز نہیں بیٹھیں گی۔تو ضرور جائے گی۔وہ دور ہوتا ہے۔ہم کاٹتے ہیں۔وہ کھاتی ہیں۔وہ دونوں نہیں بھیجی جائیں گی۔تو ایک (مؤنث) نے لکھا۔اس ایک (مؤنث) نے نہیں پڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۳)
فعل نہی کا بیان

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث امر بود، چوں خواہی کہ نھی (۱) بناکنی ، پس لائے نہی در اوّلِ فعلِ مستقبل در آر۔ ولائے نہی در آخرِ اُو در پنج محل (۳) جزم کند مثل لَمْ اگر در آخرِ اُو حرفِ علت نباشد، واگر باشد ساقط گرداند۔ چوں لَا تَدْعُ. لَا تَرْمِيْ. لَا تَخْشَ . واز ہفت محل (۳) نون اعرابی راہم دور نماید، ودر دو محل (۴) در لفظ ہیچ عمل نکند۔ ونون تاکید چناں چہ در مضارع می آید ، ہم براں طریق (۵) در نہی می آید۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا امر کی بحث تھی، جب آپ نہی بنانا چاہیں، تو "لائے نہی ،فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔
"لائے نہی""لم" کی طرح فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخری حرف کو جزم دیتا ہے ،اگر اُس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو(جیسے: لَا تَفْعَلْ)اور اگر حرفِ علت ہو، تو اُس کو گرادیتا ہے جیسے: لَا تَدْعُ. لَا تَرْمِ. لَا تَخْشَ۔اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو بھی گرادیتا ہے (جیسے: لَا يَفْعَلَا، لَا تَفْعَلَا. لَا تَفْعَلَا، لَاتَفْعَلَا .لَا يَفْعَلُوا. لَا تَفْعَلُوا. لَا تَفْعَلِي.)اور دو صیغوں (یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر) کے لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا (جیسے: لَا يَفْعَلْنَ، لَا تفْعَلْنَ)اور نونِ تاکید جس طرح فعل مضارع میں آتا ہے، اسی طرح نہی میں بھی آتا ہے۔

---

(۱)**نھی:** فعل نہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم معلوم ہو۔جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لائے نہی لگادیں۔لَم کی طرح لائے نہی بھی فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے اگر حرفِ علت نہ ہو،اور اگر حرفِ علت ہو تو اسے گرادیتا ہے،اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گرادیتا ہے۔اور دو صیغوں میں لفظًا کوئی عمل نہیں کرتا۔

(۲)۔**پنج محل:** یعنی واحد مذکر غائب،واحد مؤنث غائب،واحد مذکر،واحد متکلّم اور جمع متکلّم۔

(۳)**ھفت محل:** یعنی چار تثنیہ،دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر۔

(۴)۔**دو محل:** یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر۔

(۵)**ھم بران طریقہ:** یعنی جس طرح فعلِ مضارع میں نونِ تاکید آنے سے جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغے سے واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں الفِ فاصل لاتے ہیں،اسی طرح فعلِ نہی میں بھی ہوگا۔اور جس طرح فعلِ مضارع کے تثنیہ وجمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغوں میں نونِ خفیفہ نہیں آتا ہے،اسی طرح فعلِ نہی بھی نہیں آئے گا۔

بحث نہی معروف(۱)

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا یَفْعَلْ (۲)	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا یَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
متکلّم	لَا اَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	

(۱) میزان الصرف کے پرانے نسخوں میں فعل امر کی طرح فعل نہی میں بھی حاضر معروف وغائب معروف، حاضر مجہول وغائب مجہول، حاضر معروف بانون ثقیلہ وبانون خفیفہ، غائب معروف بانون ثقیلہ وبانون خفیفہ، حاضر مجہول بانون ثقیلہ وبانون خفیفہ، غائب مجہول بانون ثقیلہ وبانون خفیفہ کی گردانیں الگ الگ تھیں، اس نسخہ میں آسانی کے لیے غائب وحاضر ومتکلّم کی پوری گردان ہر جگہ ایک ساتھ دے دی گئی ہے کہ اس میں طلبہ کے لیے یاد کرنے میں سہولت ہوگی۔

(۲)۔وہ ایک (مذکر) نہ کرے۔وہ دو (مذکر) نہ کریں۔وہ سب (مذکر) نہ کریں۔وہ ایک (مؤنث) نہ کرے۔وہ دو (مؤنثیں) نہ کریں۔وہ سب (مؤنثیں) نہ کریں۔تو ایک (مذکر) مت کر۔تم دو (مذکر) مت کرو۔تم سب (مذکر) مت کرو۔تو ایک (مؤنث) مت کر۔تم دو (مؤنثیں) مت کرو۔تم سب (مؤنثیں) مت کرو۔میں ایک (مذکر یا مؤنث) نہ کروں۔ہم (دو یا سب مذکر یا مؤنثیں) نہ کریں۔

بحث نہی مجہول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا یُفْعَلْ (۱)	لَا یُفْعَلَا	لَا یُفْعَلُوا
مؤنث غائب	لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا یُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَا تُفْعَلِیْ	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلْنَ

متکلّم	لَا أُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ

بحث نہی معروف بانون ثقیلہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکرغائب	لَا یَفْعَلَنَّ (۲)	لَا یَفْعَلَانِّ	لَا یَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا یَفْعَلْنَانِّ
مذکرحاضر	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ
متکلّم	لَا أَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	

(۱) وہ نہ کیا جائے۔ وہ دو نہ کیے جائیں۔ وہ سب نہ کیے جائیں۔ وہ نہ کی جائے۔ وہ دو نہ کی جائیں۔ وہ سب نہ کی جائیں۔ تو نہ کیا جائے۔ تم دو نہ کیے جاؤ۔ تم سب نہ کیے جاؤ۔ تو نہ کی جائے۔ تم دو نہ کی جاؤ۔ تم سب نہ کی جاؤ۔ میں نہ کیا جاؤں / میں نہ کی جاؤں۔ ہم دو، یا ہم سب نہ کیے جائیں / ہم دو یا ہم سب نہ کی جائیں۔

(۲)۔ وہ ایک (مذکر) ہرگز نہ کرے۔ وہ دو (مذکر) ہرگز نہ کریں۔ وہ سب (مذکر) ہرگز نہ کریں۔ وہ ایک (مؤنث) ہرگز نہ کرے۔ وہ دو (مؤنثیں) ہرگز نہ کریں۔ وہ سب (مؤنثیں) ہرگز نہ کریں۔ تو ایک (مذکر) ہرگز مت کر۔ تم دو (مذکر) ہرگز مت کرو۔ تم سب (مذکر) ہرگز مت کرو۔ تو ایک (مؤنث) ہرگز مت کر۔ تم دو (مؤنثیں) ہرگز مت کرو۔ تم سب (مؤنثیں) ہر مت کرو۔ میں ایک (مذکر، یا مؤنث) ہرگز نہ کروں۔ ہم دو، یا ہم سب (مذکر، یا مؤنث) ہرگز نہ کریں۔

بحث نہی مجہول بانون ثقیلہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکرغائب	لَا یُفْعَلَنَّ (۱)	لَا یُفْعَلَانِّ	لَا یُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا یُفْعَلْنَانِّ
مذکرحاضر	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلُنَّ

مؤنث حاضر	لَا تُفْعَلِنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلْنَانِّ
متکلّم	لَاأُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنَّ	

بحث نہی معروف بانون خفیفہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا يَفْعَلَنْ (٢)	×	لَا يَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَا تَفْعَلَنْ	×	×
مذکر حاضر	لَا تَفْعَلَنْ	×	لَا تَفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِنْ	×	×
متکلّم	لَا أَفْعَلَنْ	لَا نَفْعَلَنْ	

بحث نہی مجہول بانون خفیفہ

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا يُفْعَلَنْ (٣)	×	لَا يُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَا تُفْعَلَنْ	×	×
مذکر حاضر	لَا تُفْعَلَنْ	×	لَا تُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَا تُفْعَلِنْ	×	×
متکلّم	لَا أُفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ	

لَا يُفْعَلَنَّ: وہ ہرگز نہ کیا جائے۔ وہ دو ہرگز نہ کیے جائیں۔ وہ سب ہرگز نہ کیے جائیں۔ وہ ہرگز نہ کی جائے۔ وہ دو ہرگز نہ کی جائیں۔ وہ سب ہرگز نہ کی جائیں۔ تو ہرگز نہ کیا جائے۔ تم دو ہرگز نہ کیے جاؤ۔ تم سب ہرگز نہ کیے جاؤ۔ تو ہرگز نہ کی جائے۔ تم دو ہرگز نہ کی جاؤ۔ تم سب ہرگز نہ کی جاؤ۔ میں ہرگز نہ کیا جاؤں / میں ہرگز نہ کی جاؤں۔ ہم ہرگز نہ کیے جائیں / ہم ہرگز نہ کی جائیں۔

(۲)۔ **لَا یَفْعَلَنْ:** وہ ایک (مذکر) ہرگز نہ کرے۔ وہ سب (مذکر) ہرگز نہ کریں۔ وہ ایک (مؤنث) ہرگز نہ کرے۔ تو ایک (مذکر) ہرگز مت کر۔ تم سب (مذکر) ہرگز مت کرو۔ تو ایک (مؤنث) ہرگز مت کر۔ میں (ایک مذکر، یا مؤنث) ہرگز نہ کروں۔ ہم (دو، یا سب مذکر، یا مؤنث) ہرگز نہ کریں۔

(۳)۔ **لَا یُفْعَلَنْ:** وہ ہرگز نہ کیا جائے۔ وہ سب ہرگز نہ کیے جائیں۔ وہ ہرگز نہ کی نہ کی جائے۔ تو ہرگز نہ کیا جائے۔ تم سب ہرگز نہ کیے جاؤ۔ تو ہرگز نہ کیا جائے۔ تم سب ہرگز نہ کیے جاؤ۔ تو ہرگز نہ کی جاے۔ میں ہرگز نہ کیا جاؤں ر میں ہرگز نہ کی جاؤں۔ ہم ہرگز نہ کیے جائیں ر ہم ہرگز نہ کی جائیں۔

سوالات

(۱) فعل نہی کی تعریف کیجیے اور بنانے کا قاعدہ بھی بتائیے۔

(۲) لاے نہی فعل مضارع میں کیا عمل کرتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) یَکْتُبُ. یَقْرَأُ. یَعْلَمُ۔ ان تینوں سے فعل نہی معروف، فعل؛ نہی معروف بانون ثقیلہ اور فعل نہی معروف بانون خفیفہ کی گردان سنائیے اور ترجمہ بھی بتائیے۔

(۴) یَمْنَعُ. یَحْبِسُ. یَرْزُقُ. ان تینوں سے فعل نہی مجہول، فعل نہی مجہول بانون ثقیلہ اور فعل نہی مجہول بانون خفیفہ کی گردان سنائیے اور ترجمہ بھی بتائیے۔

(۵) افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

لَا تَمْنَعُوا. لَا تَحْبِسْنَ. لَا یُرْزَقَا. لَا تُجْرَحَا. لَا تُتْرَكْ. لَا یُلْدَغْ. لَا تَعْلَمِيْ. لَا یَطْبَخَنَّ. لَا یَشْهَدْنَانِّ. لَا تُبْعَثَنَّ. لَا تُعْرَفْنَانِّ. لَا تَلْبِسْنْ. لَا نُقْتَلَنْ. لَا تُحْبَسِنْ. لَا اَدْفَعُ. لَا یُكْسَرْنَ. لَا یُظْلَمُوا. لَا تُنْظَرَانِ. لَا یَطْلُبُنَّ. لَا یَشْرَبَانِّ. لَا اَدْخُلَنْ. لَا تُقْتَلِنَّ. لَا نَغْسِلْ. لَا تُظْلَمُنَّ. لَا تَذْهَبَانِّ. بَعُدْنَ. لَمْ تَرْقُدْنَ. لَا یَنْشُرُوْنَ. لَنْ تُسْئَلَ. مَانَزَلُوا. لَمْ یُنْصَرَا. لَا اُضْرَبَنْ. لَتَكْتُبُنَّ.

(۶) ان جملوں کی عربی بنائیے۔

وہ ایک (مذکر) نہ پڑھے۔ وہ سب (مؤنثیں) نہ سنیں۔ تم دونوں قید نہ کی جاؤ۔ تو روکا نہ جائے۔ میں دور نہ کی جاؤں۔ تم سب دیکھے نہ جاؤ۔ وہ دو (مذکر) نہ سمجھیں۔ وہ دو (مؤنثیں) نہ توڑیں۔ ہم نہ مارے جائیں۔ تو نہ پہچانی جائے۔ وہ ایک (مؤنث) نہ لکھے۔ وہ سب (مذکر) نہ کھائیں۔ تم سب زخمی نہ کی جاؤ۔ وہ ہرگز نہ بھیجا جائے۔ تو ایک (مذکر) ہرگز مت پی۔ وہ سب ہرگز قتل نہ کی جائیں۔ تم دو (مذکر) ہرگز مت جاؤ۔ وہ سب ہرگز نہ روکے جائیں۔ تو ایک (مؤنث) ہرگز مت کاٹ۔ وہ گئی۔ تم دونوں آرہے ہو۔ اس ایک

(مذکر) نے نہیں لکھا۔ وہ دونوں ہر گز نہیں پڑھیں گی۔ وہ نہیں روکا گیا۔ تم ضرور پہچانے جاؤ گے۔ وہ دونوں زخمی نہ کیے جائیں۔ وہ ایک (مؤنث) ہر گز نہ ڈھونڈے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۴)

اسم فاعل کا بیان

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نہی بود، چوں خواہی کہ اسم فاعل (۱) بناکنی، اسم فاعل گرفتہ می شود از فعلِ مضارع معروف، پس علامتِ مضارع را حذف کن، بعدِ آں فا کلمہ را فتحہ دہ (۲)، و میان فا و عین الفِ فاعل در آر، و عین کلمہ را کسرہ دہ (۳)، ولام کلمہ را تنوین (۴) زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نہی تھی، جب آپ اسم فاعل بنانا چاہیں، تو اسم فاعل فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے، اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کردیں، اُس کے بعد فا کلمہ کو فتحہ دیدیں، فاء اور عین کلمہ کے درمیان "الف فاعل" لے آئیں، اور عین کلمہ کو کسرہ دیدیں، اور لام کلمہ پر تنوین زیادہ کردیں، تو اسم فاعل بن جائے گا (جیسے یَفْعَلُ سے فَاعِلٌ)۔

بحث اسم فاعل

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	فَاعِلٌ ایک کرنے والا	فَاعِلَانِ دو کرنے والے	فَاعِلُوْنَ بہت سے کرنے والے
مؤنث	فَاعِلَةٌ ایک کرنے والی	فَاعِلَتَانِ دو کرنے والیاں	فَاعِلَاتٌ بہت سی کرنے والیاں

(۱) **اسم فاعل:** اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعلِ مضارع معروف سے بنا ہو اور اس سے ایسی ذات معلوم ہو جس کے ساتھ فعل بطور صفت قائم ہو۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کر کے

فاکلمہ کو فتحہ دیں، اس کے بعد الف فاعل لائیں اور عین کلمہ اگر مکسور نہ ہو تو اسے کسرہ دیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں۔ جیسے یَفْعَلُ سے فَاعِلٌ۔ یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ . . یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ .

(۲) فتحہ دہ۔ کیوں کہ فاکلمہ ساکن ہے اور ساکن سے ابتدا نہیں ہوتی، اس لیے فاکلمہ کو فتحہ دیا گیا جو اَخَفُّ الحرکات ہے۔

(۳) کسرہ دہ: یعنی اگر عین کلمہ پر فتحہ یا ضمہ ہو، ورنہ اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔

(۴) تنوین: تنوین وہ نون ساکن ہے جو وضع کے اعتبار سے ساکن اور کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد واقع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو عام طور پر تنوین کو اس طرح (ـٌـًـٍ) ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے فَاعِلٌ ،فَاعِلًا فَاعِلٍ۔ نونِ تنوین کو اگر کتابت میں ظاہر کریں تو اِن کلمات کی شکلیں یہ ہوں گی: فَاعِلُنْ ،فَاعِلَنْ ،فَاعِلِنْ .

☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۵)

اسم مفعول کا بیان

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم فاعل بود، چوں خواہی کہ اسم مفعول (۱) بنا کنی، اسم مفعول ساختہ می شود از فعلِ مضارع مجہول، پس علامتِ مضارع را حذف کن ، بعد ازاں میم مفتوح مفعول در اوّلِ اُو در آر، و عین کلمہ را ضمہ دہ، و میان عین و لام واو مفعول در آر، و لام کلمہ را تنوین دہ تا اسمِ مفعول گردد۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم فاعل تھی ، جب آپ اسم مفعول بنانا چاہیں، تو اسم مفعول فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے ،اس طرح کہ علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اُس کے بعد میم مفتوح اُس کے شروع میں لے آئیں ، اور عین کلمے کو ضمہ دیدیں، عین اور لام کلمے کے درمیان "واو مفعول" لے آئیں اور لام کلمہ کو تنوین دیدیں، تو اسم مفعول بن جائے گا۔ (جیسے یُفْعَلُ سے مَفْعُوْلٌ۔)

بحث اسم مفعول

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَفْعُوْلٌ ایک کیا ہوا	مَفْعُوْلَانِ دو کیے ہوئے	مَفْعُوْلُوْنَ بہت سے کیے ہوئے

مؤنث	مَفْعُوْلَةٌ ایک کی ہوئی	مَفْعُوْلَتَانِ دو کی ہوئیں	مَفْعُوْلَاتٌ بہت سی کی ہوئی

(۱)**اسم مفعول:** اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعلِ مضارع مجہول سے بنا ہو اور اس سے ایسی ذات معلوم ہو جس پر فعل واقع ہو۔اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کرکے میم مفتوح شروع میں لائیں اور عین کلمہ کو ضمہ دیں ،اُس کے بعد واو مفعول لائیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں (جیسے یُفْعَلُ سے مَفْعُوْلٌ۔)

تَتِمَّه

اسم ظرف،اسم آلہ اور اسم تفضیل کا بیان

سبق(۱۶)

اسم ظرف کا بیان

فصل: چوں خواہی کہ اسم ظرف (۱) زمان ومکان بناکنی علامتِ مضارع را حذف کن ،ومیم مفتوح دراوّلِ اُو در آر،وعین کلمہ را فتحہ دہ اگر مضموم باشد،ورنہ بحالش بگذار،ولام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم ظرف زمان ومکان (۲) گردد۔

ترجمہ: جب آپ اسم ظرف زمان ومکان بنانا چاہیں تو علامتِ مضارع کو حذف کردیں،اور میم مفتوح اس کے شروع میں لے آئیں ،اور عین کلمہ کو فتحہ دیدیں اگر وہ مضموم ہو ،ورنہ اُس کی حالت پر چھوڑدیں،اور لام کلمہ پر تنوین زیادہ کردیں،تو اسم ظرف زمان ومکان بن جائے گا۔(جیسے یَفْعَلُ سے مَفْعَلٌ،یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ)

(۱)**اسم ظرف:** اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع معروف سے بنا ہو اور اُس سے کام کی جگہ،یا وقت معلوم ہو۔اُس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کرکے میم مفتوح شروع میں لائیں ،اور عین کلمہ مضموم ہو تو اُسے فتحہ دیں،ورنہ اپنے حال پر چھوڑ دیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں۔جیسے یَکْتُبُ سے مَکْتَبٌ۔یَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ ۔یَطْبَخُ سے مَطْبَخٌ ۔اس کے دو اوزان ہیں (۱)مَفْعَلٌ جیسے

مَنْصَرٌ (مدد کی جگہ، یاوقت) (۲)مَفْعِلٌ۔ جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ، یاوقت)۔مضارع مفتوح العین ،مضموم العین اور ناقص (جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو) سے مطلقًا خواہ اس کا عین کلمہ مفتوح ہو، یامضموم، یامکسور اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَفْتَحٌ .مَنْصَرٌ .مَرْمیً .اور مضارع مکسور العین اور مثال واوی (جس کے فاکلمہ کی جگہ واوٗ حرف علت ہو) سے مطلقًا خواہ مفتوح العین ہو، یامضموم العین، یامکسور العین اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے مَضْرِبٌ . مَوْقِعٌ .

(۲)۔زمان ومکان: اس سے اشارہ ہے کہ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱):ظرف زمان یہ وہ ظرف ہے جو لفظ متیٰ سے سوال کے جواب میں واقع ہو۔جیسے مَتیٰ فِعْلُہٗ ؟کے جواب میں مَفْعَلُہٗ یَوْمُ الْجُمُعَةِ ۔(۲)ظرف مکان۔یہ وہ ظرف ہے جو لفظ أَیْنَ سے سوال کے جواب میں واقع ہو۔جیسے أَیْنَ فِعْلُہٗ ؟ کے جواب میں مَفْعَلُہٗ دَارُہٗ.

بحث اسم ظرف

جمع	تثنیہ	واحد
مَفَاعِلُ کرنے کے بہت سے وقت، یابہت سی جگہیں	مَفْعَلَانِ کرنے کے دو وقت، یادو جگہیں	مَفْعَلٌ کرنے کاایک وقت، یاایک جگہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۷)

اسم آلہ کا بیان

فصل۔ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم ظرف بود۔چوں خواہی کہ اسم آلہ (۱) بنا کنی علامتِ مضارع را حذف کن ،ومیم مکسور دراوّلِ اُو در آر،وعین کلمہ رافتحہ در آر،وعین کلمہ رافتحہ دہ اگر مفتوح نباشدولام کلمہ راتنوین ملحق ساز تااسم آلہ گردد۔اگر بعد عین کلمہ الف آری،ویاپسِ لام تا زیادہ کنی (۲) دوصیغۂ دیگراسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس است پدید می آید۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم ظرف تھی ،جب آپ اسم آلہ بنانا چاہیں تو علامتِ مضارع کو حذف کردیں،اورمیم مکسور اس کے شروع میں لے آئیں،اور عین کلمہ کو فتحہ دیں اگر وہ مفتوح نہ ہو،اور لام کلمہ کو تنوین دیدیں،تواسم آلہ بن جائے گا(جیسے :یَفْعَلُ سے مِفْعَلٌ)۔

اور اگر عین کلمے کے بعد "الف" لے آئیں،یالام کلمے کے بعد "تا" زیادہ کردیں،تواسم آلہ کے دوسرے دو صیغے،جو اکثر قاعدے کے مطابق آتے ہیں،بن جائیں گے(جیسے مِفْعَلٌ سے مِفْعَالٌ اور مِفْعَلَةٌ)۔

بحث اسم آلہ

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ کرنے کاایک آلہ	مِفْعَلَانِ کرنے کے دوآلے	مَفَاعِلُ کرنے کے بہت سے آلے
مِفْعَلَةٌ کرنے کاایک آلہ	مِفْعَلَتَانِ کرنے کے دوآلے	مَفَاعِلُ کرنے کے بہت سے آلے
مِفْعَالٌ کرنے کاایک آلہ	مِفْعَالَانِ کرنے کے دوآلے	مَفَاعِيْلُ کرنے کے بہت سے آلے۔

(۱)**اسم آلہ**: اسم آلہ وہ اسم ہے جو فعل مضارع معروف سے بنا ہواور اس سے کسی کام کا واسطہ یاآلہ سمجھا جائے۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کرکے میم مکسور شروع میں لائیں اور عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہو تواُسے فتحہ دیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں۔ جیسے یَفْعَلُ سے مِفْعَلٌ۔اور اگر لام کلمہ کے بعد تا

بڑھادیں، یا عین کلمہ کے بعد الف بڑھادیں تو اسم آلہ کے دو وزن اور بن جائیں گے۔ جیسے مِفْعَلَةٌ۔ مِفْعَالٌ۔ اس طرح اسم آلہ کے تین اوزان ہوئے: ان کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) مِفْعَلٌ۔ جیسے مِخْيَطٌ (سینے کا آلہ، یعنی سوئی)۔ (۲) مِفْعَلَةٌ۔ جیسے مِرْوَحَةٌ (ہوا کا آلہ یعنی پنکھا)۔ (۳) مِفْعَالٌ۔ (جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ، یعنی کنجی)۔

(۲) **تا زیادہ کنی:** لام کلمہ کے بعد "تا" زیادہ کرنے سے وہ مؤنث کا صیغہ نہیں ہوگا، کیوں کہ مذکر و مؤنث ہونے کا اعتبار فاعل و مفعول ہونے کے لحاظ سے ہوتا ہے، لہذا تینوں اوزان کا معنی ایک ہوگا اور کسی ایک کو بھی مذکر، یا مؤنث نہیں کہا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۸)
اسم تفضیل کا بیان

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آلہ بود، چوں خواہی کہ اسم تفضیل (۱) بناکنی، علامتِ مضارع را حذف کن، و ہمزۂ اسم تفضیل در اوّل اُو در آر، و عین کلمہ را فتحہ دہ اگر مفتوح نباشد، ولام کلمہ را تنوین مدہ۔ ایں طریق بنائے اسم تفضَیل برائے مذکر ست ۔

اما چوں صیغۂ مؤنث بناکنی، بعد حذفِ علامتِ مضارع فا را ضمہ دہ، و عین را ساکن کُن، و بعد لامِ الف مقصورہ لاحق کُن، ولام کلمہ را فَتحہ دہ تا اسم تفضیل مؤنث گردد۔

ترجمہ: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم آلہ تھی جب آپ اسم تفضیل بنانا چاہیں تو علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اور "ہمزۂ اسم تفضیل" اُس کے شروع میں لے آئیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیدیں اگر وہ مفتوح نہ ہو، اور لام کلمے کو تنوین مت دیں (جیسے يَفْعَلُ سے اَفْعَلُ) اور یہ طریقہ اسم تفضیل مذکر بنانے کا ہے۔

اور جب اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ بنانا چاہیں، تو علامتِ کو حذف کرنے کے بعد، فا کلمہ کو ضمہ دیدیں، اور عین کلمے کو ساکن کردیں، اور لام کلمے کے بعد "الف مقصورہ" زیادہ کردیں اور لام کلمے کو فتحہ دیدیں، تو اسم تفضیل مؤنث بن جائے گا (جیسے يَفْعَلُ سے فُعْلیٰ)

بحث اسم تفضیل

صیغہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَفْعَلُ ایک زیادہ کرنے والا	اَفْعَلَانِ دو زیادہ کرنے والے	اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر سالم) اَفَاعِلُ (جمع مذکر مکسر، بہت سے زیادہ کرنے والے
مؤنث	فُعْلٰی ایک زیادہ کرنے والی	فُعْلَیَانِ دو زیادہ کرنے والیاں	فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث مکسر) فُعَلٌ بہت سی زیادہ کرنے والیاں

(۱) اسم تفضیل: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع معروف سے بنا ہو اور اُس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ فاعل میں مصدر کا معنیٰ دوسرے سے زیادہ ہے۔ اسم تفضیل واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔
اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کر کے ہمزۂ اسم تفضیل شروع میں لائیں، عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہو تو اُسے فتحہ دیں اور لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ جیسے یَنْصُرُ سے اَنْصَرُ۔ یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ۔ یَسْمَعُ سے اَسْمَعُ۔ اور واحد مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے، اُس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع حذف کر کے فا کلمہ کو ضمہ دیں، عین کلمہ کو ساکن کریں، لام کلمہ کو فتحہ دیں اور اُس کے بعد الف مقصورہ بڑھا دیں۔ جیسے یَنْصُرُ سے نُصْرٰی۔ یَضْرِبُ سے ضُرْبٰی۔ یَسْمَعُ سے سُمْعٰی

فائدہ: ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی مزید سے اسم تفضیل اس وزن پر نہیں آتا جس میں رنگ، یا ظاہری عیب والا معنیٰ ہو۔ لہذا اَحْمَرُ (سرخ) اور اَعْمٰی (اندھا) کو اسم تفضیل نہ سمجھا جائے، بلکہ یہ صفت مشبہ ہیں۔ اسی طرح افعال ناقصہ (کَانَ۔ صَارَ وغیرہ) اور افعال غیر متصرفہ (نِعْمَ۔ بِئْسَ وغیرہ) سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا۔

سوالات

(۱) اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل کی تعریف کیجیے اور ہر ایک کے بنانے کا قاعدہ مثال کے ساتھ سنائیے۔

(۲) یَنْصُرُ. یَطْلُبُ. یَکْتُبُ. یَغْسِلُ. یَعْرِفُ. یَضْرِبُ. یَحْفَظُ. یَفْهَمُ. یَعْلَمُ. یَمْدَحُ. یَبْعَثُ. یَطْبَخُ. ان افعال میں ہر ایک سے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل کی گردان سنائیے اور معنی بھی بتائیے۔

(۳)۔ اسما، افعال، صیغے اور معانی بتائیے۔

اَقَارِبُ. نُظْرٰی. مَنَازِلُ. مَرْجِعٌ. مَشْرُوْبَاتٌ. طَالِبَتَانِ. مِضْرَابٌ. مِکْسرٌ. اَمْنَعُ. ظُلْمَیَانِ. مِحْفَظَةٌ. مَکَاتِیبُ. مِنْظَرَانِ. مَنْصُرُوْنَ. مَکْتُوْبَتَانِ. مِنْشَرَانِ. مِفْتَاحَانِ. حُبْسَیَاتٌ. طُلَبٌ. اَبْعَدَانِ. مَعْلُوْمَةٌ. قَادِمٌ. رَاقِدَاتٌ. شَارِبُوْنَ. مِرْوَحَتَانِ. مَمْدُوْحٌ. ذَاهِبَةٌ. مَکْسُوْرَانِ. عَارِفَانِ. لَمْ یَضْرِبْنَ. لَنْ تَشْرَبْنَ. مَاذَهَبْنَا. لَتَعْلَمُنَّ. لِیَحْفَظُوا. عَرَفْتُ. لَا تَنْزِلَنْ. فُتِحَتْ. لَا یَکْتُبَانِ. لَا تُرْزَقُوْنَ. لِیَجْلِسْنَانِّ.

(۴) عربی بنائیے۔

دو پوچھنے والے۔ کئی پینے والیاں۔ ایک سمجھا ہوا۔ دو پہچانی ہوئی عورتیں۔ بیٹھنے کی ایک جگہ۔ داخل ہونے کی بہت سی جگہیں۔ کاٹنے کے دو آلے۔ ایک زیادہ پڑھنے والی۔ دو زیادہ لکھنے والے۔ قتل کرنے کے بہت سے آلے۔ دو بخشے ہوئے۔ ایک قید کی ہوئی۔ ایک روکنے والی۔ ایک نکلنے والا۔ دو ڈھونڈنے والیاں۔ لکھنے کی دو جگہیں۔ بہت سے زیادہ مدد کرنے والے۔ پھونکنے کا ایک آلہ۔ بہت سے ظلم کرنے والے۔ بہت سی روکی ہوئی عورتیں۔ ایکہ زیادہ تعریف کرنے والا۔ بہت سی زیادہ سننے والیاں۔ بہت سے پہچانے ہوئے۔ دو زیادہ مدد کرنے والیاں۔ وہ سب ڈسے گئے۔ تو ہر گز نہیں جائے گا۔ وہ ضرور پکائے گی۔ تو ہر گز مت مار۔ وہ سب بھیجی گئیں۔ تم دو (مؤنثوں) نے لکھا۔ ان دو (مذکروں) نے پڑھا۔ میں قید کی گئی۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ دونوں ہر گز نہیں بیٹھیں گی۔ میں پڑھوں گا۔

اللہ کے فضل وکرم سے میزان الصرف کا ترجمہ ۱۴/ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ ۶/ اکتوبر ۲۰۱۷ بروز جمعہ کو مکمل ہوا۔

****

منشعب

از ملا حمزہ بدایونی

ترجمہ

از:

محمد گل ریز رضا، مصباحی
بریلی شریف یوپی

ناشر

قادری کتاب گھر، نومحلہ بریلی شریف۔

سبق(۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ .

بداں .أَسْعَدَكَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِي الدَّارَ یْنِ.کہ جملہ افعالِ متصرّفہ (۱) واسمائے متمکنہ (۲)ازروئے ترکیب حروفِ اصلی بردوگنہ است: ثلاثی ورباعی۔

اَمّا **ثلاثی** آں باشد کہ در ماضیٔ او سہ حرف اصلی (۳) باشد۔چوں نَصَرَ وَضَرَبَ۔ و رباعی آن باشد کہ در ماضِی او چہار حرف اصلی باشد۔چوں بَعْثَرَ وَعَرْقَبَ (۴)۔

اَمّا ثلاثی بردوگونہ است: یکے **مجرد**(۵) کہ در ماضیٔ اُو حرف زائد نباشد ،ودیگر **مزید فیہ** کہ در ماضیٔ اُو حرف زائد نیز باشد۔اَمّا آں کی درو حرف زائد نباشد آں بردوگونہ است: یکے **مطّرد** کہ وزنِ اُو بیش تر آید،ودیگر **شاذ** کہ وزنِ اُو کم تر آید۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے،اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول محمد ﷺ پر،اور آپ کی اولاد اور آپ کے تمام اصحاب پر۔

جان لیجیے....اللہ تعالی آپ کو دونوں جہان میں نیک بخت بنائے...کہ تمام افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ کی حروفِ اصلی کی ترکیب (یعنی تعداد) کے اعتبار سے دوقسمیں ہیں:(۱)ثلاثی (۲)رباعی۔

ثلاثی: وہ فعل ہے جس کی ماضِی میں تین حروف اصلی ہوں: جیسے نَصَرَ (اس کی مدد کی)،ضَرَبَ (اس نے مارا)۔

رباعی: وہ فعل ہے جس کی ماضِی میں چار حروف اصلی ہوں ،جیسے :بَعْثَرَ ،(ابھارا) عَرْقَبَ (حیلہ کیا)۔

ثلاثی کی دوقسمیں ہیں:(۱)ثلاثی مجرد۔(۲)ثلاثی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ فعل ہے جس کی ماضِی میں کوئی حرف زائد نہ ہو(جیسے:حَمِدَ ،مَنَعَ اس نے تعریف کی،اس نے روکا)۔

ثلاثی مزیدفیہ: وہ فعل ہے جس میں کوئی حرف زائد بھی ہو (جیسے: اِجْتَنَبَ، اَکْرَمَ وہ بچا، اس نے تعظیم کی)

پھر جس میں حرف زائد نہ ہو(یعنی مجرد)اُس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مطرد (۲) شاذ۔

مطرد: وہ فعلِ ثلاثی ہے جس کا وزن زیادہ آتا ہے (جیسے: ضَرَبَ اس نے مارا)

شاذ: وہ فعلِ ثلاثی مجرد ہے جس کا وزن کم استعمال ہوتا ہے (جیسے: حَسِبَ اس نے گمان کیا))۔

---

(۱)۔**افعالِ متصرفہ:** افعالِ متصرفہ وہ افعال ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر وغیرہ کی گردانیں آتی ہیں۔ جیسے کَتَبَ۔ تَرْجَمَ وغیرہ۔

(۲)**اسمائے متمکنہ:** اسمائے متمکنہ وہ اسماہیں جو مبنی اصل سے مشابہت نہ رکھتے ہوں، یعنی معرب ہوں۔ یہاں اسمائے متمکنہ سے مراد صرف اسمائے مشتقہ اور مصادر ہیں۔ لہذا اسم جامد سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ وہ خماسی بھی ہوتا ہے اور مصنف نے دو قسمیں ثلاثی ورباعی ہی بیان کی ہیں۔

(۳)**سہ حرف اصلی:** فن صرف کے ماہرین نے "دو حروف اصلیہ "اور "حروف زائدہ"کی پہچان کے لیے ف، ع، ل کو معیار و میزان مقرر کیا ہے۔ جو حروف۔ف۔ یا۔ع۔یا۔ل۔کی جگہ ہوتے ہیں ان کو حروف اصلیہ اور مادہ کہتے ہیں اور باقی حروف کو زائدہ کہتے ہیں۔ جیسے فَاعَلَ کے وزن پر جَاهَدَ اور تَفَعْلَلَ کے وزن پر تَسَرْبَلَ۔ پہلی مثال میں "الف" اور دوسری مثال میں "تا" زائد ہے اور باقی حروف اصلی ہیں۔

(۴)**بَعْثَرَوَعَرْقَبَ:** اَلْبَعْثَرَةُ کسی کام پر ابھارنا، منتشر کرنا۔ اَلْعَرْقَبَةُ: حیلہ کرنا، کونچیں کاٹنا۔

(۵)**یکے مجرد:** افعال متصرفہ، اسمائے متمکنہ اور مصادر کا مجرد یا مزیدفیہ ہونا ان کے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب سے معلوم ہوتا ہے۔ اگر وہ صیغہ حروفِ زائدہ سے خالی ہے تو اُس کے مشتقات اور مصدر کو مجرد کہا جاتا ہے، اور اگر اس میں کوئی حرف زائد ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر کو بھی مزیدفیہ کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲)

مطرد کے ابواب

امّا مطّرِد در اں پنج باب است۔

باب اول بروزنِ فَعَلَ یَفْعُلُ (بِفَتْحِ الْعَیْنِ فِي الْمَاضی وَضَمِّهَا فِي الْغَابِرِ (۱))چوں اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ: یاری کردن۔

تصریفه:(۲) نَصَرَ .یَنْصُرُ،نَصْرًا (فَهُوَ)نَاصِرٌ.وَ نُصِرَ ،یُنْصَرُ ،نَصْرًا (فَهُوَ)مَنْصُوْرٌ،اَلأَمْرُ مِنْهُ أُنْصُر ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْصُر ،اَلظَّرفُ مِنْهُ مَنْصَرٌ،وَالآلَةُ مِنْهُ مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَةٌ وَمِنْصَارٌ،وَتَثنِیَتُهُمَا (۳)مَنْصَرَانِ وَ مِنْصَرَانِ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا (۴)مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ ،اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنهُ أَنْصَرُ ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُصْرىٰ،وَتَثْنِیَتُهُمَا (۵)أَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا (۶)أَنْصَرُوْنَ وَأَنَاصِرُ ،وَنُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ .

اَلطَّلَبُ: جُستن۔ اَلدُّخُوْلُ درآمدن۔ اَلْقَتْلُ: کُشتن۔ اَلْفَتْلُ: تافتن۔

مطّرِد کے پانچ باب ہیں

ترجمہ: پہلا اول بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمے کے ضمہ کے ساتھ جیسے اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ مدد کرنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلطَّلَبُ تلاش کرنا۔ اَلدُّخُولُ: داخل ہونا۔ اَلْقَتْلُ مارڈالنا۔ اَلْفَتْلُ بٹنا۔

---

(۱)**اَلْغَابُِر:** مضارع ہی کا دوسرا نام غابر ہے۔اس کا معنی ہے: باقی رہنے والا۔ چوں کہ پہلے ماضی کا بیان ہوچکا تو مضارع باقی رہا۔ اس مناسبت سے اس کو ''غابر'' کہتے ہیں۔

(۲)**تصریفه:** تصریف کا معنی ہے کسی چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ یہاں مراد گردان ہے۔اس گردان کو صرفِ صغیر کہتے ہیں، کیوں کہ اس میں ہر مشتق کا ایک ایک صیغہ ذکر کیا جاتا ہے۔اور جو گردان میزان الصرف میں ہے اسے صرفِ کبیر کہتے ہیں۔

(۳)۔تَثْنِيَتُهُمَا: اس سے بالترتیب اسم ظرف اور اسم آلہ کا تثنیہ مراد ہے۔
(۴)وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا: اس سے بالترتیب اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع مراد ہے۔
(۵)تَثْنِيَتُهُمَا: اس سے بالترتیب اسم تفضیل مذکر و مؤنث کا تثنیہ کا صیغہ مراد ہے۔
(۶)وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا: اس سے بالترتیب اسم تفضیل مذکر و مؤنث کی جمع مراد ہے۔ان سے پہلے دو صیغے اسم تفضیل مذکر کی جمع کے ہیں اور آخر کے دو صیغے اسم تفضیل مؤنث کی جمع ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۳)

باب دوم بروزنِ فَعَلَ يَفْعِلُ (بِفَتْحِ الْعَيْنِ فِي المَاضِي وَكَسْرِهَا فِي الْغَابِرِ) چوں الضَّرْبُ وَالضَّرْبَةُ: زدن، ورفتن بروے زمین، وپدید کردنِ مثل(۱)۔

تصریفه: ضَرَبَ، يَضْرِبُ، ضَرْبًا (فَهُوَ) ضَارِبٌ .وَضُرِبَ ، يُضْرَبُ، ضَرْبًا ، (فَهُوَ) مَضْرُوْبٌ ، اَلاَمْرُ مِنْهُ اِضْرِبْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَضْرِبْ ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِضْرَبٌ وَمِضْرَبَةٌ وَمِضْرَابٌ ، وَ تَثْنِيَتُهُمَا مَضْرَبَانِ وَمِضْرَبَانِ ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَضَارِبُ وَمَضَارِيْبُ ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَضْرَبُ ، وَالمُؤَنَّثُ مِنْهُ ضُرْبٰى ، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَضْرَبَانِ وَضُرْبَيَانِ ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَضْرَبُوْنَ وَاَضَارِبُ ، وَضُرَبٌ وَضُرْبَيَاتٌ .

اَلْغَسْلُ : شستن .اَلْغَلَبُ : غلبہ کردن-اَلظُّلْمُ : ستم کردن .اَلْفَصْلُ : جدا کردن.

ترجمه: دوسرا باب فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمہ کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ، جیسے اَلضَّرْبُ وَالضَّرْبَةُ مارنا، زمین پر چلنا ، مثال بیان کرنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔
اَلْغَسْلُ: دھونا۔اَلْغَلَبُ: غلبہ کرنا۔اَلظُّلْمُ: ظلم کرنا۔اَلْفَصْلُ: جدا کرنا۔

(۱)پدید کردن مَثَل: مثل بیان کرنا، کہاوت کہنا۔

سوالات

(۱)۔افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ کی تعریف کیجیے ،پھر مجرد ومزید فیہ اور حروفِ اصلیہ وحروف زائدہ کی پہچان کا طریقہ بتائیے اور مثالوں سے واضح کیجیے۔

(۲) اَلْعِبَادَةُ (ن) عبادت کرنا۔اَلْکِتَابَةُ (ن لکھنا) اَلمَعْرِفَةُ (ض پہچاننا) ان مصادر سے صرفِ صغیر سنائیں۔

(۳) فعل اور صیغہ بتائیے ،پھر ترجمہ کیجیے۔

طَلَبْتُمْ. تُعْرِفِيْنَ .اُدْخُلُوا .مَكْتَبٌ .اَغْلَبُوْنَ .ظَالِمَانِ. مِقْتَلَتَانِ. لَا تَظْلِمِيْ .مَعْرُوْفَانِ .غُسِلَتْ .مَفْصَلَانِ .لَا تَتْرُكَا .اُكْتُبْنَ .لَا يَطْلُبُوْنَ .مَنْصُوْرٌ .اَظَالِمُ .مَغَالِبُ .تَارِكُوْنَ. لَنْ تُتْرَكُوا .لَمْ نَفْصِلْ .مَحْبُوْسَةٌ .كَاذِبٌ .أُسْكُتْ .أَكَلْنَا .مَخْرَجٌ .مِكْسَرٌ .لَا تَجْلِسْ .أَنْفَخُ .اُدْخُلْ .

(۴) ان کلمات کی عربی بنائیے۔

وہ داخل ہوئی۔تو لکھتا ہے۔دو قتل کیے ہوئے۔بہت سے پہچاننے والے ۔دُھلنے کی بہت سی جگہیں۔جدا کرنے کا ایک آلہ۔ایک زیادہ لکھنے والی۔وہ سب عبادت کرتے ہیں۔تم دو (مؤنثیں) ظلم مت کرو۔تو ایک (مذکر) پہچان ۔تو غالب ہوئی۔تو ایک مؤنث عبادت کر۔دو غالب ہونے والے ۔ایک دُھلا ہوا۔تم سب (مؤنثیں) ظلم مت کرو۔داخل ہونے کی بہت سی جگہیں۔ایک زیادہ کھانے والا۔جدا کرنے کی دو جگہیں۔تو ہرگز نہیں لوٹے گا۔وہ ضرور بیٹھے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۴)

باب سوم: بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ (بِكَسْرِ الْعَينِ فِي الْمَاضِي وَفَتحِهَا فِي الْغَابِرِ) چوں اَلسَّمْعُ وَالسَّمَاعُ: شنیدن، وگوش فراداشتن۔

تصریفہ: سَمِعَ ،يَسْمَعُ ،سَمْعًا (فَهُوَ) سَامِعٌ .وَسُمِعَ ،يُسْمَعُ ،سَمْعًا (فَهُوَ) مَسْمُوْعٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ اِسْمَعْ ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْمَعْ ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَسْمَعٌ ،

وَالآلَةُ مِنْهُ مِسْمَعٌ وَمِسْمَعَةٌ وَمِسْمَاعٌ،وَتَثْنِيَتُهُمَا مَسْمَعَانِ وَمِسْمَعَانِ ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَسَامِعُ وَمَسَامِيْعُ ،اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَسْمَعُ ،وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ سُمْعیٰ ،وَتَثْنِيَتُهُمَا اَسْمَعَانِ وَسُمْعَيَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَسْمَعُوْنَ وَاَسَامِعُ ،وَسُمَعٌ وَسُمْعَيَاتٌ .

اَلْعِلْمُ :دانستن ۔اَلْفَهْمُ دریافتن اَلْحِفْظُ :نگاہ داشتن ۔اَلشَّهَادَةُ :گواہی دادن ۔اَلْحَمْدُ:ستودن ۔اَلْجَهْلُ:نادانستن۔

ترجمہ: تیسرا باب فَعِلَ يَفْعَلُ کے وزن پر،ماضی میں عین کلمہ کے کسرہ اور مضارع میں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ،جیسے:اَلسَّمْعُ وَ السَّمَاعُ:سننا،کان لگانا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلْعِلْمُ :جاننا۔اَلْفَهْمُ:سمجھنا۔اَلْحِفْظُ:یادکرنا۔اَلشَّهَادَةُ :گواہی دینا۔ اَلْحَمْدُ :تعریف کرنا۔اَلْجَهْلُ:نہ جاننا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۵)

باب چهارم: بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ (بِفَتْحِ الْعَيْنِ فِيْهِمَا)چوں اَلْفَتْحُ :کشادن۔

تصریفه: فَتَحَ،يَفْتَحُ ،فَتْحًا(فَهُوَ)فَاتِحٌ .وَفُتِحَ ،يُفْتَحُ ،فَتْحًا (فَهُوَ)مَفْتُوْحٌ ،اَلأَمْرُ مِنهُ اِفْتَحْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَفْتَحْ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْتَحٌ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِفْتَحٌ وَمِفْتَحَةٌ وَمِفْتَاحٌ،وَتَثْنِيَتُهُمَا مَفْتَحَانِ وَمِفْتَحَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاتِحُ وَمَفَاتِيْحُ ،اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَفْتَحُ ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُتْحیٰ ،وَتَثْنِيَتُهُمَا اَفْتَحَانِ وَفُتْحَيَانِ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْتَحُوْنَ وَاَفَاتِحُ،وَفُتَحٌ وَ فُتْحَيَاتٌ .

اَلمَنْعُ: باز داشتن۔اَلصِّبْغُ: رنگ کردن۔اَلرَّھْنُ: گروی داشتن ۔اَلسَّلْخُ : پوست کشیدن۔

بداں کہ ہر فعلے (۱) کہ بریں وزن آید بجاے عینِ فعل، یالامِ فعل اُو حرفے باشد از حُروف حلق۔و حروفِ حلق شش است: اَلْحَاءُ وَالْخَاءُ وَالْعَیْنُ وَالْغَیْنُ وَالْھَاءُ وَ الْھَمْزۃُ کہ مجموعِ وے اغح خعہ (۲) باشد۔اَمَّا رَکَنَ یَرْکَنُ (۳) وَأَبَی یَأْبَی (۴) فَشَاذٌّ۔

ترجمہ: چوتھا باب فَعَلَ یَفْعَلُ کے وزن پر، ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ، جیسے: اَلْفَتْحُ کھولنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلْمَنْعُ: روکنا۔اَلصَّبْغُ: رنگ کرنا۔اَلرَّھْنُ: گروی رکھنا۔اَلسَّلْخُ: کھال کھینچنا۔

جان لیں کہ ہر وہ فعل جو اس وزن پر آتا ہے، اُس کے عین یا لام کلمے کی جگہ حُروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہوتا ہے، حُروفِ حلقی چھ ہیں: حاء، خاء، عین، غین، ھا، ھمزہ، جن کا مجموعہ "اَغْ خَعَہ" ہے۔لیکن رَکَنَ یَرْکَنُ اور اَبیٰ یَابیٰ شاذ ہیں۔

(۱) **ہر فعلے کہ:** یعنی جو فعل باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہوگا اُس کے عین، یا لام کلمہ کا حرفِ حلقی ہونا ضروری ہے۔لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جس فعل میں عین، یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو وہ اسی باب سے ہو۔لہٰذا یَشْھَدُ اور یَسْمَعُ سے اعتراض نہیں ہوگا کہ پہلے میں عین کلمہ اور دوسرے میں لام کلمہ حرف حلقی ہے پھر بھی یہ دونوں باب فتح سے نہیں ہیں۔

(۲) اغح خعہ: یہ حروف حلقی کا ایک مہمل مجموعہ ہے۔لہٰذا اس کا کوئی خاص اعراب اور معنیٰ نہ تلاش کیا جائے۔

(۳) ۔رَکَنَ یَرْکَنُ :) (مائل ہونا، بھروسہ کرنا) اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ باب فَتَحَ سے ہے، لیکن اس کا عین، یا لام کلمہ حرفِ حلقی نہیں ہے۔اُس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ شاذ یعنی خلافِ قانون اور موافقِ استعمال ہے جو اہل زبان کے نزدیک مقبول ہے۔اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ باب فَتَحَ سے

نہیں ہے، بلکہ اس کا ماضی باب نَصَرَ سے لیا گیا ہے اور مضارع بابِ سَمِعَ سے، اور دونوں کو ملا دینے سے باب فَتَحَ سے معلوم ہونے لگا۔

(۴) أَبَی یَابَیٰ (ناپسند کرنا، انکار کرنا) یہ باب فَتَحَ سے ہے۔ اور عین، یا لام کلمہ حرفِ حلقی نہ ہونے کے باوجود اس باب سے ہونا شاذ ہے۔ اور شاذ کی تین قسمیں ہیں: (۱) موافقِ قانون اور مخالفِ استعمال۔ جیسے یَسْجُدُ کا اسم ظرف مَسْجَدٌ (۲) مخالفِ قانون اور موافقِ استعمال۔ جیسے یَسْجُدُ کا اسم ظرف مَسْجِدٌ (۳) مخالفِ قانون واستعمال۔ جیسے یَسْجُدُ کا اسم ظرف مَسْجُدٌ۔ پہلی دونوں قسمیں شاذ مقبول کہلاتی ہیں اور تیسری قسم شاذ مردود ہے۔ اَبیٰ، یَابیٰ شاذ کی دوسری قسم سے ہے جو مقبول ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(٦)

باب پنجم: بروزنِ فَعُلَ یَفْعُلُ (بِضَمِّ الْعَیْنِ فِیْهِمَا) بداں کہ ایں باب لازم ست (۱) وبیشتر اسم فاعل ایں باب بروزنِ فَعِیْلٌ می آید۔ چوں اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ بزرگ شدن۔

تصریفه: کَرُمَ. یَکْرُمُ. کَرَمًا. وَکَرَامَةً. (فَهُوَ) کَرِیْمٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اُکْرُمْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَکْرُمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَکْرَمٌ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِکْرَمٌ وَمِکْرَمَةٌ وَمِکْرَامٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَکْرَمَانِ، وَمِکْرَمَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَکَارِمُ وَمَکَارِیْمُ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَکْرَمُ، وَالمُؤَنَّثُ مِنْهُ کُرْمیٰ، وَتَثْنِیَتُهُمَا اَکْرَمَانِ وَکُرْمَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَکْرَمُوْنَ وَاَکَارِمُ، وَکُرَمٌ وَکُرْمَیَاتٌ.

اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ: پاکیزہ شدن۔ اَلْقُرْبُ: نزدیک شدن۔ اَلْبُعْدُ: دور شدن۔ اَلْکَثْرَةُ: بسیار شدن۔

ترجمه: پانچواں باب: فَعُلَ یَفْعُلُ کے وزن پر ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے ضمہ کے ساتھ۔ جان لیجیے یہ باب لازم ہے، اور اس کا اسم فاعل اکثر "فَعِیْلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَةُ: باعزت ہونا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔
اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ :پاکیزہ ہونا۔اَلْقُرْبُ:نزدیک ہونا۔اَلْبُعْدُ :دور ہونا ۔
اَلْكَثْرَةُ:زیادہ ہونا۔

---

(۱)**لازم است:** فعل لازم وہ فعل ہے جس کا معنی فاعل سے مل کر پورا ہوجائے اور مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو۔جیسے بَعُدَ(وہ دور ہوا)۔اور فعل متعدّی وہ فعل ہے جس کا معنی فاعل سے مل کر پورا نہ ہو ،بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔جیسے فَهِمْتُ الدَّرْسَ (میں نے سبق سمجھا)۔

سوالات

(۱).اَلْفَهْمُ (س).اَلْقَطْعُ (ف).اَلصُّعُوْبَةُ (ك).ان تینوں مصادر سے صرفِ صغیر سنائیں۔

(۲)۔باب،فعل اور صیغہ بتائیے،پھر ترجمہ کیجیے۔

نُحَمِّدُ.فُتِحَتْ.بَعَدتِّ.يَقْطَعْنَ.شَاهِدَتَانِ. مَمْنُوْعَةٌ. اُلْطُفُوْنَ . مِحْفَظَةٌ . مَصْبَغَانِ.لَا تَسْلِخُوا. فَهِمْتَ .مُنِعْنَ .اُلْطُفَا. تُحْفَظِيْنِ .اِحْفَظْنَ .لَا تَقْرُبْ .يُفْهَمَانِ.مَسَامِعُ .صُبْغِي .مِقْطَعَانِ.كَثِيْرٌ .مَحْمُوْدٌ .

(۳)عربی بنائیے:

بہت سی رنگنے والیاں۔گواہی دینے کی دو جگہیں۔ان دو(مذکروں)نے حفاظت کی۔وہ مشکل ہوگا۔ایک کھال کھینچا ہوا۔دو زیادہ سمجھنے والے۔سننے کے بہت سے آلے۔تم سب (مذکر)قریب مت ہو۔ایک رنگی ہوئی۔تو ایک (مؤنث) تعریف کر۔وہ قتل کی گئی۔دو روکنے والے۔تم دونوں سنے جاتے ہو۔ایک زیادہ لکھنے والی۔تو طلب کیا گیا۔وہ دونوں عبادت کرتے ہیں۔ہم نے گواہی دی۔کھال کھینچنے کے دو آلے۔عبادت کرنے کا ایک وقت۔تو ایک (مذکر) پہچان۔تم سب (مؤنثیں)مت سنو۔میں ڈھونڈا جاتا ہوں۔

سبق(۷)
شاذ کے ابواب

اَمّا **شاذ** آں کہ وزن او کم تر آید، آں را سہ باب (۱) ست۔

باب اوّل: بروزنِ فَعِلَ يَفْعِلُ(بِكَسْرِ الْعَيْنِ فِيْهِمَا) چوں اَلْحَسْبُ (۲) وَالْحِسْبَانُ: پنداشتن۔

تصریفہ: حَسِبَ، يَحْسِبُ ،حَسْبًا وَحِسْبَانًا (فَهُوَ) حَاسِبٌ .وَ حُسِبَ يُحْسَبُ ،حَسْبًا وَحِسْبَانًا (فَهُوَ)مَحْسُوْبٌ،اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِحْسِبْ، وَالنَّهْيُ مِنهُ لَا تَحْسِبْ،اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَحْسِبٌ ،وَالآلَةُ مِنْهُ مِحْسَبٌ وَمِحْسَبَةٌ وَمِحْسَابٌ،وَتَثْنِيَتُهُمَا مَحْسِبَانِ وَمِحْسَبَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَحَاسِبُ وَمَحَاسِيْبُ ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَحْسَبُ ،وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ حُسْبىٰ،وَتَثْنِيَتُهُمَا اَحْسَبَانِ وَحُسْبَيَانِ ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَحْسَبُوْنَ وَاَحَاسِبُ وَحُسَبٌ وَحُسْبَيَاتٌ .

بداں کہ صحیح (۳)ازیں باب جز حَسِبَ يَحْسِبُ وَنَعِمَ يَنْعِمُ دیگر نیامدہ است۔اَلنَّعْمُ وَالنَّعْمَةُ:خوش عیش شدن۔

ترجمہ: پہلا باب فَعِلَ يَفْعِلُ کے وزن پر ،ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے کسرہ کے ساتھ: جیسے:اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ.گمان کرنا۔

صرف صغیر:اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

جان لیں کہ اس باب سے ''حَسِبَ يَحْسِبُ''اور نَعِمَ يَنْعِمُ'' کے علاوہ کوئی اور صحیح کلمہ نہیں آیاہے۔اَلنَّعْمُ وَالنَّعْمَةُ:خوش حال ہونا۔

(۱)**سہ باب:** مصنف علیہ الرحمہ نے شاذ کے تین ابواب ذکر کیے ہیں ،لیکن محققین کے نزدیک شاذ صرف ایک باب یعنی حَسِبَ يَحْسِبُ ہے۔اور باقی دو ابواب مستقل ابواب نہیں ہیں ،بلکہ ان میں تداخل ہے۔یعنی ماضی کسی اور باب سے لیا گیا اور مضارع کسی اور باب سے۔

(۲) اَلْحَسْبُ : حَسْبٌ (بِفَتْحِ الْحَاء) اور حُسْبَانٌ (بضم الحاء) باب سَمِعَ، يَسْمَعُ سے آتا ہے۔ اس کا معنی ہے شمار کرنا، حساب کرنا۔ اور حِسْبَانٌ (بکسرِ الحاء) اور مَحْسِبَةٌ (بِفَتح الْمِيم وكَسرِ السِّيْنِ) باب فَعِلَ يَفْعِلُ سے آتا ہے۔

(۳) **صحیح**: صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ، یا حرف علت، یا دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں۔ صحیح سے صرف دو مصادر اس باب سے آتے ہیں۔ البتہ معتل (جس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرفِ علت ہو) سے چند مصادر اس باب سے آتے ہیں۔ جیسے: وَمِقَ يَمِقُ (دوست رکھنا) وَفِقَ يَفِقُ (موافق ہونا)۔ وَرِثَ يَرِثُ (وارث ہونا) وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۸)

باب دوم بروزنِ فَعِلَ يَفْعُلُ (۱) (بِكَسْرِ الْعِيْنِ فِي الْمَاضِي وَضَمِّهَا فِي الْغَابِرِ). بداں کہ صحیح ازیں باب جز فَضِلَ يَفْضُلُ دیگر نیامدہ است، وبعضے حَضِرَ يَحْضُرُ وَنَعِمَ يَنْعُمُ ازیں باب گویند۔ چوں اَلْفَضْلُ : افزوں شدن، وغلبہ کردن۔

تصریفہ: فَضِلَ، يَفْضُلُ، فَضْلًا، (فَهُوَ) فَاضِلٌ. وَفُضِلَ يُفْضَلُ، فَضْلًا (فَهُوَ) مَفْضُوْلٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ أُفْضُلْ، وَالنَّهْيُ مِنْهُ لَا تَفْضُلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْضَلٌ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِفْضَلٌ وَمِفْضَلَةٌ وَ مِفْضَالٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَفْضَلَانِ وَمِفْضَلَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاضِلُ وَمَفَاضِيْلُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ أَفْضَلُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُضْلٰى، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَفْضَلَانِ وَ فُضْلَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْضَلُوْنَ وَاَفَاضِلُ، وَفُضَلٌ وَ فُضْلَيَاتٌ ..... اَلْحُضُوْرُ حاضر شدن۔

ترجمہ: دوسرا باب فَعِلَ يَفْعُلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے کسرہ اور مضارع میں عین کلمے کے ضمہ کے ساتھ۔ جان لیں کہ اس باب سے "فَضِلَ يَفْضُلُ" کے علاوہ کوئی اور صحیح کلمہ نہیں آیا ہے۔ اور بعض حضرات "حَضِرَ يَحْضُرُ اور نَعِمَ يَنْعُمُ" کو بھی اسی باب سے کہتے ہیں۔ جیسے اَلْفَضْلُ زیادہ ہونا، غلبہ کرنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی ۔

اَلْحُضُوْرُ: حاضر ہونا۔

---

(۱) **فَعِلَ یَفْعُلُ:** مصنف نے اسے شاذ کا دوسرا باب قرار دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی مستقل باب نہیں ہے ،کیوں کہ فَضِلَ ،یَفْضُلُ باب سَمِعَ اور نَصَرَ دونوں سے آتا ہے ۔تو پہلے سے ماضی اور دوسرے سے مضارع لے کر ملا دیا گیا،ایک الگ باب معلوم ہونے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۹)

باب سوم: بروزنِ فَعُلَ یَفْعَلُ (بِضَمِّ الْعَیْنِ فِي الْمَاضِي وَفَتْحِهَا فِي الْغَابِرِ) . بداں کہ ہر ماضی کہ مضموم العین بود مستقبل او نیز مضموم العین آید، مگر در صرف واحد از معتل عین واوی (۱) مانند کُدتَّ (۲) وَتَکَادُ ،چوں اَلْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَةُ : خواستن ،ونزدیک شدن۔

تصریفه: کَادَ(۳)، یَکَادُ،(۴) کَوْدًا وَکَیْدُوْدَةً (۵) (فَهُوَ) کَائِدٌ- (۶)-وَکِیْدَ(۷) یُکَادُ ،کَوْدًا وَکَیْدُوْدَةً (فَهُوَ)مَکُوْدٌ (۸)، اَلأَمْرُ مِنْهُ کَدْ،(۹) وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَکَدْ،(۱۰) اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَکَادٌ،(۱۱) وَالآلَةُ مِنْهُ مِکْوَدٌ، (۱۲) وَمِکْوَدَةٌ وَمِکْوَادٌ ،وَتَثْنِیَتُهُمَا مَکَادَانِ وَمِکْوَدَانِ،وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَکَاوِدُ وَمَکَاوِیْدُ،أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَکْوَدُ ،وَالمُؤَنَّثُ مِنْهُ کُوْدَي ، وَتَثْنِیَتُهُمَا اَکْوَدَانِ وَکُوْدَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَکْوَدُوْنَ وَاَکَاوِدُ،وَکُوَدٌ وَکُوْدَیَاتٌ .

بداں کہ کُدتَّ در اصل کَوَدْتَّ بود، ضمہ بر واوٗ دشوار داشتہ نقل کردہ بما قبل دادند بعد ازالۂ حرکتِ ماقبل، واو از جہت اجتماعِ ساکنین افتاد، وبعدہٗ دال را بہ تا بدل کردند و تا را در تا ادغام کردند کُدتَّ شد۔

وَ تَکَادُ در اصل تَکْوَدُ بود حرکتِ واو نقل کردہ بما قبل دادند، پس از جہتِ فتحۂ ماقبل واو، الف گشت، تَکَادُ شد۔ ایں لغت را بعضے از سَمِعَ یَسْمَعُ نیز گویند۔

ترجمہ: تیسرا باب فَعُلَ یَفْعَلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے ضمہ اور مضارع میں عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ ۔جان لیجیے کہ ہر وہ ماضی جس کا عین کلمہ مضموم ہو، اُس کے مضارع کا بھی عین کلمہ مضموم ہوتا ہے ، مگر معتل عین واوی کی ایک گردان میں (ایسا نہیں ہے): مثلاً کُدتَّ اور تَکَادُ۔ جیسے اَلْکَوْدُ وَ الْکَیْدُوْدَۃُ: چاہنا، نزدیک ہونا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

جان لیں کہ کُدتَّ اصل میں کَوُدتَّ تھا، واؤ پر ضمہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیدیا، پھر واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا ،اُس کے بعد دال کو تاء سے بدل کر، تاء کا تا میں ادغام کردیا، کُدتَ ہوگیا۔

تَکَادُ اصل میں تَکْوَدُ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن، اس لیے واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، پھر ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ کو الف سے بدل دیا، تَکَادُ ہوگیا۔

اور بعض حضرات اس لفظ (یعنی کَادَ یَکَادُ) کو "باب سَمِعَ یَسْمَعُ" سے بھی کہتے ہیں۔

---

(۱)۔ **معتل عین واوی:** یعنی وہ کلمہ جس کے عین کلمہ کی جگہ واو حرف علت ہو۔ جیسے اَلْقَوْلُ، اَلْخَوْفُ وغیرہ۔

(۲)۔ کُدتَّ اس کا درست تلفظ کِدتَّ ہے۔ باب سَمِعَ ،یَسْمَعُ سے آتا ہے ۔قرآن پاک میں ہے :لَقَدْ کِدتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا (الاسراء، ۱۷۔ آیت ۷۴) تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے۔

لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ کِدتَّ کاف کے ضمہ کے ساتھ بھی ایک لغت ہے جو شاذ ہے

(۳)۔ کَادَ یہ اصل میں کَوُدَ تھا۔ واو متحرک اور اس سے پہلے فتحہ تھا، اس لیے واو کو الف سے بدل دیا ۔کَادَ ہوگیا۔

(۴)۔ یَکَادُ: اصل میں یَکْوَدُ تھا۔ واو متحرک اور اس سے پہلے حرف صحیح ساکن تھا، اس لیے واو کی حرکت ماقبل کو دے دی، پھر واو جو اصل میں متحرک تھا اب ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گیا۔ یَکَادُ ہو گیا۔

(۵) کَیْدُوْدَۃٌ: یہ اصل میں کَیْوَدُوْدَۃٌ تھا۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے، پہلا حرف ساکن تھا۔ اس لیے واو کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا، پھر تخفیف کے لیے ایک یا کو حذف کر دیا۔ کَیْدُوْدَۃٌ ہو گیا۔

(۶)۔ کَائِدٌ یہ اصل میں کَاوِدٌ تھا واو الف زائدہ کے بعد پڑا اس کو ہمزہ سے بدل دیا کَائِدٌ ہو گیا۔

(۷) کِیْدَ یہ اصل میں کُوِدَ تھا واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور اس کی حرکت دور کر دی، پھر ماقبل کسرہ ہو جانے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا کِیْدَ ہو گیا۔

(۸)۔ مَکُوْدٌ یہ اصل میں مَکْوُوْدٌ تھا۔ واو پر ضمہ دشوار تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا دو ساکن جمع ہوئے ایک کو حذف کر دیا مَکُوْدٌ ہو گیا۔

(۹)۔ کَدْ یہ اصل میں اِکْوَدْ تھا یَکَادُ کے قاعدہ سے واو الف ہو گیا، پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا شروع میں ہمزۂ وصل کی ضرورت باقی نہ رہی اس لیے ہمزہ بھی حذف ہو گیا کَدْ ہو گیا۔

(۱۰)۔ لَا تَکَدْ یہ اصل میں لَا تَکْوَدْ تھا یَکَادُ کے قاعدہ سے واو الف ہو گیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا لَا تَکَدْ ہو گیا۔

(۱۱)۔ مَکَادٌ یہ اصل میں مَکْوَدٌ تھا یَکَادُ کے قاعدہ سے واو الف ہو گیا مَکَادٌ ہو گیا۔

(۱۲)۔ مِکْوَدٌ: اس میں بھی یَکَادُ والا قاعدہ جاری ہو کر مِکَادٌ ہونا چاہیے تھا، لیکن چونکہ اسم آلہ کا اصل وزن مِفْعَالٌ ہے اور باقی دونوں اوزان اس کی فرع ہیں، یہاں مِکْوَادٌ میں واو الف نہیں ہوا کیوں کہ وہ مدہ زائدہ سے پہلے ہے تو باقی اوزان میں بھی واو کو الف نہیں کیا گیا تاکہ اصل وزن کی موافقت رہے۔

سوالات

(۱) شاذ کے تمام اوزان علامتوں اور مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۲) باب، فعل اور صیغہ بتائیے پھر ترجمہ کیجیے۔

یَحْسِبُوْنَ . لَا تَنعِمَا . لَا تَنْعُمِیْ . حَضِرْنَ. کَادُوْا .اَکَاوِدُ .مَفْضُلَوْلَتَانِ . نَاعِمَاتٌ. اِحْسِبُوْا .مَفْضَلٌ .مِفْضَلَانِ .لَطِیْفٌ . مَرْفُوْعَۃٌ .فُتِحَتْ . یَشْرِبْنَ .ادخلِیْ .تُظْلَمُ . مِقْطَعَۃٌ .مَشْھَدَانِ .اِعْلَمُوْا .تُرزَقُوْنَ . قُتِلْنَا ۔

(۳)عربی بنائیے۔
وہ نزدیک ہوئی۔ تو لوٹا۔ تو قید کی گئی۔ وہ سوار نہیں ہوا۔ دو رنگے ہوئے۔ ایک پہننے والی۔ کئی پکانے والیاں۔ پھونکنے کا ایک آلہ۔ نکلنے کی بہت سی جگہیں۔ دو زیادہ سمجھنے والے۔ آنے کا ایک وقت۔ سننے کے چند آلے۔ کئی زیادہ جاننے والے۔ لکھی ہوئی۔ تو ایک (مذکر) سوار ہو۔ تو ایک (مؤنث) گواہی دے۔ تم سب (مذکر) قتل مت کرو۔ تم سب (مؤنثیں) مت لکھو۔ وہ سب دور کی جاتی ہیں۔ وہ سب مارے جائیں گے۔ میں سنوں گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۰)
ثلاثی مزید فیہ کا بیان

امّا منشعب ثلاثی کہ درو حرف زائد نیز باشد بر دو گونہ است: یکے آں ملحق (۱) برباعی باشد، دوم آں ملحق برباعی نباشد۔ امّا آں کہ ملحق برباعی نباشد نیز بر دو گونہ است: یکے آں کہ درو الفِ وصل (۲) در آید، و دیگر آں کہ درو الفِ وصل در نیاید۔ امّا آں کہ درو الفِ وصل در آید آں را نہ باب ست۔

ترجمہ: ثلاثی مزید فیہ وہ ہے جس میں حرف زائد بھی ہو اس کی دو قسمیں ہیں (۱)ملحق برباعی (۲)غیر ملحق برباعی۔
ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں:(۱)ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی با ہمزۂ وصل، (یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو)۔ (۲)ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل، (یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو)۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی با ہمزۂ وصل کے (۹)ابواب ہیں۔

---

(۱) **مُلحق:** مُلحق وہ ثلاثی ہے جو کسی حرف کے بڑھنے سے رباعی کے وزن پر ہو جائے، اور اس میں بابِ ملحق بہ کے علاوہ کوئی دوسرا معنٰی نہ ہو۔ یعنی اس میں بابِ ملحق بہ کی خاصیات کے علاوہ کوئی دوسری خاصیت نہ

پائی جائے۔خاصیت ہی کو ''معنیٰ باب'' بھی کہتے ہیں۔اور اُس کی شرط یہ ہے کہ ملحق کا مصدر باب ملحق بہ کے مصدر کے موافق ہو۔لہٰذا جَلْبَبَ،دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے ،کیوں کہ اس کا مصدر جَلْبَبَةٌ ،دَحْرَجَةٌ کے موافق ہے۔

(۲)الف وصل: یہاں مجازًا ہمزہ کو الف کہ دیا گیا ہے۔جو ہمزہ شروع کلمہ میں آتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں (۱)**اصلی**:یعنی جو تمام گردانوں میں فا کے مقابل ہو۔جیسے أَمَرَ ،أَخَذَ وغیرہ۔ (۲)زائد۔یعنی جو اس طرح نہ ہو۔پھر ہمزۂ زائدہ کی دو قسمیں ہیں:(۱)وصلی۔(۲) قطعی۔وصلی:اس ہمزۂ کو کہتے ہیں جس کا ماقبل تلفظ میں مابعد سے متّصل ہو۔جیسے :اِجْتَنَبَ، اِنْفَطَرَ وغیرہ کا ہمزہ۔اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آئے تو اُسے مابعد سے ملا کر ادا کیا جائے گا اور ہمزہ تلفظ میں نہ آئے گا جیسے مَا اجْتَنَبَ ،فَانْفَطَرَ۔قطعی:اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو تلفظ میں اپنے ماقبل کو مابعد سے الگ کردے۔جیسے اَکْرَمَ کا ہمزہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۱)

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل کے نو باب ہیں

باب اول بروزنِ اِفْتِعَال(۱)چوں اَلِاجْتِنَابُ:پرہیز کردن۔

تصریفه: اِجْتَنَبَ، يَجْتَنِبُ، اِجْتِنَابًا (فَهُوَ) مُجْتَنِبٌ (۲)- وَ أُجْتُنِبَ،يُجْتَنَبُ،اِجْتِنَابًا (فَهُوَ)مُجْتَنَبٌ ،(۳)اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَجْتَنِبْ .

اَلِاقْتِبَاسُ :پارۂ نور چیدن.اَلِاقْتِنَاصُ :صید کردن ۔اَلِالْتِمَاسُ :جُستن اَلِاعْتِزَالُ:یکسو شدن.اَلِاحْتِمَالُ:برداشتن.اَلِاخْتِطَافُ:ربودن.

باب دوم: بروزنِ اِسْتِفْعَال(۴)چوں اَلِاسْتِنْصَارُ:طلب یاری کردن۔

تصریفه:اِسْتَنْصَرَ ،يَسْتَنْصِرُ ،اِسْتِنْصَارًا(فَهُوَ)مُسْتَنْصِرٌ .وَ أُسْتُنْصِرَ ،يُسْتَنْصَرُ ،اِسْتِنْصَارًا (فَهُوَ)مُسْتَنْصَرٌ ،اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَنْصِرْ .

اَلِاسْتِغْفَارُ: آمرزش خواستن ۔اَلِاسْتِفْسَارُ: پرسیدن ۔اَلِاسْتِنْفَارُ: رمیدن، ورمانیدن۔اَلِاسْتِخْلَافُ: کسے را بجاے خویش، یابجاے دیگر نشانیدن ۔ اَلِاسْتِمْتَاعُ: برخورداری گرفتن بکسے، یا بچیزے۔

بدان کہ ایں ہر دو باب لازم و متعدّی آمدہ اند۔

ترجمہ: **پہلا باب** اِفْتِعَالٌ کے وزن پر، جیسے: اِلِاجْتِنَابُ: پرہیز کرنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاقْتِبَاسُ: نور کے ٹکڑے چننا۔اَلِاقْتِنَاسُ: شکار کرنا۔اَلِالْتِمَاسُ: تلاش کرنا ۔اَلِاعْتِزَالُ: کنارہ کش ہونا۔اَلِاحْتِمَالُ: اٹھانا۔اَلِاخْتِطَافُ: اُچکنا۔

دوسرا باب اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر، جیسے: اَلِاسْتِنْصَارُ: مدد طلب کرنا۔

صرف صغیر: اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاسْتِغْفَارُ: بخشش چاہنا۔ اَلِاسْتِفْسَارُ: پوچھنا۔اَلِاسْتِنْفَارُ: بھاگنا، بھگانا ۔اَلِاسْتِخْلَافُ: کسی شخص کو اپنا یا کسی دوسرے کا قائم مقام بنانا۔اَلِاسْتِمْتَاعُ: کسی شخص یا چیز سے فائدہ اٹھانا۔یہ دونوں (افتعال، اور استفعال) باب لازم اور متعدّی دونوں آتے ہیں۔

---

(۱)**اِفْتِعَال**: اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے "ہمزہ" اور فاکلمہ کے بعد "تا" زائد ہونا ہے۔

(۲)**مُجْتَنِبٌ**: ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب میں اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے فعل مضارع معروف کی جگہ میم مضموم لائیں اور آخری حرف سے پہلے کسرہ دیں اگر کسرہ نہ ہو اور آخر میں تنوین دیں، اسم فاعل بن جائے گا۔جیسے یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ۔یُبَعْثِرُ سے مُبَعْثِرٌ۔یَتَسَرْبَلُ سے مُتَسَرْبِلٌ:

(۳)**مُجْتَنَبٌ**: ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب میں اسم مفعول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے فعل مضارع مجہول میں علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لائیں اور آخر میں تنوین دیں۔جیسے یُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ وغیرہ۔اور ان ابواب کا اسم ظرف اپنے باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔

(۴)**اِستفعال**: اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے "ہمزہ، سین اور تا" زائد ہونا ہے۔

سوالات

(۱) افتعال اور استفعال کے وزن پر اردو میں استعمال ہونے والے کم از کم پانچ پانچ مصادر اور ان کے اسم فاعل واسم مفعول بتائیں۔

(۲) باب، فعل اور صیغہ بتائیے، پھر ترجمہ بھی کیجیے۔

اِسْتَغْفِرْ. يَلْتَمِسُوْنَ. مُقْتَبَسَاتٌ. اِجْتَنَبْتَ. مَا اقْتَنَصْتِ. مَا الْتُمِسْتُ. بُعِثَتْ. مُجْلِسٌ. اَبْعَدُوْنَ. لَا تَعْتَزِلَا. مُحْتَمِلَةٌ. يُخْتَطَفْنَ. لَا تَسْتَنْصِرُوْنَ. لَا تُرْزَقُوْنَ. لَمْ تَسْتَغْفِرِيْ. لَنْ اَسْتَفْسِرَ. لَيَسْتَخْلِفَانِّ. مِحْفَظَتَانِ. لَنْ نُمْدَح. لَمْ يُغْفَرَا.

(۳) عربی بنائیے:

وہ دونوں خلیفہ بنائے گئے۔ تم دونوں نہیں بھگائے گئے۔ ہم دونوں نفع اٹھاتے ہیں۔ وہ سب بخشش نہیں چاہتی ہیں۔ تو ایک (مؤنث) اچک لے۔ وہ دونوں ضرور طلب کریں گی۔ ان سب (مذکروں) نے شکار کیا۔ ان سب (مؤنثوں) کو نہیں چنا جائے گا۔ تم دو (مؤنثوں) کی مدد کی جائے گی۔ میں ہرگز نہیں روکا جاؤں گا۔ میں پہچانی جاؤں گی۔ میں ہرگز شکار نہیں کروں گی۔ پہچاننے کے دو آلے۔ زیادہ دھونے والیاں۔ تم سب (مؤنثیں) مت بھاگو۔ بہت سے مدد چاہنے والیاں۔ دو بھیجے ہوئے۔ لکھنے کی دو جگہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۲)

باب سوم بروزنِ اِنْفِعَال (۱) چوں اَلْاِنْفِطَارُ: شگافتہ شدن۔ بداں کہ ہر فعلے کہ بریں وزن آید لازم باشد۔

تصریفہ: اِنْفَطَرَ، يَنْفَطِرُ، اِنْفِطَارًا (فَهُوَ) مُنْفَطِرٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْفَطِرْ.

اَلْاِنْصِرَافُ: باز گشتن۔ اَلْاِنْقِلَابُ: برگشتہ شدن۔ اَلْاِنْخِفَافُ: سبک شدن۔ اَلْاِنْشِعَابُ: شاخ در شاخ شدن۔

باب چهارم بروزنِ اِفْعِلَال(۲)۔بداں کہ ایں باب لازم ست ۔چوں اَلِاحْمِرَارُ:سرخ شدن۔

تصریفه:اِحْمَرَّ ،(۳)یَحْمَرُّ ،اِحْمِرَارًا (فَهُوَ)مُحْمَرٌّ،اَلْأَمْرُ مِنْهُ (۴) اِحْمَرَّ ،اِحْمَرِّ ،اِحْمَرِرْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَحْمَرَّ ،لَا تَحْمَرِّ ،لَا تَحْمَرِرْ.

اَلِاخْضِرَارُ:سبز شدن۔اَلِاصْفِرَارُ:زرد شدن۔اَلِاغْبِرَارُ:گرد آلود شدن ۔اَلِابْلِقَاقُ:ابلق شدن اسپ۔

ترجمه: تیسراباب اِنْفِعَالٌ کے وزن پر جیسے اَلِانْفِطَارُ: پھٹا ہوا ہونا۔جان لیں کہ ہر وہ فعل جو اس وزن پر آتا ہے وہ لازم ہوتا ہے۔

صرف صغیر:اوپر موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِانْصِرَافُ:پھرنا۔اَلِانْقِلَابُ:بدلنا۔اَلِانْخِفَافُ:ہلکا ہونا۔ اَلِانْشِعَابُ : شاخ در شاخ ہونا۔

چوتھا باب:اِفْعِلَالٌ کے وزن پر۔جان لیں کہ یہ باب بھی لازم ہے ۔۔۔جیسے :اَلِاحْمِرَارُ:سرخ ہونا۔

صرف صغیر:اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاخْضِرَارُ:سبز ہونا۔اَلِاصْفِرَارُ:زرد ہونا۔اَلِاغْبِرَارُ:غبار آلود ہونا ۔ اَلِابْلِقَاقُ :گھوڑے کا چتکبرہ ہونا۔

---

(۱)**اِنْفِعَال**:اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور نون زائد ہونا ہے۔

(۲)**اِفْعِلَال**:اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور لام کلمہ کے بعد اسی جنس کا ایک حرف زائد ہونا،یعنی لام کلمہ کی تکرار ہے۔

(۳)اِحْمَرَّ:اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا،یَحْمَرُّ اصل میں یَحْمَرِرُ تھا۔اور مُحْمَرٌّ اصل میں مُحْمَرِرٌ تھا۔دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کردیا اِحْمَرَّ، یَحْمَرُّ اور مُحْمَرٌّ ہوگیا۔

(۴)**اَلْأَمْرُ مِنْہُ:** اس باب کے فعل امر، نفی جحد بلم اور فعل نہی میں تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ ادغام کے بعد آخری حرف کو فتحہ دیا جائے، کیوں کہ فتحہ اخف الحرکات ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسرہ دیا جائے، کیوں کہ ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ دیا جاتا ہے۔ اور تیسری صورت یہ ہے کہ ادغام نہ کیا جائے، بلکہ اصل پر باقی رکھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۳)

باب پنجم بروزنِ اِفْعِيْلَال(۱)چوں اَلِادْهِيْمَامُ: سخت سیاہ شدن۔

تصریفه: اِدْهَامَّ ،يَدْهَامُّ،اِدْهِيْمَامًا (فَهُوَ) مُدْهَامٌّ،اَلامْرُ مِنْهُ اِدْهَامَّ ، اِدْهَامِّ ،اِدْهَامِمْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَدْهَامَّ ،لَا تَدْهَامِّ،لَا تَدْهَامِمْ.

اَلِاشْيِبْرَارُ: گندم گوں شدن۔ اَلِاكْمِيْتَاتُ: کمیت شدن اسپ۔ اَلِاشْهِيْبَابُ: سفید شدن اسپ۔ اَلِاصْحِيْرَارُ: خشک شدن نبات۔ اَلِاسْحِيْرَارُ: ہمراز شدن۔ بداں کہ ایں باب لازم ہے۔

باب ششم: بروزنِ اِفْعِيْعَال(۲)چوں اَلِاخْشِيْشَانُ(۳) سخت درشت شدن۔

تصریفه: اِخْشَوْشَنَ. يَخْشَوْشِنُ. اِخْشِيْشَانًا (فَهُوَ) مُخْشَوْشِنٌ، اَلاَمْرُ مِنْهُ اِخْشَوْشِنْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَخْشَوْشِنْ.

اَلِاخْرِيْرَاقُ: دریدہ شدن جامہ۔ اَلِاخْلِيْلَاقُ: کہنہ شدن جامہ۔ اَلِامْلِيْلَاحُ: شور شدن آب۔ اَلِاحْدِيْدَابُ: کوزہ شدن پشت۔ بداں کہ ایں باب ہم لازم ست ودر قرآن مجید نیامدہ است۔

ترجمه: پانچواں باب: اِفْعِيْلَالٌ کے وزن پر جیسے اَلِادْهِيْمَامُ: سخت سیاہ ہونا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاسْمِیْرَارُ: گندم گوں ہونا۔ اَلِاکْمِیتَاتُ: گھوڑے کا سرخ و سیاہ ہونا ۔ اَلِاشْھِیْبَابُ: گھوڑے کا سفید ہونا۔ اَلِاصْحِیْرَارُ: گھاس کا خشک ہونا ۔ اَلِاسْحِیْرَارُ: ہم راز ہونا۔ جان لیں کہ یہ باب لازم ہے۔

چھٹا باب: اِفْعِیْعَالٌ کے وزن پر جیسے اَلِاخْشِیْشَانُ: انتہائی سیاہ ہونا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاخْرِ یْرَاقُ: کپڑے کا پھٹا ہوا ہونا، اَلِاخْلِیْلَاقُ: کپڑے کا پرانا ہونا ۔ اَلِامْلِیْلَاحُ: پانی کا کھارا ہونا۔ اَلِاحْدِیْدَابُ: کبڑا۔

جان لیں کہ یہ باب بھی لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱) **اِفْعِیْلَال:** اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد الف زائد ہونا اور لام کلمہ کی تکرار ہے۔

(۲) **اِفْعِیْعَال:** اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد واو اور اس واو کے بعد عین کلمہ کی جنس سے ایک حرف زائد ہونا ہے۔

(۳) **اَلاخْشِیْشَانُ:** یہ اصل میں اِخْشِوْشَان تھا۔ واو ساکن ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا۔

سوالات

(۱) اَلِانْفِصَالُ (جدا ہونا)۔ اَلِاسْوِدَادُ (کالا ہونا)۔ اَلِاحْمِیْرَارُ (سرخ ہونا) ۔ ان مصادر سے صرفِ صغیر سنائیں۔

(۲) انفعال سے اردو میں استعمال ہونے والے کم از کم پانچ مصادر اور ان کے اسم فاعل بتائیں۔

(۳) باب، فعل اور صیغہ بتائیے، پھر ترجمہ کیجیے۔

اِحْدَوْدَبَا. مَااملَوْلَحَ. اَحْمَارُّ. لَا يَسْهَارُّوْنَ. ظُلِمْتِ. مَاجُرِحْتَ. تُبْعَظُ. لَا نُقْتَلُ. لَمْ تَنْقَلِبِي. لَنْ يَنْصَرِفْنَ. لَنْ تُضْرَبنَ. لَمْ تُنْصَرُوا. لَيَكْتُبْنَانِّ. لَتُدْفَعْنَانِّ. اِصْفَرِرْ. اِخْضَرِّ. لَا تَنْشَعِبْ. مُحْرَوْرِقَانِ. مُقْتَنِصُونَ. مَكَاتِبُ.

(۴) عربی بنائیے:

جدا ہونے والی۔ تم دو (مؤنثیں) غبار آلود نہ ہو۔ وہ سب سرخ ہوں گے۔ وہ زرد نہیں ہوگا۔ وہ دونوں کالے ہوں گے۔ وہ کبڑی نہیں ہوگی۔ وہ دونوں ضرور پلٹیں گی۔ وہ دونوں ہرگز نہیں بھاگیں گے۔ تو ایک (مؤنث) بخشش چاہ۔ وہ نہیں پوچھے جائیں گے۔ تو نہیں بھیجی جائے گی۔ میں ہرگز نہیں پہچانا جاؤں گا۔ بیٹھنے کی دو جگہیں۔ پکانے کے بہت سے آلے۔ دھوئی ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۴)

باب ھفتم بروزن اِفْعِوَّال (۱) چوں اَلِاجْلِوَّاذُ: شتافتن شتر۔

تصریفه: اِجْلَوَّذَ، يَجْلَوِّذُ. اِجْلِوَّاذًا (فَهُوَ) مُجْلَوِّذٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِجْلَوِّذْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَجْلَوِّذْ.

اَلِاخْرِوَّاطُ: (۲) چوب تراشیدن۔ اَلِاعِلِوَّاطُ (۳) بگردن شتر آویختہ برو سوار شدن۔

يُقَالُ (۴) اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرُ، اِذَا تَعَلَّقَ بِعُنُقِهٖ وَعَلَاهُ. بداں کہ ایں باب ہم لازم است ودر قرآن شریف نیامدہ۔

باب ھشتم: بروزنِ اِفَّاعُلٌ (۵) چوں اَلِاثَّاقُلُ: گراں بار شدن وخود را گراں بار ساختن۔

تصریفه: اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا (فَهُو) مُثَّاقِلٌ، اَلاَمْرُ مِنْهُ اِثَّاقَلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَثَّاقَلْ.

اَلاِدَّارُکُ: در رسیدن ،ودر رسانیدن ۔اَلاِسَّاقُطُ: میوہ از درخت افگندن ۔اَلاِشَّابُہٗ: ہم شکل شدن، اَلاِصَّالُحُ: بایک دیگر آشتی کردن۔

ترجمہ: ساتواں باب: اِفْعِوَّالٌ کے وزن پر جیسے :اَلاِجْلِوَّاذُ: اونٹ کا تیز دوڑنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اِلاِخْرِوَّاطُ: لکڑی چھیلنا۔اَلاِعْلِوَّاطُ: اونٹ کی گردن پکڑ کر اُس پر سوار ہونا۔کہاجاتا ہے "اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرُ" جب آدمی اونٹ کی گردن پکڑکراس پر سوار ہوجائے۔

جان لیں کہ یہ باب بھی لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

آٹھواں باب: اِفَّاعُلٌ کے وزن پر جیسے :اَلاِثَّاقُلُ: بوجھل ہونا، خود کو بوجھل بنانا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اِلاِدَّارُکُ: پہنچنا، پہنچانا۔اَلاِسَّاقُطُ: درخت سے پھل گرنا۔اَلاِشَّابُہٗ: ہم شکل ہونا۔اَلاِصَّالُحُ: آپس میں صلح کرنا۔

---

(۱)**اِفْعِوَّال**: اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد واو مشدد زائد ہونا ہے۔

(۲)**اَلاِخْرِوَّاط**: لغت کی معتبر کتابوں میں اس کا معنی "لکڑی چھیلنا" نہیں ہے، بلکہ راستہ دراز ہونا، جال کا الٹا ہوکر شکار کے پاؤں پر بند ہوجانا، تیز چلنا، تیز گزرنا ہے۔ہاں! اس کے مجرد خَرَطَ کا معنی "لکڑی چھیلنا" ہے۔ہوسکتا ہے کہ مصنف نے مجرد کی موافقت کا خیال کرکے یہ معنی لکھا ہو، لیکن صرف کی معتبر کتابوں میں اس کی صراحت ہے کہ اِفْعِوَّال کا وزن ثلاثی سے منقول نہیں ہے۔

(۳)اَلاِعْلِوَّاطُ: منشعب کے اکثر نسخوں میں اس کا معنی "قلادہ در گردن شتر بستن" یعنی اونٹ کی گردن میں قلادہ ڈالنا لکھا ہے۔لیکن لغت کی معتبر کتابوں میں یہ معنی نہیں ملتا، بلکہ لسان الفردوس اور تاج العروس

وغیرہ میں ہے: اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ اِعْلِوَّاطًا : تَعَلَّقَ بِعُنُقِهٖ وَعَلَاهُ یعنی اونٹ کی گردن پکڑ کر اس پر سوار ہونا۔

مصنف نے یہی معنی لکھا ہو لیکن نقل کرنے والے نے وَعَلَاهُ کو قِلَادَةً پڑھ لیا ہوگا اور اُس کی مناسبت سے بزعم خود مصنف نے اُس کی اصلاح کردی ہوگی۔ چناں چہ منشعب کے ایک پرانے نسخہ میں اس طرح ہے: اَلْاِعْلِوَّاطُ :بگردنِ شتر آویختہ بروسوار شدن۔ یُقَالُ: اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ اِذَا تَعَلَّقَ بِعُنُقِهٖ وَعَلَاهُ.

(۴)**یُقَالُ:** جب آدمی اونٹ کی گردن پکڑ کر اس پر سوار ہوجائے تو محاورۂ عرب میں کہا جاتا ہے :اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ۔ یعنی وہ اونٹ کی گردن پکڑ کر اس پر سوار ہوگیا۔

(۵)**اِفَّاعُلٌ:** اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزہ اور فاکلمہ کی تکرار اور فاکلمہ کے بعد الف زائد ہونا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۵)

باب نهم بروزن اِفَّعُّلٌ(۱) چوں اَلْاِطَّهُّرُ: پاک شدن۔ **تصریفه:**

اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا (فَهُوَ) مُطَّهِّرٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِطَّهَّرْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَطَّهَّرْ.

اَلْاِزَّمُّلُ: جامہ برکشیدن۔ اَلْاِضَّرُّعُ: زاری کردن۔ اَلْاِجَّنُّبُ: دور شدن۔ اَلْاِذَّكُّرُ: پند پزیرفتن، و یاد کردن۔

بداں کہ (۲) اصل باب اِفَّاعُلٌ وَاِفَّعُّلٌ، تَفَاعَلٌ وَتَفَعُّلٌ بودہ، تا را ساکن کردہ بفا بدل کردند، وفا را در فا ادغام نمودند از جہت مجانست در مخرج، پس ہمزۂ وصل مکسور در اولِ اُو در آوردند، تا ابتدا بسکون لازم نیاید اِفَّاعُلٌ وَاِفَّعُّلٌ شد۔

ترجمه: نواں باب: اِفَّعُّلٌ کے وزن پر جیسے اَلاِطَّهُّرُ: پاک ہونا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلاِزَّمُّلُ :سر پر کپڑا باندھنا ،اَلاضَّرُّعُ:عاجزی کرنا۔اَلاِجَّنُّبُ:دور ہونا۔ اَلاِذَّکُّرُ:نصیحت قبول کرنا،یاد کرنا۔

جان لیجیے کہ باب اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ:اصل میں تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ تھے، تا کو ساکن کرکے فا سے بدل دیا، پھر مخرج میں ہم جنس ہونے کی وجہ سے فا کا فا میں ادغام کردیا، اُس کے بعد ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لے آئے، تاکہ ابتدا بالسکون لازم نہ آئے،اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہوگیے۔

---

(۱)**اِفَّعُّلٌ**:اس کی علامت ماضی میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ زائد ہونا،اور فا وعین کلمہ کی تکرار یعنی مشدد ہونا ہے۔

(۲)**بداں کہ :** مصنف علیہ الرحمہ کے اس بیان سے واضح ہے کہ ثلاثی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے کل سات ابواب ہیں اور آخر کے دو باب ادغام کے بعد شروع میں ہمزۂ وصل آنے کی وجہ سے ثلاثی مزید فیہ باہمزۂ میں شامل کرلیے گئے ہیں،ورنہ یہ حقیقت میں ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل سے ہیں۔

سوالات

(۱)ثلاثی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے کتنے ابواب ہیں؟ہر ایک کو اس کی علامت اور مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲)باب،فعل اور صیغہ بتائیے،پھر ترجمہ کیجیے۔

يَطَّهِّرْنَ.لَا تَجْلَوِّذِيْ.اِصَّالَحْ.لَمْ يَذَّكَّرُوا.لَنْ تَخْرِوِّطَ .مَا اعْلَوَّطَ . لَا تَثَّا قَلُوْنَ .مُزَّمَّلُوْنَ .اِدَّارَكَتْ.ليشّابهن.ضُرِبَتَا . تُسْمَعِيْنَ.مَا قُتِلْتِ.لَا نُلْدَغُ . مَجْلِسَانِ .اَعلَمانِ.مِنشَرَةٌ.مَلبُوسٌ.

(۳)عربی بنائیے۔

دو نصیحت قبول کرنے والے۔عبادت کرنے کی بہت سی جگہیں۔تم دو (مذکر) لکھو۔تو ایک (مؤنث)عاجزی مت کر۔وہ سب ضرور آپس میں صلح کریں گی۔کاٹنے کے دو آلے۔وہ ہرگز کپڑا نہیں اوڑھے گی۔تم سب سیاہ ہورہے ہو۔وہ سرخ ہوگئی۔تو مدد نہیں چاہتی ہے۔میں نے شکار نہیں کیا۔وہ جدا کی جائے گی۔بہت سے زیادہ لکھنے والے۔میں روکا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۱۶)

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے ابواب

امّا آن کہ درو الف وصل در نیاید آں را پنج باب است:

باب اول بروزنِ اِفْعَال (۱) چوں اَلاِکْرَامُ: گرامی کردن۔ **تصریفه** :أَكْرَمَ ،يُكْرِمُ (۲) إِكْرَامًا، (فَهُوَ) مُكْرِمٌ، وَأُكْرِمَ يُكْرَمُ ،إِكْرَامًا (فَهُوَ) مُكْرَمٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ أَكْرِمْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُكْرِمْ.

اَلإِسْلَامُ: مسلمان شدن، وگردن نہادن بطاعت ۔اَلإِذْهَابُ: بُردن۔ اَلإِعْلَانُ: آشکارا کردن۔ اَلإِكْمَالُ: تمام کردن۔

بداں کہ ہمزۂ امر حاضر (۳) ایں باب وصلی نیست، بلکہ ہمزۂ قطعی است کہ حذف کردہ شدہ است از مضارع او۔ یعنی تُكْرِمُ کہ در اصل تُأَكْرِمُ بودہ است از برائے موافقتِ أُكْرِمُ (۴) کہ در اصل أُأَكْرِمُ بودہ است، ہمزۂ ثانی از جہت اجتماع ہمزتین افتاد أُكْرِمُ شد۔

ترجمه: (ثلاثی مزید فیہ کے) جن ابواب میں ہمزۂ وصل نہیں آتا اس کے پانچ باب ہیں۔

پهلا باب :إِفْعَالٌ کے وزن پر جیسے: اَلإِكْرَامُ :عزت کرنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلإِسْلَامُ: مسلمان ہونا اور اطاعت کے لیے گردن جھکانا۔ اَلإِذْهَابُ: لے جانا۔ اَلإِعْلَانُ: اعلان کرنا۔ اَلإِكْمَالُ: مکمل کرنا۔

جان لیجیے کہ اس باب کے امر حاضر کا ہمزۂ وصلی نہیں ہے، بلکہ ہمزۂ قطعی ہے، جو اُس کے مضارع تُكْرِمُ سے ۔ جو اصل میں تُأَكْرِمُ تھا۔ أُكْرِمُ کی موافقت کے لیے حذف ہوگیا ہے، أُكْرِمُ اصل میں أُأَكْرِمُ تھا، دوسرا ہمزہ اجتماع ہمزتین کی وجہ سے حذف ہوگیا، أُكْرِمُ ہوگیا۔

(۱)**اِفْعَال**:اس کی علامت ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ قطعی زائد ہونا ہے۔
(۲)**یُکْرِمُ**:مضارع معروف میں بھی علامتِ مضارع پر ضمہ ہے۔اس کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ ابواب جن کے ماضی میں چار حروف ہوتے ہیں ان کے مضارع میں مطلقاً علامتِ مضارع پر ضمہ ہوتا ہے۔اور معروف ومجہول میں فرق یہ ہوتا ہے کہ حرفِ اخیر سے پہلے معروف میں کسرہ اور مجہول میں فتحہ ہوتا ہے
(۳)**ھمزۂ امر حاضر**:یہاں امر حاضر کی قید اتفاقی ہے،کیوں کہ اس باب کے ماضی،مصدر اور امر حاضر سب میں ہمزۂ قطعی ہوتا ہے۔
(۴)**أُکْرِمُ**:یہ اصل میں أُأَکْرِمُ تھا،دو ہمزہ جمع ہوئے تو دوسرا ہمزہ حذف کردیا گیا،پھر اُس کی موافقت میں تمام صیغوں سے ہمزہ حذف کردیا گیا،تو یُأَکْرِمُ .تَأَکْرِمُ .نُأَکْرِمُ کے بجاے یُکْرِمُ. تُکْرِمُ. نُکْرِمُ وغیرہ ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۷)

باب دوم بروزنِ تَفْعِیْل(۱)چوں اَلتَّصْرِیْفُ :گردانیدن ۔**تصریفه**:صَرَّفَ ،یُصَرِّفُ، تَصْرِیْفًا (فَھُوَ) مُصَرِّفٌ .وَصُرِّفَ .یُصَرَّفُ ، تَصْرِیْفًا (فَھُوَ) مُصَرَّفٌ،اَلأَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ،وَالنَّھْيُ عَنْهُ لَا تُصَرِّفْ.

اَلتَّکْذِیْبُ وَالْکِذَّابُ:کسے را دروغ زن داشتن ۔اَلتَّقْدِیْمُ پیش شدن ، وپیش کردن ۔اَلتَّمْکِیْنُ:جاے دادن۔اَلتَّعْظِیْمُ:بزرگ داشتن ۔اَلتَّعْجِیْلُ: شتابی کردن۔

باب سوم بروزنِ تَفَعُّل(۲)چوں اَلتَّقَبُّلُ:پزیرفتن۔تصریفہ:تَقَبَّلَ ، یَتَقَبَّلُ ،تَقَبُّلًا (فَھُوَ)مُتَقَبِّلٌ.وَتُقُبِّلَ ،یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا (فَھُوَ)مُتَقَبَّلٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ ،وَالنَّھْيُ عَنْهُ لَا تَقَبَّلْ.

اَلتَّفَکُّهُ : میوہ خوردن۔ اَلتَّلَبُّثُ : درنگ کردن۔اَلتَّعَجُّلُ: شتافتن ۔ اَلتَّبَسُّمُ :دندان سفید کردن۔

بداں کہ در باب تَفَعُّلٌ وَ تَفَاعُلٌ وَ تَفَعْلُلٌ ہر جا کہ (۳) دو تا در اول کلمہ بہم آیند روا باشد کہ یک تا را حذف کنند۔

ترجمہ: دوسرا باب :تَفْعِيْلٌ کے وزن پر جیسے اَلتَّصْرِيْفُ: گھمانا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّكْذِيْبُ وَالْكِذَّابُ: کسی شخص کو جھٹلانا۔اَلتَّقْدِيْمُ: آگے ہونا، آگے کرنا، اَلتَّمَكِيْنُ: جگہ دینا، اَلتَّعْظِيْمُ: عزت کرنا۔اَلتَّعْجِيْلُ: جلدی کرنا۔

تیسرا باب تَفَعُّلٌ کے وزن پر جیسے: اَلتَّقَبُّلُ: قبول کرنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّفَكُّهُ: پھل کھانا، اَلتَّلَبُّثُ: دیر کرنا۔اَلتَّعَجُّلُ: جلدی کرنا۔اَلتَّبَسُّمُ: مسکرانا

جان لیجیے کہ "باب تَفَعُّلٌ وَ تَفَاعُلٌ وَ تَفَعْلُلٌ "میں جس جگہ دو تا شروع کلمہ میں جمع ہوجائیں، تو وہاں ایک تا کو حذف کرنا جائز ہے۔

---

(۱) **تفعیل**: اس کی علامت ماضی میں عین کلمہ مشدّد ہونا ہے۔

(۲) **تَفَعُّلٌ**: اس کی علامت ماضی میں فا کلمہ سے پہلے تا زائدہ ہونا، اور عین کلمہ مشدّد ہونا ہے۔

(۳) **ھرجا کہ**: اس سے مراد مضارع معروف اور نہی معروف ہے، کہ ان کے شروع میں دو تا جمع ہوں تو ایک تا کو حذف کرنا جائز ہے۔مجہول میں ایسا نہیں ہوسکتا، کیوں کہ اس میں اگر پہلی تا کو حذف کریں گے تو اسی باب کے معروف سے التباس لازم آئے گا، کیوں کہ معروف و مجہول دونوں تَقَبَّلُ، تَقَابَلُ، تَدَحْرَجُ ہوں گے۔اور اگر دوسری تا کو حذف کریں گے تو دوسرے ابواب کے مجہول سے التباس لازم ہوگا۔اس لیے کہ دوسری تا حذف کرنے پر تُقَبَّلُ، تُقَابَلُ، تُدَحْرَجُ ہوں گے، اور یہی اوزان بالترتیب بابِ تفعیل، باب مفاعلت اور باب فَعْلَلَةٌ کے مجہول کے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۸)

باب چھارم بروزن مُفَاعَلَة (۱)چوں اَلمُقَاتَلَةُ وَالقِتَالُ: با یک دیگر کارزار کردن ،**تصریفه**:قَاتَلَ،یُقَاتِلُ،مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا (فَهُوَ)مُقَاتِلٌ .وَقُوْتِلَ ، یُقَاتَلُ ،مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا (فَهُوَ)مُقَاتَلٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ،وَالنّهيُ عَنْهُ لَا تُقَاتِلْ.

اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ: با یک دیگر عذاب کردن .اَلمُخَادَعَةُ وَالْخِدَاعُ :فریفتن۔اَلمُلَازَمةُ وَاللِّزَامُ:باہم لازم گرفتن۔اَلمُبَارَكَةُ (۲)برکت گرفتن بخدائے عزّوجل،یا بکسے،یا بچیزے۔

باب پنجم بروزن تَفَاعُل(۳)اَلتَّقَابُلُ:با یک دیگر رو برو شدن۔ **تصریفه** :تَقَابَلَ ،يَتَقَابَلُ،تَقَابُلًا (فَهُوَ) مُتَقَابِلٌ وَ تُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ ،تَقَابُلًا (فَهُوَ)مُتَقَابَلٌ،اَلأَمْرُ مِنْهُ تَقَابَلْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقَابَلَ.

اَلتَّخَافُتُ:بایک دیگر سخن پنہاں گفتن۔اَلتَّعَارُفُ:با یک دیگر شناختن ۔ اَلتَّفَاخُرُ :بایک دیگر فخر کردن۔

ترجمہ: چوتھا باب مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر جیسے:اَلمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ :آپس میں لڑائی کرنا۔

صرف صغیر:اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ:ایک دوسرے کو سزا دینا۔اَلمُخَادَعَةُ وَالْخِدَاعُ : دھوکا دینا،اَلمُلَازَمَةُ وَاللِّزَامُ:آپس میں ایک دوسرے کولازم پکڑنا ۔ اَلمُبَارَكَةُ :اللہ تعالی،یا کسی شخص یا کسی چیز سے برکت حاصل کرنا۔

پانچواں باب :تَفَاعُلٌ کے وزن پر جیسے اَلتَّقَابُلُ :ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔

صرف صغیر:اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّخَافُتُ:آپس میں خفیہ بات کرنا،اَلتَّعَارُفُ:ایک دوسرے کو پہچاننا۔ اَلتَّفَاخُرُ :آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

---

(۱)**مُفَاعَلَۃ**:اس کی علامت ماضی میں فا کلمہ کے بعد الف زائد ہونا ہے۔اس باب میں عام طور سے مشارکت کا معنی ہوتا ہے،یعنی فعل میں جانبین شریک ہوتے ہیں۔جیسے ضَارَبَ نَاصِرٌ زُهَيْرًا (ناصر نے زہیر کو مارا،اور زہیر نے ناصر کو مارا)گویا لڑائی میں دونوں شریک ہوے۔اور کبھی غیر مشارکت کا معنی ہوتا ہے۔جیسے عَاقَبْتُ اللِّصَّ (میں نے چور کو سزا دی)۔

(۲)**اَلْمُبَارَکَۃُ**: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے:اللہ تعالی،یا کسی آدمی،یا کسی چیز سے برکت حاصل کرنا۔لیکن لغات میں اس طرح ہے:بَارَكَ الرَّجُلُ (برکت کی دعا کرنا،راضی ہونا)۔بَارَكَ اللهُ لَكَ،وَفِيكَ،وَعَلَيْكَ،وَبَارَكَكَ (برکت دینا)

(۳)**تَفَاعُل**:اس کی علامت ماضی میں فا کلمہ سے پہلے تا،اور فا کلمہ کے بعد الف زائد ہونا ہے۔

سوالات

(۱)اَلإِخْرَاجُ:(نکالنا)۔اَلتَّعَلُّمُ(سیکھنا)اَلمُجَالَسَۃُ(ایک کا دوسرے کے ساتھ بیٹھنا،ہم نشیں ہونا)۔اَلتَّبَاعُدُ(ایک دوسرے سے دور ہونا) ۔ اَلتَّبَاغُضُ (آپس میں دشمنی کرنا)ان مصادر سے صرف صغیر سنائیں۔

(۲)ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کے تمام ابواب علامتوں اور مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے ۔اور ہر ایک سے اردو میں استعمال ہونے والے پانچ پانچ مصادر اور ان کے اسم فاعل واسم مفعول بھی بتائیے۔

(۳)باب،فعل اور صیغہ بتائیے،پھر ترجمہ کیجیے۔

تباغضتا.لاتباعدانِ .یتفاخرن.لَمْ تتعارفا.مَا تَخافتَ.مُتقابلانِ.لَا تُجَالِسُوا .لَيُقَاتلنَّ.لن نُلازِمَ.اِذْهِبِي.مُخْرَجَة.قَدِّمُوا.لَا تُعجِّلْنَ .نُصِرْتِ . اُدْفَعُ .ماكُسِرَتْ.لَا يُضْرَبُوْنَ.مَنزِل.مِفْتَاحَانِ.أصبَرَ.

(۴)عربی بنائیے۔

دو زیادہ لکھنے والے۔کھایا ہوا۔دو مسکرانے والیاں۔تو ایک (مؤنث)نہ پھیر۔تم سب (مذکر)تعظیم کرو۔قتل کرنے کے بہت سے آلے۔ایک عبادت گاہ۔ وہ ضرور اعلان کرے گی۔میں ہرگز قبول نہیں کروں گی۔وہ دونوں کپڑا اوڑھتی ہیں۔وہ دونوں جدا ہوئے۔وہ دونوں شکار نہیں کریں گے۔میں کپڑا نہیں ہوا۔وہ نہیں بھیجا گیا۔تو زخمی کی گئی۔وہ قید کی جائے گی۔تو نہیں روکا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۱۹)

رباعی کا بیان

اَمّا رباعی نیز بر دو گونہ است:یکے مجرد کہ در و حرف زائد نباشد،دوم منشعب کہ در و حرف زائد ہم باشد۔اَمّا آں کہ در و حرف زائد نباشد،آں را یک باب است۔واِیں باب لازم ومتعدّی نیز آمدہ است۔

باب اوّل بر وزن فَعْلَلَةٌ (ا) چوں اَلْبَعْثَرَةُ:برانگیختن۔ **تصریفه:** بَعْثَرَ،يُبَعْثِرُ،بَعْثَرَةً (فَهُوَ)مُبَعْثِرٌ.وَ بُعْثِرَ يُبَعْثَرُ،بَعْثَرَةً (فَهُوَ) مُبَعْثَرٌ ، اَلأَمْرُ مِنْهُ بَعْثِرْ ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُبَعْثِرْ.

اَلدَّحْرَجَةُ :بسیار گردانیدن ۔اَلْعَسْكَرَةُ: لشکر ساختن۔ اَلْقَنْطَرَةُ: پل بستن۔اَلزَّعْفَرَةُ:رنگ کردن بزعفران۔

ترجمہ: رباعی کی بھی دو قسمیں ہیں (ا)رباعی مجرد:وہ فعل جس میں کوئی حرف زائد نہ ہو(۲)رباعی مزید فیہ:وہ فعل جس میں کوئی زائد حرف بھی ہو۔وہ رباعی مجرد جس میں کوئی حرف زائد نہ ہو اس کا ایک باب ہے اور یہ باب لازم ومتعدّی دونوں طرح آتا ہے۔

پہلا باب فَعْلَلَةٌ کے وزن پر:جیسے اَلْبَعْثَرَةُ ابھارنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلدَّحْرَجَةُ : لڑھکانا۔ اَلْعَسْكَرَةُ: لشکر بنانا۔ اَلْقَنْطَرَةُ: پل باندھنا۔ اَلزَّعْفَرَةُ: زعفران سے رنگنا۔

---

(۱)**فَعْلَلَةٌ**:اس کی علامت ماضی میں چار حروف اصلیہ ہونا،اور کوئی حرف زائد نہ ہونا ہے۔اس کا مصدر فِعْلَاۃٌ(بالکسر)جیسے سِرْهَافًا۔فَعْلَالًا (بالفتح)جیسے صَلْصَالًا ،وَسْوَاسًا۔فَعْلَلٰی،جیسے قَهْقَرىٰ اور جیسے فُعْلُلَاءُ(بضم اول وثالث،والف ممدودہ)جیسے قُرْفُصَاءُ۔بھی آتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲۰)

رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل

امّا رباعی منشعب کہ در وحرف زائد باشد، آں نیز بر دوگونہ است: یکے آں در و ہمزۂ وصل نباشد، ودیگر آں کہ در و ہمزۂ وصل باشد۔ امّا آں کہ در و ہمزۂ وصل نباشد، نیز یک باب ست۔ وایں باب لازم است ودر قرآن مجید نیامدہ است۔

باب اول بروزنِ تَفَعْلُل (۱) چوں اَلتَّسَرْبُلُ: پیراہن پوشیدن۔ **تصریفه** :تَسَرْبَلَ ، يَتَسَرْبَلُ،تَسَرْبُلًا (فَهُوَ) مُتَسَرْبِلٌ،اَلأَمْرُ مِنْهُ تَسَرْبَلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَسَرْبَلْ.

اَلتَّبَرْقُعُ :برقع پوشیدن،اَلتَّمَقْهُرُ:مقہور شدن۔اَلتَّزَنْدُقُ:زندیق شدن ۔ اَلتَّبَخْتُرُ:بناز خرامیدن۔

ترجمہ: رباعی مزید فیہ جس میں کوئی حرف زائد بھی ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) رباعی مزید فیہ جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو (۲) رباعی مزید فیہ: جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو۔ رباعی مزید فیہ جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو اس کا بھی ایک باب ہے اور وہ لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

پہلا باب تَفَعْلُل کے وزن پر جیسے اَلتَّسَرْبُلُ :قمیص پہننا ۔ **صرف صغیر**:اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔
اَلتَّبَرْقُعُ:برقع پہننا۔اَلتَّمَقْهُرُ:مقہور ہونا،اَلتَّزَنْدُقُ:بے دین ہونا۔اَلتَّبَخْتُرُ :اترا کر چلنا۔

(۱)تَفَعْلُلٌ:اس کی علامت ماضی میں چار حروف اصلیہ سے پہلے تا زائد ہونا ہے۔
(۲)**زندیق شدن**:زندیق کا معنی بے دین ہونا۔مجوسی کو بھی زندیق کہا جاتا ہے،کہ وہ آگ کی پوجا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲۱)

رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل

امّا آں کہ درو ہمزۂ وصل درآید،آں را دو باب است،وآں ہر دو باب لازم است۔

باب اول بروزن اِفْعِنْلَال(۱) چوں اَلاِبْرِنْشَاقُ : شاد شدن۔ **تصریفه:** اِبْرَنْشقَ، يَبْرَنْشِقُ، اِبْرِنْشَاقًا (فَهُوَ) مُبْرَنْشِقٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ اِبْرَنْشِقْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَبْرَنْشِق.

اَلِاحْرِنْجَامُ:جمع شدن۔اَلِابْلِنْدَاحُ:فراخ شدن جایگاہ۔ اَلِاسْلِنْطَاحُ: بر قفا خفتن۔اَلِاعْرِنْكَاسُ:سیاہ شدن مو۔بداں کہ ایں باب در قرآن شریف نیامدہ است۔

باب دوم بروزن اِفْعِلَّال(۲)چوں اَلِاقْشِعْرَارُ:موے بر تن خاشتن۔ تصریفہ :اِقْشَعَرَّ، يَقْشَعِرُّ، اِقْشِعْرَارًا (فُهو) مُقْشَعِرٌّ، اَلأَمْرُ مِنْهُ (۳) اِقْشَعِرَّ ،اِقْشَعِرِّ،اِقْشَعْرِرْ ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقْشَعِرَّ ،لَا تَقْشَعِرِّ،لَا تَقْشَعْرِرْ.

اَلِاقْمِطْرَارُ: سخت ناخوش شدن۔ اَلِاشْفِتْرَارُ: پراگندہ شدن۔ اَلِازْمِهْرَارُ: سرخ شدن چشم۔ اَلِاسْمِهْرَارُ: سخت شدن خار۔ اَلِاشْمِخْرَارُ: بلند شدن،۔

بداں کہ ایں باب در قرآن شریف آمدہ است کما قَالَ اللهُ تَعَالیٰ: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۴). (الزمر۳۹۔آیت ۲۳)

ترجمہ: رباعی مزید فیہ جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو اس کے دو باب ہیں اور وہ دونوں باب لازم ہیں: پہلا باب اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر جیسے اَلِابْرِنْشَاقُ: خوش ہونا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاحْرِنْجَامُ: جمع ہونا۔ اَلِابْلِنْدَاحُ: جگہ کا کشادہ ہونا۔ اَلِاسْلِنْطَاحُ: چت لیٹنا۔ اَلِاعْرِنْكَاسُ: بالوں کا سیاہ ہونا

جان لیجیے کہ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

دوسرا باب: اِفْعِلَّالٌ کے وزن پر جیسے اِقْعِشْرَارٌ: رونگٹا کھڑا ہونا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاقْمِطْرَارُ: انتہائی ناراض ہونا۔ اَلِاشْفِتْرَارُ: پراگندہ ہونا۔ اَلِازْمِهْرَارُ: آنکھ کا سرخ ہونا۔ اَلِاسْمِهْرَارُ: کانٹے کا سخت ہونا۔ اَلِاشْمِخْرَارُ: بلند ہونا۔

جان لیں کہ یہ باب قرآن شریف میں آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ کنزالایمان: اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں)۔

سوالات

(۱) رباعی مجرد و مزید فیہ کے تمام ابواب مثالوں کے ساتھ سنائیے اور ان کی علامتیں بھی بتائیے
(۲) اَلتَّرْجَمَۃُ (ایک زبان کا معنی دوسری زبان میں بتانا)۔ اَلتَّدحْرُجُ :(لڑھکنا)۔ اَلاِطْمِئنَانُ (قرار پانا)۔ ان مصادر سے صرف صغیر سنائیں۔
(۳) باب، فعل اور صیغہ بتائیے، پھر ترجمہ کیجیے۔
لَمْ يَشْمَخِرُّوا۔ اسلنطحتْ۔ مَا تَزَنْدَقَ۔ لَا تَتبرقعُ ۔ نُعَسكِرُ ۔ مُزَعفِرةٌ ۔ لَا تَتَبَخْتَرْ۔ لَن يحرنجمنَ ۔ أَناصرُ ۔ لَيَتعارفانِّ ۔ مُقدّ،متانِ ۔ كُذِّبْتِ ۔ لَا يُخْرَجْنَ ۔ تَعَلَّمْنَ ۔ تُضْرَبِينَ ۔ مَا رُزِقْتَ ۔ مَفصلانِ ۔ مِقْطَعَةٌ ۔ لن تُدفَعَ ۔ لَمْ تُعْرَفِي ۔
عربی بنائیے۔
وہ خوش ہوئی۔ تو ناز سے چلتی ہے۔ وہ دونوں چت نہیں سوتے ہیں۔ تو پاس نہیں بیٹھا۔ وہ ضرور جلدی کریں گے۔ وہ ہرگز نہیں سیکھیں گی۔ تم دو (مذکر) تعظیم کرو۔ تم سب (مؤنثیں) آپس میں دشمنی مت کرو۔ ایک فریب دینے والی۔ تو نہیں نکالا گیا۔ تو پہچانی گئی۔ میں نہیں روکا جاؤں گا۔ ہم بھیجے جائیں گے۔ دو زیادہ لکھنے والے۔ کھولنے کے دو آلے۔ بہت سے ڈھلے ہوئے۔ لوٹنے کی ایک جگہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۲۲)

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے ابواب

امّا ثلاثی منشعب کہ ملحق برباعی است نیز بردونہ است: یکے آں کہ ملحق برباعی مجرد باشد، و دوم آں کہ ملحق برباعی مجرد نباشد۔ امّا آں کہ ملحق برباعی مجرد باشد، آں را ہفت باب است۔

باب اول بروزن فَعْلَلَة (۱) (بِتَكْرَارِ اللَّامِ) چوں اَلْجَلْبَبَةُ: چادر پوشیدن (۲)۔ **تصریفه**: جَلْبَبَ، يُجَلْبِبُ، جَلْبَبَةً (فَهُوَ) مُجَلْبِبٌ ۔ وَجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً (فَهُوَ) مُجَلْبَبٌ ، اَلأَمْرُ مِنْهُ جَلْبِبْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُجَلْبِبْ ۔ اَلشَّمْلَلَةُ: شتافتن۔ وَلَيْسَ هٰذَا الْبَابُ فِي الْقُرْآنِ۔

باب دوم: بروزنِ فَعْلَنَةٌ (بِزِيادَةِ النُّوْنِ بَيْنِ الْعَيْنِ وَاللَّامِ)چوں اَلْقَلْنَسَةُ:کلاہ پوشیدن۔**تصریفه:**قَلْنَسَ،يُقَلْنِسُ ،قَلْنَسَةً (فَهُوَ)مُقَلْنِسٌ .وَ قُلْنِسَ يُقَلْنَسُ ،قَلْنَسَةً (فَهُوَ)مُقَلْنِسٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ قَلْنِسْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُقَلْنِسْ .وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ.

ترجمه: ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کی بھی دو قسمیں ہیں(۱) ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد ہو(۲) ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد نہ ہو۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں

پہلا باب: فَعْلَلَةٌ کے وزن پر ،لام کلمہ کی تکرار کے ساتھ جیسے : اَلْجَلْبَبَةُ :چادر پہننا(ترجمہ پہنانے کا ہوگا کیوں کہ یہ متعدّی ہے)۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔ اَلشَّمْلَلَةُ: تیز دوڑنا۔ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

دوسرا باب: فَعْنَلَةٌ کے وزن پر ،عین اور لام کلمہ کے درمیان ”نون“ کی زیادتی کے ساتھ، ”اَلْقَلْنَسَةُ: ٹوپی پہننا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱)**فَعُلَلَةٌ:** یہ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا وزن ہے۔اور رباعی مجرد کا وزن بھی فَعْلَلَةٌ ہے۔دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی مجرد کے وزن میں چار حروف اصلی ہوتے ہیں اور اس میں دوسرا کلمہ اصلی نہیں، بلکہ زائد ہوتا ہے۔اسی طرح ملحق برباعی مجرد کے دوسرے ابواب میں بھی غور و فکر کریں گے تو کوئی حرف زائد ملے گا اور رباعی مجرد سے فرق نمایاں ہوجائے گا۔

(۲)**چادر پویشدن:** یعنی چادر پہننا۔تقریباً تمام نسخوں میں ایسا ہی ہے ،لیکن صحیح یہ ہے کہ مصدر متعدّی ہے اور اس کا معنی چادر، یا قمیص پہنانا ہے۔اسی طرح ملحق برباعی مجرد کے دیگر مصادر میں بھی متعدّی کے بجائے لازم ترجمہ کیا گیا ہے۔لہذا پوشیدن کی جگہ پوشانیدن ہونا چاہیے۔ جیسا کہ لغت کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲۳)

باب سوم: بروزن فَوْعَلَةٌ (بِزِيَادَةِ الْوَاوِ بَيْنَ الْفَاءِ وَالْعَيْنِ) چوں اَلْجَوْرَبَةُ: پاتابہ پوشیدن۔ **تصریفه**: جَوْرَبَ، يُجَوْرِبُ، جَوْرَبَةً (فَهُوَ) مُجَوْرِبٌ. وَجُوْرِبَ، يُجَوْرَبُ، جَوْرَبَةً (فَهُوَ) مُجَوْرَبٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ جَوْرِبْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُجَوْرِبْ.

اَلْحَوْقَلَةُ: سخت پیر شدن۔ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ.

باب چهارم بروزن فَعْوَلَةٌ (بِزِيَادَةِ الْوَاوِ بَيْنَ الْعَيْنِ وَاللَّامِ) چوں اَلسَّرْوَلَةُ ازار پوشیدن۔ **تصریفه**: سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ، سَرْوَلَةً (فَهُوَ) مُسَرْوِلٌ. وَسُرْوِلَ، يُسَرْوَلُ، سَرْوَلَةً (فَهُوَ) مُسَرْوَلٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ سَرْوِلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُسَرْوِلْ. اَلْجَهْوَرَةُ آواز بلند کردن۔ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ.

ترجمه: تیسرا باب فَوْعَلَةٌ کے وزن پر، فا کلمہ اور عین کلمہ کے درمیان "واو" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلْجَوْرَبَةُ: پائتابہ پہنانا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلْحَوْقَلَةُ: انتہائی بوڑھا ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔۔

چوتھا باب فَعْوَلَةٌ کے وزن پر، عین اور لام کلمہ کے درمیان "واو" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے اَلسَّرْوَلَةُ: لنگی پہنانا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔ اَلْجَهْوَرَةُ: آواز بلند کرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق(۲۴)

باب پنجم: بروزن فَیْعَلَةٌ (بِزِ یَادَةِ الْیَاءِ بَیْنَ الْفَاءِ وَالْعَیْنِ)چوں اَلْخَیْعَلَةُ:پیراہن بے آستین پوشیدن۔**تصریفه**:خَیْعَلَ ،یُخَیْعِلُ ،خَیْعَلَةً (فَھُوَ) مُخَیْعِلٌ.وَ خُوْعِلَ،(۱)یُخَیْعَلُ،خَیْعَلَةً (فَھُوَ)مُخَیْعَلٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ خَیْعِلْ ، وَالنَّھْيُ عَنْهُ لَا تُخَیْعِلْ.

اَلْھَیْمَنَةُ :گواہ شدن۔یُقَالُ :(۲)إِنَّ الْھَاءَ فِیْهِ مُبَدَّلَةٌ مِنَ الْھَمْزَةِ. اَلصَّیْطَرَةُ :برگماشته شدن۔وَجَاءَ فِي الْقُرْآنِ کَمَا قَالَ اللهُ تَعَالیٰ:لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُسَیْطِرٍ[الغاشیة:۸۸/۲۲]

بداں که خُوْعِلَ در اصل خُیْعِلَ بود از جهت ضمۂ ماقبل ی،واو گشت خُوْعِلَ شد۔

باب ششم بروزن فَعْیَلَةٌ (بِزِ یَادَةِ الیَاءِ بَیْنَ الْعَیْنِ وَاللَّامِ)چوں اَلشَّرْیَفَةُ :افزونۂ برگھائے کشت بُریدن۔**تصریفه**:شَرْیَفَ ،یُشَرْیِفُ،شَرْیَفَةً (فَھُوَ) مُشَرْیِفٌ.وَ شُرْیِفَ ،یُشَرْیَفُ ،شَرْیَفَةً (فَھُوَ) مُشَرْیَفٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ شَرْیِفْ وَالنَّھْيُ عَنْهُ لَا تُشَرْیِفْ .

اَلجَرْیَلَةُ زراندودن۔وَلَیْسَ فِي الْقُرْآنِ .

ترجمه:پانچواں باب :فَیْعَلَةٌ کے وزن پر،فا اور عین کلمه کے درمیان "یا"کی زیادتی کے ساتھ،جیسے:اَلْخَیْعَلَةُ بغیر آستین کا کرتا پہننا۔

صرف صغیر:اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمه میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلْھَیْمَنَةُ: گواہ ہونا۔کہا جاتا ہے کہ اس میں "ہا"ہمزہ کے بدلے آئی ہے۔
اَلصَّیطَرَةُ:مسلط ہونا۔اور یہ باب قرآن شریف میں آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے"لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُسَیْطِرٍ"(ترجمہ کنزالایمان:تم ان پر کوئی داروغہ نہیں)

جان لیں کہ خُوْعِلَ اصل میں خُیْعِلَ تھا،ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یاء کو واؤ سے بدل دیا،خُوْعِلَ ہوگیا۔

چھٹا باب فَعْيَلَةٌ کے وزن پر، عین اور لام کلمہ کے درمیان ''یا'' کی زیادتی کے ساتھ، جیسے اَلشَّرْيَفَةُ: کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی

اَلْجَزْيَلَةُ: سونے کو ملمع کرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱) **خُوْعِلَ**: یہ اصل میں خُيْعِلَ تھا۔ یا ساکن اور اس سے پہلے ضمہ تھا، اس لیے یا کو واو سے بدل دیا گیا۔ خُوْعِلَ ہو گیا۔

(۲) **يُقَالُ**: کہا جاتا ہے کہ اَلْهَيْمَنَةُ میں ھا ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ کہ مهَيْمِنٌ میں ہا اصلی ہے، اور بیضاوی و مدارک میں ہے کہ یہ ہا اصلی نہیں، بلکہ ہمزہ کے عوض ہے۔ مصنف کے نزدیک ھا کا اصلی ہونا راجح ہے اس لیے انھوں نے غیر اصلی ہونے کو يُقَالُ سے بیان کیا ہے جو ضعف پر دلالت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۲۵)

باب ھفتم بروزن فَعْلَاةٌ (بِزِيَادَةِ الأَلِفِ الْمُبَدَّلَةِ مِنَ الْيَاءِ بَعْدَ اللَّامِ) چوں اَلْقَلْسَاةُ کلاہ پوشیدن۔ اَصْلُهٗ قَلْسَيَةٌ فَانْقَلَبِ (۱) الْيَاءُ اَلِفًا لِتَحَرُّكِهَا وَانْفِتَاحِ مَا قَبْلَهَا.

تصریفه: قَلْسيٰ، (۲) يُقَلْسِيْ، قَلْسَاةً (فَهُوَ) مُقَلْسٍ وَقُلْسِيَ، يُقَلْسيٰ ، قَلْسَاةً (فَهُوَ) مُقَلْسيً، اَلأَمْرُ مِنْهُ قَلْسِ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُقَلْسِ .

اَلْجَعْبَاةُ : افگندن۔ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ .

يُقْلِسِي : در اصل يُقْلِسِيُ بود، ضمہ بر یا دشوار داشتہ ساکن کردند، يُقْلِسِي شد ۔ مُقْلِسٍ در اصل مُقْلِسِيٌ بود، ضمہ بر یا دشوار داشتہ ساکن کردند، التقاے ساکنین شد میان یا وتنوین، یا افتاد مُقْلِسٍ شد۔ قُلْسِيَ بر اصل خود است ۔ يُقَلْسىٰ در اصل يُقَلْسَيُ بود یا از جہت فتحۂ ماقبل بالف بدل کردند، التقاے ساکنین شد میان الف وتنوین، الف افتاد مُقَلْسًى شد۔ قَلْسِ در اصل قَلْسِيِ بود یا بعلتِ جزمی افتاد قَلْسِ شد۔ لَا تُقَلْسِ در اصل لَا تُقَلْسِي بودہ است، ایں جانیز یا بعلّتِ جزمی افتاد لَا تُقَلْسِ شد۔

ترجمہ: ساتواں باب : فَعْلَاةٌ کے وزن پر ،لام کلمہ کے بعد ایسے ''الف'' کی زیادتی کے ساتھ جو یاء کے بدلے میں آیا ہو، جیسے: اَلْقَلْسَاةُ: ٹوپی پہنانا۔ یہ اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح، یا کو الف سے بدل دیا، قَلْسَاةٌ ہو گیا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی

اَلْجَعْبَاةُ: ڈالنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

يُقَلْسِي: اصل میں يُقَلْسِيُ تھا، (کسرہ کے بعد) یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا يُقَلْسِي ہو گیا۔ مُقَلْسٍ اصل میں مُقَلْسِيٌ تھا، (کسرہ کے بعد) یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا (مُقَلْسِيْنْ ہوا) یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا مُقَلْسٍ ہو گیا۔

قُلْسِيَ اپنی اصل پر ہے۔ يُقَلْسىٰ اصل میں يَقَلْسَيُ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ،لہذا یاء کو الف سے بدل دیا، يُقَلْسىٰ ہو گیا۔

مُقَلْسًى اصل میں مُقَلْسَيٌ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح، لہذا یاء کو الف سے بدل دیا مُقَلْسَانْ ہوا) الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا مُقَلْسًى ہو گیا۔

قَلْسِ اصل میں قَلْسِيْ تھا، یاء علامتِ جزمی کی وجہ سے حذف ہو گئی، قَلْسِ ہو گیا۔

لَا تُقَلْسِ :اصل میں لَا تُقَلْسِيِ تھا، یہاں بھی یاء علامتِ جزمی کی وجہ سے حذف ہوگئی، لَا تُقَلْسِ ہوگیا۔

---

(۱)فَانْقَلَبَتْ الخ: یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی۔ کیوں کہ قاعدہ ہے کہ جو واؤ، یاء یا متحرک ہواور اس سے پہلے فتحہ ہو، وہ واؤ اور یاء الف سے بدل جائیں گے

(۲)قَلْسيٰ ء یہ اصل میں قَلْسَيَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہوئی۔

سوالات

(۱)۔ملحق بر باعی مجرد کے تمام ابواب علامتوں اور مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲)۔اَلْجَعْبَاةُ:مصدر سے صرفِ صغیر سنائیے، اور جن صیغوں میں تعلیل ہوئی ہے ان کی اصل بتاکر تعلیل بھی کیجیے۔

(۳)۔باب، فعل اور صیغہ بتائیے، پھر ترجمہ کیجیے۔

لَنْ يُجْلِبْ. لا تقُلنسين. لا تُجورِ با. مُسر ولتان. مَرْهَنٌ. مَاخَيْعَلَتْ. شَريَفُوا. مُقَلْسَاةٌ. نُجَهْوِرُ. لم تُشرِيفن. ما هيمنتُ. يُصِيْطَرانِ. جَعبيا. ما خُودِعتا. يُعاقَبْن. لَا تُقَدَّمْنَ. كُذِّبتَ. لَيُعَسْكِرُنَّ. اَسْلِمْنَ. مِفْصَالَانِ. صُبْرَيَاتٌ.

(۴)۔عربی بنائیے۔

وہ پچھاڑتے ہیں۔ وہ سونا نہیں چڑھاتی ہے۔ ان دو (مؤنثوں) نے آواز بلند نہیں کی۔ ان دو (مذکروں) نے جلدی کی۔ وہ سب ہرگز برقع نہیں پہنیں گی۔ وہ سب ضرور ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔ تم دو (مذکر) عاجزی کرو۔ تم سب (مؤنثیں) نہ سنو۔ تو نکالا گیا۔ تم سب جھٹلائے جاؤ گے۔ تو ٹوپی نہیں پہنائی گئی۔ میں نہیں جدا کیا جاؤں گا۔ بہت سے خوش ہونے والے۔ دو قتل کیے ہوئے۔ کھولنے کے دو آلے۔ ایک عبادت گاہ۔ ایک زیادہ صبر کرنے والی۔

سبق(۲۶)

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ کے ابواب

امّا آں کہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ باشد، آں را **ھشت** باب است۔

باب اول بروزنِ تَفَعْلُلٌ(ا)(بِزِيَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَتَكْرَارِ اللَّامِ) چوں اَلتَّجَلْبُبُ: چادر پوشیدن۔ **تصریفه:** تَجَلْبَبَ، يَتَجَلْبَبُ، تَجَلْبُبًا (فَهُوَ) مُتَجَلْبِبٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ تَجَلْبَبْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَجَلْبَبْ۔ اَلتَّغَبْرُرُ: گرد آلود شدن۔ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ۔

باب دوم بروزنِ تَفَعْنُلٌ (بِزِيَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالنُّوْنِ بَيْنَ الْعَيْنِ وَاللَّامِ) چوں اَلتَّقَلْنُسُ: کلاہ پوشیدن۔ **تصریفه:** تَقَلْنَسَ، يَتَقَلْنَسُ، تَقَلْنُسًا (فَهُوَ) مُتَقَلْنِسٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ تَقَلْنَسْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَقَلْنَسْ۔ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ۔

ترجمہ: ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ثلاثی مزید فیہ ملحق بتَدَحرَجَ (۲) ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق بتَحْرَجَ کے آٹھ باب ہیں

پہلا باب: تَفَعْلُلٌ کے وزن پر، فا کلمہ سے پہلے "تا" کی زیادتی اور لام کلمہ کی تکرار کے ساتھ، جیسے اَلتَّجَلْبُبُ: چادر اوڑھنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔ اَلتَّغَبْرُرُ: گرد آلود ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

: دوسرا باب :تَفَعْنُلٌ کے وزن پر، فا کلمہ سے پہلے "تا" اور عین کلمہ کے درمیان "نون" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلتَّقَلْنُسُ: ٹوپی پہننا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

(۱)**تَفَعْلُلٌ**: یہ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ کا ایک وزن ہے، اور جس کے ساتھ ملحق ہے اس کا وزن بھی تَفَعْلُلٌ ہے۔ لیکن ملحق اور ملحق بہ فرق یہ ہے کہ ملحق بہ میں صرف فا کلمہ سے پہلے تا زائد ہے، باقی چار حروف (فا، عین اور دولام) اصلی ہیں۔ اور ملحق میں دو حرف زائد ہیں (۱) فا کلمہ سے پہلے تا۔ (۲) لام کلمہ کے بعد اسی جنس کا ایک حرف۔ جیسے تَدَحْرَجَ، یہ ملحق بہ ہے۔ اس میں صرف تا زائد ہے، کیوں کہ اس کو دَحْرَجَ سے بنایا گیا ہے۔ اور تَجَلْبَبَ، یہ ملحق ہے۔ اسی طرح دوسرے ابواب میں بھی ملحق اور ملحق بہ کے درمیان فرق ہے۔ غور کریں خود واضح ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۲۷)

باب سوم بروزن تَمَفْعُلٌ (بِزِيَادَةِ التَّاءِ وَالْمِيْمِ قَبْلَ الْفَاءِ) چوں اَلتَّمَسْكُنُ: حالت خواری پیدا کردن۔ **تصریفه**: تَمَسْكَنَ، يَتَمَسْكَنُ، تَمَسْكُنًا (فَهُوَ) مُتَمَسْكِنٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ تَمَسْكَنْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَمَسْكَنْ.

اَلتَّمَنْدُلُ: مسح کردن دست بمندیل۔ يُقَالُ: تَمَنْدَلَ (۱) الرَّجُلُ إِذَا مَسَحَ بِيَدِهِ الْمِنْدِيْلَ. اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْبَابَ شَاذٌّ، بَلْ مِنْ قَبِيْلِ الْغَلَطِ عَلٰى تَوَهُّمِ الْمِيْمِ أَصْلًا.

باب چهارم بروزن تَفَعْلُتٌ (بِزِيَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَبَعْدَ اللَّامِ) چوں اَلتَّعَفْرُتُ: عفریت شدن، يُقَالُ: تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ إِذَا صَارَ عِفْرِيْتًا أَيْ خَبِيْثًا.

تصریفه: تَعَفْرَتَ، يَتَعَفْرَتُ، تَعَفْرُتًا (فَهُوَ) مُتَعَفْرِتٌ، اَلأَمْرُ مِنْهُ تَعَفْرَتْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَعَفْرَتْ. اِعْلَمْ يُقَالُ أَنَّ هٰذَا الْمِثَالَ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ.

ترجمہ: تیسرا باب: تَمَفْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے "تا" اور میم" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلتَّمَسْكُنُ: ذلت کی حالت ظاہر کرنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّمَنْدُلُ: رومال سے ہاتھ پونچھنا، کہا جاتا ہے: تَمَنْدَلَ الرَّجُلُ، جب کہ کوئی شخص رومال سے ہاتھ پونچھے۔

جان لیجیے کہ یہ باب شاذ ہے، بلکہ میم کے اصلی ہونے کے وہم کی بناء پر غلط کے قبیل سے ہے۔

چوتھا باب: تَفَعْلُتٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے اور لام کلمہ کے بعد "تا" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلتَّعَفْرُتُ: خبیث ومکار ہونا۔ کہا جاتا ہے: تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ جب کہ کوئی آدمی عفریت یعنی خبیث ہوجائے۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

جان لیجیے کہ یہ مثال نادر ہے۔ اور یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱) **یقالُ تمندل الخ**: جب کوئی مرد رومال سے ہاتھ پونچھے تو اس وقت محاورۂ عرب میں کہا جاتا ہے: تَمَنْدَلَ الرَّجُلُ۔ اس مرد نے رومال سے پوچھا۔

(۲) **یُقَالُ تَعَفْرَتَ** الخ: جب کوئی شخص خبیث ہوجائے تو محاورۂ عرب میں کہا جاتا ہے تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ۔ یعنی وہ مرد خبیث ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲۸)

باب پنجم بروزن **تَفَوْعُلٌ** (بِزِيَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالْوَاوِ بَيْنَ الْفَاءِ وَالْعَيْنِ) چوں اَلتَّجَوْرُبُ: پائتابہ پوشیدن۔

تصریفه: تَجَوْرَبَ، يَتَجَوْرَبُ، تَجَوْرُبًا (فَهُوَ) مُتَجَوْرِبٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَجَوْرَبْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَجَوْرَبْ۔ اَلتَّكَوْثُرُ: بسیار شدن. وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ .

باب ششم بروزن تَفَعْوُلٌ (بِزِيَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالْوَاوِ بَيْنَ الْعَيْنِ وَاللَّامِ) چوں اَلتَّسَرْوُلُ: ازار پوشیدن۔

تصریفه: تَسَرْوَلَ، يَتَسَرْوَلُ، تَسَرْوُلًا (فَهُوَ) مُتَسَرْوِلٌ ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَسَرْوَلْ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَسَرْوَلْ۔ اَلتَدَهْوُرُ: گزشتنِ شب. وَلَيْسَ فِي الْقُرْآنِ

پانچواں باب: تَفَوْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے "تا" اور فا اور عین کلمے کے درمیان "واو" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلتَّجَوْرُبُ: پائتابہ پہننا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّكَوْثُرُ: زیادہ ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

چھٹا باب: تَفَعْوُلٌ کے وزن پر، فا کلمہ سے پہلے "تا" عین اور لام کلمہ کے درمیان "واو" کی زیادتی کے ساتھ، جیسے: اَلتَّسَرْوُلُ: لنگی، پائجامہ پہننا

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّدَهْوُرُ: رات کا گزرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق(۲۹)

باب ھفتم بروزن تَفَیْعُلٌ(بِزِ یَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالْیَاءِ بَیْنَ الْفَاءِ)
چوں اَلتَّخَیْعُلُ: پیراہن بے آستین پوشیدن۔

تصریفه: تَخَیْعَلَ،یَتَخَیْعَلُ ،تَخَیْعُلًا(فَهُوَ)مُتَخَیْعِلٌ ،اَلأَمْرُ مِنْهُ تَخَیْعَلْ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَخَیْعَلْ .اَلتَّعَیْهُرُ: بے سامان شدن ۔اَلتَّشَیْطُنُ :نافرمانی کردن۔ بداں کہ ایں باب در قرآن شریف نیامدہ است۔

باب ھشتم بروزن تَفَعْلٍ (بِزِ یَادَةِ التَّاءِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالْیَاءِ بَعْدَ اللَّامِ)کہ در اصل تَفَعْلُيٌ بودہ است،ضمۂ لام را بکسرہ بدل کردند برائے موافقت یا ،پس ضمہ بریا دشوار داشتہ ساکن کردند، التقائے ساکنین شد میان یا وتنوین، یا افتاد تَفَعْلٍ شد۔چوں اَلتَّقَلْسِي (۱)کلاہ پوشیدن۔

تصریفه: تَقَلْسِي،(۲)یَتَقَلْسِي(۳)تَقَلْسِیًا(فَهُوَ)مُتَقَلْسٍ،(۴) اَلأَمْرُ مِنْهُ تَقَلْسَ ،وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَقَلْسَ .وَلَیْسَ فِي الْقُرْآنِ .

بداں کہ زیادت تا(۵) دراوّلِ ایں ابواب برائے الحاق نیست،بلکہ برائے معنیٔ مطاوعت (۶)است چناں کہ در تَدَحْرَجَ بود ،زیرا کہ الحاق بزیادتِ حروف در اوّلِ کلمہ نیامدہ است۔

ترجمه: ساتواں باب: تَفَیْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تا'' اور فاکلمہ کے درمیان ''یا'' کی زیادتی کے ساتھ جیسے: اَلتَّخَیْعُلُ: بغیر آستین کا کرتا پہننا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلتَّعَیْهُرُ: بے سروسامان ہونا۔اَلتَّشَیْطُنُ : نافرمانی کرنا۔
جان لیجیے کہ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

آٹھواں باب: تَفَعْلٍ کے وزن پر، فا کلمہ سے پہلے ''تا'' اور لام کلمہ کے بعد ''یا'' کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ اصل میں تَفَعْلُيٌ تھا، یاء کی موافقت کے لیے لام کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، پھر یا پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا، اُس کے بعد یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تَفَعْلٍ ہو گیا۔ جیسے: اَلتَّقَلْسِي ٹوپی پہننا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔ اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

جان لیں کہ ان ابواب کے شروع میں ''تا'' کی زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہے، بلکہ مطاوعت کے معنی (پیدا کرنے) کے لیے ہے، جیسا کہ ''تَدَحْرَجَ'' میں تھی اس لیے کہ الحاق کی زیادتی شروع کلمہ میں نہیں آتی ہے۔

---

(۱) **اَلتَّقَلْسِيْ**: اصل میں اَلتَّقَلْسُيُ تھا، یا کہ مناسبت کی وجہ سے سین کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، اور یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے یا کو ساکن کر دیا اَلتَّقَلْسِيْ ہو گیا۔ یہاں شروع میں الف لام ہونے کی وجہ سے آخر میں تنوین نہیں آئی اور دو ساکن جمع ہو گئے، اس لیے یا باقی ہے۔

(۲) تَقَلْسِيْ یہ اصل میں تَتَقَلْسَيَ تھا، یا متحرک ماقبل مفتوح، اس لیے یا کو الف سے بدل دیا۔

(۳) **يَتَقَلْسٰي** یہ اصل میں يَتَقَلْسَيُ تھا۔ مذکورہ بالا قاعدہ سے یا الف ہو گئی۔

(۴) **مُتَقَلْسٍ**: یہ اصل میں مُتَقَلْسِيٌ تھا۔ یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے اسے ساکن کر دیا گیا۔ اب یا اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے تو یا گر گئی مُتَقَلْسٍ ہو گیا۔

(۵) **زیادت تا الخ**: ملحق کے تمام ابواب جن کے شروع میں تا زائد ہے وہ الحاق کے لیے نہیں ہے، بلکہ مطاوعت کے معنی کے لیے ہے، کیوں کہ شروع کلمہ میں زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہوتی ہے۔

(۶) **مطاوعت**: مطاوعت کا لغوی معنی ہے: فرماں برداری کرنا، دوسرے کے ساتھ موافقت کرنا۔ اور اصطلاحی معنی یہ ہے: ایک فعل کے بعد دوسرا فعل لانا، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ پہلے فعل کے فاعل کا اثر اس کے مفعول نے قبول کر لیا ہے۔ جیسے قَطَّعْتُ الْخَشَبَ فَانْقَطَعَ۔ میں نے لکڑی کاٹی تو وہ کٹ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق (۳۰)

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے ابواب

امّا آں کہ ملحق بَاحْرَنْجَمَ باشد دو باب است۔ وایں ہر دو باب در قرآن شریف نیامدہ است۔

باب اول بروزن اِفْعِنْلَالٌ (بِزِ يَادَةِ هَمْزَةِ الْوَصْلِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالنُّوْنِ بَعْدَ الْعَيْنِ وَتَكْرَارِ اللَّامِ) چوں اَلِاقْعِنْسَاسُ: سخت واپس شدن۔

تصریفہ: اِقْعَنْسَسَ، يَقْعَنْسِسُ، اِقْعِنْسَاسًا (فَهُوَ) مُقْعَنْسِسٌ، اَلأَمْرُ مِنهُ اِقْعَنْسِسْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقْعَنْسِسْ. اَلِاعْرِنْكَاكُ: سیاہ شدن مو۔

باب دوم بروزن اِفْعِنْلَاءٌ (بِزِ يَادَةِ هَمْزَةِ الْوَصْلِ قَبْلَ الْفَاءِ، وَالنُّوْنِ بَيْنَ الْعَيْنِ وَاللَّامِ، وَالْيَاءِ بَعْدَ اللَّامِ) چوں اَلِاسْلِنقَاءُ: ستاں باز خفتن۔(۱)

بداں کہ اِسْلِنْقَاءٌ در اصل اِسْلِنْقَايٌ بودہ است، یا بعد الف افتاد، پس ہمزہ گشت (۲) اِسْلِنْقَاءٌ شد۔ **تصریفہ**: اِسْلَنْقٰى (۳) يَسْلَنْقِي (۴) اِسْلِنْقَاءً (فَهُوَ) مُسْلَنْقٍ، (۵) اَلأَمْرُ مِنْهُ اِسْلَنْقِ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْلَنْقِ. اَلِاسْرِنْدَاءُ: غلبہ کردن خواب بر مردم۔

بداں أَلْحَقَكَ اللهُ تَعَالٰى بِالصَّالِحِيْنَ کہ الحاق در لغت بمعنی رسیدن، ورسانیدن ست۔ ودر اصطلاح اہل صرف آں ست کہ در کلمہ بروزنِ کلمۂ دیگر شود از برائے آں کہ (۶) معاملۂ کہ بالحق بہ کردہ شود بالحق نیز کردہ آید۔ وشرط الحاق آں ست کہ مصدر ملحق با مصدرِ ملحق بہ موافق باشد، نہ مخالف (۷)۔

ترجمہ: جو ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ ہوگا اس کے دو باب ہیں۔ اور یہ دونوں باب قرآن شریف میں نہیں آئے ہیں۔

پہلا باب: اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے "ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد "نون" کی زیادتی اور لام کلمہ کی تکرار کے ساتھ، جیسے اَلِاقْعِنْسَاسُ: بہت پیچھے ہٹنا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاِغْرِنْکَاکُ: بالوں کا سیاہ ہونا۔

دوسرا باب :اِفْعِنْلَاءٌ کے وزن پر،فا کلمہ سے پہلے "ہمزہ وصل"،عین کلمہ کے بعد "نون" اور لام کلمہ کے بعد "یا" کی زیادتی کے ساتھ جیسے:اَلِاسْلِنْقَاءُ چت سونا۔

جان لیں کہ اِسْلِنْقَاءٌ اصل میں اِسْلِنْقَایٌ تھا ،یاء الف کے بعد (طرف میں)واقع ہوئی،لہذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا،اِسْلِنْقَاءٌ ہوگیا۔

صرف صغیر: اوپر عبارت میں موجود ہے۔اسی لیے ترجمہ میں دوبارہ نہیں لکھی گئی۔

اَلِاِسْرِنْدَاءُ: انسان پر نیند کا غلبہ ہونا۔

جان لیجیے. اللہ تعالی آپ کو نیک لوگوں میں شامل فرمائے۔کہ الحاق کے معنی لغت میں پہنچنے اور پا لینے کے ہیں،اور علمائے صرف کی اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ کلمہ میں کوئی حرف زیادہ کردیا جائے تاکہ دوسرے کلمہ کے وزن پر ہوجائے ،اس غرض سے کہ جو معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی ملحق کے ساتھ کیا جائے۔

الحاق کی شرط یہ ہے کہ ملحق کا مصدر ملحق بہ کے مصدر کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔

---

(۱)۔**ستاں باز خفتن:** یعنی چت سونا،پیٹھ کے بل سونا۔

(۲)**ھمزہ گشت:** کیوں کہ قاعدہ ہے کہ جو یا طرف میں الفِ زائد کے بعد واقع ہو وہ ہمزہ سے بدل جائے گی۔

(۳)**اِسْلَنْقیٰ :** یہ اصل میں اِسْلَنْقَيَ تھا۔یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے اسے ساکن کردیا گیا۔

(۴)**مُسْلَنْقٍ:** یہ اصل میں مُسْلَنْقِيٌ تھا۔یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے ساکن کردیا۔اب یا اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے،یا گر گئی مُسْلَنْقٍ ہوگیا۔

(۶)**از برائے آں کہ:** یعنی الحاق کی شرط یہ ہے کہ جو معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق کے ساتھ بھی کیا جائے۔مثلاً اسما میں تکسیر کا معاملہ،اور افعال میں درستیِ وزن وسجع کا معاملہ۔

(۷) **موافق باشد نه مخالف**: یعنی الحاق کی شرط یہ ہے کہ ملحق کا مصدر ملحق بہ کے مصدر کے موافق ہو، مخالف نہ ہو۔ لہٰذا جَلْبَبَ ،دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے ،کیوں کہ اس کا مصدر جَلْبَبَةٌ ، دَحْرَجَةٌ کے موافق ہے۔ اور اَخْرَجَ ،صَرَّفَ ،قَاتَلَ وغیرہ دَحْرَجَ کے ساتھ موافق نہیں ہیں ،کیوں کہ ان کے مصادر اِخْرَاجٌ ،تَصْرِيْفٌ ،مُقَاتَلَتٌ ،دَحْرَجَةٌ کے مخالف ہیں۔

سوالات

(۱) ملحق بہ تَدَحْرَجَ ،اور ملحق بہ اِحرَنْجَمَ کے تمام ابواب علامتوں اور مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۲) ۔باب، فعل اور صیغہ بتائیے، پھر ترجمہ کیجیے۔

اِسْرَنْدىٰ. لن يتشيطنوا. لم تتعيهرا. يتمندلان.غُلَبٌ.لا يتغبرون .ما اسلنقتْ.تَقْعَنْسِيْنَ.لاتتعفرتا.مُتجلبِبَةٌ.لَن تجوربَنَّ .تسروَلِي. مَطَابِخُ . مُجلبَبٌ .سُرولَتَ.لَاتُخَيْعَلَانِ .أَسْلِمُوا. مِصْبَغَتَانِ .تُقَدَّمُوْنَ .مَا عُظِّمْتَ .لن تُنْصَرْنَ .لَمْ يُخْرَجْنَ .أَعْلَنُوا.

(۴) عربی بنائیے۔

میں گئی۔ میں اٹھایا گیا۔ ہم سب نکلے۔ ہم دونوں نکالے گئے۔ تو ایک (مذکر) نے پائجامہ نہیں پہنا۔ تم دو (مذکروں) کو پائجامہ نہیں پہنایا گیا۔ تو پائتابہ نہیں پہنتی ہے۔ تم سب (مؤنثوں) کو پائتابہ نہیں پہنایا جائے گا۔ وہ دونوں ضرور نافرمان ہوں گے۔ وہ ہرگز پیچھے نہیں ہٹے گی۔ تو ایک (مؤنث) خبیث نہ ہو۔ تم سب (مذکر) ٹوپی پہنو۔ بہت سے سونا چڑھانے والے۔ قبول کی ہوئی۔ بہت سی زیادہ صبر کرنے والیاں۔ لکھنے کی دو جگہیں۔ سننے کا ایک آلہ۔ ہم سب پڑھیں گے۔

تعارف مترجم ایک نظر میں

(بقلم خود)

نام ونسب: محمد گل ریز بن امیر دولھا بن وزیر خاں بن عجب خاں۔ **وطن:** مدناپور، پوسٹ شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی۔ **تاریخ پیدائش:** ۱۰/ نومبر ۱۹۹۰ بروز ہفتہ

جن مدارس میں تعلیم حاصل کی:

(۱)-دار العلوم غریب نواز مدناپور (پرائمری درجات)

(۲)-مدرسہ اشرف العلوم شیش گڑھ، رام پور (درجۂ حفظ)

(۳)-مدرسہ عالیہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ، رام پور (درجۂ اعدادیہ)

(۴)-مدرسہ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف (درجۂ اولیٰ، ثانیہ)

(۵)-دار العلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی یوپی (درجۂ ثالثہ، رابعہ)

(۶)- دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ (خامسہ، سادسہ، سابعہ، فضیلت، تحقیق فی الادب ومشق افتاء)

(۷)-جامعہ سعدیہ کاسر کوڈ کیرالا (ڈپلومہ عربی ایک سال)

فراغت: دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یکم جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ، مطابق ۲۲/ مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار

اسناد:

(۱) مولوی (۲) عالم (۳) کامل (مدرسہ تعلیمی بورڈ اتر پردیش)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی:

(۱)-ایک سالہ کمپیوٹر کورس

(۲)-عربی ڈپلومہ کورس دو سالہ

(۳)-اردو ڈپلومہ کورس ایک سالہ
(۴)-انٹر، ہندی، بی اے،)
تدریسی خدمات: جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور تا حال
شرف بیعت: پیر طریقت رہبر شریعت قاضی القضاۃ فی الھند حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ الملقب بہ تاج الشریعہ بریلی شریف۔

قلمی خدمات

(۱)-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اول (مطبوع)
(۲)-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم (مطبوع)
(۳)-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم (مطبوع)
(۴)-مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ اول (مطبوع)
(۵)-مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ دوم (مطبوع)

(۶)-مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین (مطبوع)
(۷)-علم صرف کے آسان قواعد (مطبوع)
(۸)-اہم تراکیب اور ان کا حل (غیر مطبوع)
(۹)-حیاۃ حافظ الملۃ وخدماتہ، عربی ۱۰۰ صفحات (غیر مطبوع)
(۱۰)-مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء اول (مطبوع)
(۱۱)-روزمرہ کے شرعی مسائل (غیر مطبوع)
(۱۲)-معارف الادب شرح مجانی الادب (مطبوع)
(۱۳)۔مصباح العربیہ شرح منھاج العربیہ چہارم (غیر مطبوع)
(۱۴)۔مصباح العربیہ شرح منھاج العربیہ پنجم (غیر مبطوع)
(۱۵) مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء دوم (مطبوع)
(۱۶)۔روضۃ الادب شرح فیض الادب اول (مطبوع)

(۱۷)۔حیات خضر علیہ السلام (غیر مطبوع)

(۱۸)۔مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء دوم مطبوع۔

اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدنا پوری بریلی شریف یوپی
Mob:8057889427,9458201735

Misbahus Sarf
Sharah
Meezanus Sarf
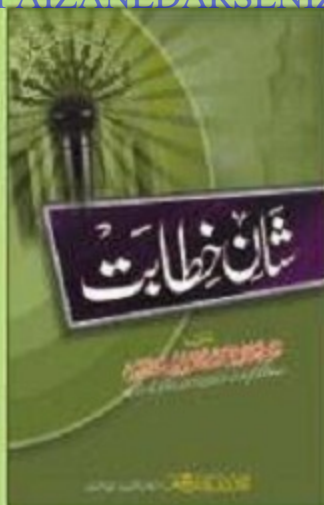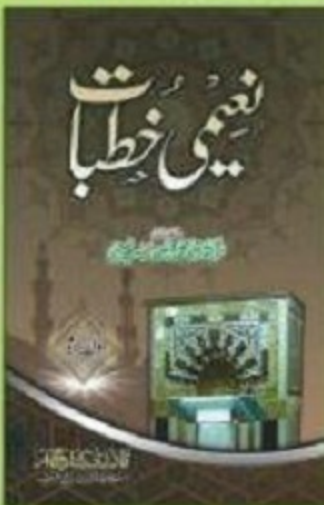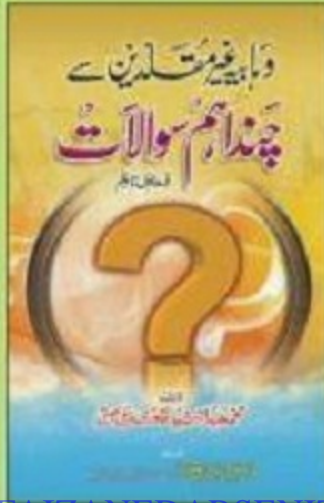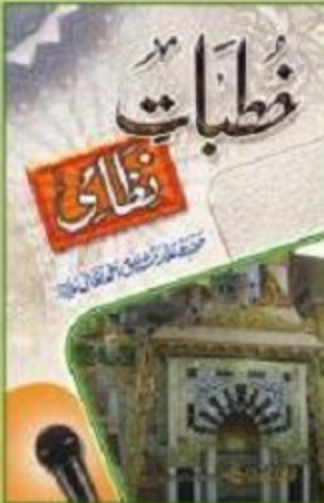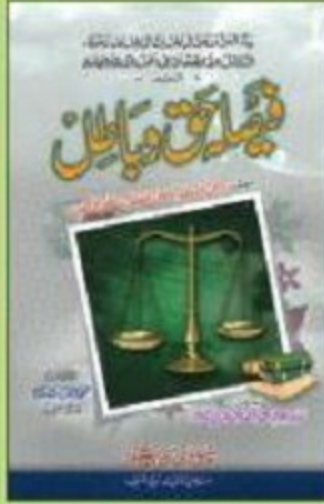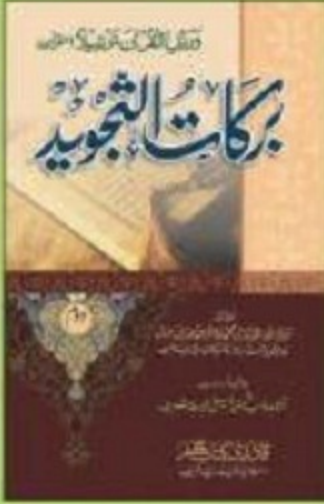
Qadri Kitab Ghar
35, Islamia Market, Bareilly-243003
Mob.: 9412536097, 9359936126